

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
 اے ایمان والو! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور خوب سلام بھیجو

فضائل درود

مؤلفہ

قطب الاقطاب، ربانی حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
 کاندھلوی مہاجر مدنی قدس سرہ۔ متوفی ۱۴۰۲ھ

جس میں

دُرود شریف کے فضائل اور نہ پڑھنے پر وعیدیں
 اور خاص خاص دُرودوں کے فضائل اور آداب و مسائل، اور
 روضہ اقدس پر صلوة و سلام پڑھنے کا طریقہ اور
 دُرود شریف کے متعلق پچاس قصے ذکر کئے گئے ہیں۔

اس مبارک رسالہ کی اہمیت اور اس خصوصی اشاعت
 کے وجہ آفر کتاب صفحہ ۲۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔



فضائل درود شریف



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ لَمُنِيكَ وَمُنِيكَ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ لَمُنِيكَ وَمُنِيكَ

کتاب المغنی عن حسن الذمیر فی فضائل درود شریف علی آل محمد وعلیہم السلام



درود شریف کے فضائل و برکات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا محبوب ترین عمل اور لذیذ ترین عبادت ہے اور ازدیادِ محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ ہے۔ اللہ جل شانہ کی رضا و قرب کا موجب و سبب ہے۔ کثرتِ درود شریف کی برکت سے خطاؤں کا کفارہ اور گناہوں کی بخشش ہوتی ہے، دنیا و آخرت کے تمام امور کی کفایت ہو جاتی ہے، مال میں برکت اور حاجات پوری ہوتی ہیں فقر و تنگدستی دور ہوتی ہے۔ درود شریف پڑھنے والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے۔ اس کی بدولت خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریفہ نصیب ہوتی ہے۔

برکت العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ نے درود شریف کے فضائل و برکات کی تفصیل ”فضائل درود شریف“ میں درج فرمائی ہے۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و تعلق میں زیادتی اور درود شریف پڑھنے کی طرف رغبت و شوق پیدا ہوتا ہے۔

میرے ابا جیؒ (شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہ) نے اپنی حیات میں حضرت علامہ شیخ محمد ہاشم سندھی ٹھٹھویؒ کی درود شریف کے موضوع پر فارسی کتاب ”ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم“ کا اردو ترجمہ فرمایا تھا جو بہت مقبول ہوا۔ عرصہ سے میری خواہش تھی کہ میں اپنے نوجوان دوستوں اور متعلقین کی خدمت میں حضرت شیخ الحدیث کا رسالہ ”فضائل درود شریف“ اور ”ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم“ پر مشتمل درود اسلام کا حسین گلدستہ موبائل ایپلیکیشنز میں پیش کروں تاکہ عدیم الفرص احباب خیر و برکت کے اس چشمہ فیض سے مستفید ہو سکیں۔

الحمد للہ! یہ کام میرے عزیز بھانجے حافظ محمد طلحہ طاہر (ناظم مکتبہ لدھیانوی) اور عزیزم مولوی محمد الیاس لدھیانوی (بانی و منتظم شہید اسلام ڈاٹ کام) نے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ انہوں نے شب و روز کی محنت و شاقہ کے بعد موبائل ایپلیکیشنز اور کمپیوٹرز کے لیے PDF تیار کرنے کی سعادت حاصل کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے، حضرت شیخ الحدیثؒ اور حضرت ابا جیؒ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

(مولانا) محمد یحییٰ لدھیانوی
صاحبزادہ شہید اسلامؒ



فہرست

فضائلِ درود شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



میرے دادا جان شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”فضائلِ درود شریف“ میں بلاشبہ درود شریف کے فضائل و برکات پر مشتمل بیش بہا خزانے موجود ہیں جنہیں اہل ذوق نے کئی زبانوں میں ترجمہ کروا کر شائع کیا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ سے اس نسبت کی بدولت خیال ہوا کہ شہید اسلام ڈاٹ کام کے پلیٹ فارم سے ”فضائلِ درود شریف“ سے ڈیجیٹل دنیا کو روشناس کرایا جائے۔ الحمد للہ! یہ کام حق تعالیٰ شانہ نے اپنے فضل و کرم سے مکمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائی۔ آن لائن پڑھنے میں یہ سہولت رکھی گئی ہے کہ فہرست سے ہی کسی بھی مضمون پر کلک کر کے اُس تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ جبکہ کسی بھی صفحہ پر موجود ”فہرست“ کو کلک کرنے سے فہرست پر پہنچا جاسکتا ہے۔

جن حضرات کی دعاؤں اور توجہات سے اس اہم کام کی تکمیل ہو پائی، میں ان کا بے حد مشکور ہوں خصوصاً میرے والد ماجد مولانا محمد سعید لدھیانوی دامت برکاتہم اور میرے چچا جان صاحبزادہ مولانا محمد طیب لدھیانوی مدظلہ، صاحبزادہ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ڈاکٹر ولی خان المظفر رحمۃ اللہ علیہ جن کی بھرپور سرپرستی حاصل رہی۔ اسی طرح حافظ محمد طلحہ طاہر، جناب امجد رحیم چوہدری سمیت تمام معاونین کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا و رضوان سے نوازے۔ آمین۔

محمد الیاس لدھیانوی

بانی و منتظم ”شہید اسلام“ ویب پورٹل
www.shaheedeislam.com
Info@shaheedeislam.com

نوٹ: Mobile اور iPad وغیرہ میں بہتر طور پر دیکھنے کے لیے

"Adobe Acrobat" کو "PDF Reader" کے طور پر استعمال کریں۔



فہرست مضامین فضائلِ درود شریف

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۷	جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دفعہ درود پڑھے اُس پر میری شفاعت اُتر پڑتی ہے	۷	تمہید
۴۸	ہر درود پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جو اُس کو اللہ کی پاک بارگاہ میں لے جاتا ہے	۱۰	﴿فصلِ اوّل﴾
۴۹	درود کا ایک پرچہ اعمال کے پڑے کو جھکا دیگا۔ حدیث البطارقہ جس کے پاس کوئی چیز صدقہ کو نہ ہو وہ مجھ پر درود بھیجے۔	۱۰	درود شریف کے فضائل میں۔
۵۰	درود شریف کے فضائل کی اجمالی فہرست۔	۱۰	اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتُهٗ يَرْضَوْنَ عَلٰی النَّبِیِّ الْاٰتِیَہٗ
۵۲	﴿دوسری فصل﴾	۱۳	اللہ تعالیٰ شانہ کے درود بھیجنے کا مطلب
۵۷	خاص خاص درود کے خاص خاص فضائل کے بیان میں	۱۹	قل الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰ
۵۸	کیف الصلوٰۃ علیکم اہل البیت حضور ﷺ کے درود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ	۲۰	من صلت علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرًا
۶۳	جو یہ چاہے کہ اُس کا درود بڑی ترازو میں تولے وہ یہ درود پڑھے	۲۱	اعمال کے ثواب میں کی زیادتی
۶۴	مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو	۲۲	من صلی علی واحدۃ حط عنہ عشرینات
۶۸		۲۳	درود شریف کے ثواب پر حضور ﷺ کی انتہائی مسرت اور طویل سجدہ شکر حضور ﷺ کی شان میں گستاخی
		۲۶	اِنَّ اَوَّلِ النَّاسِ بِیْ یَوْمِ الْقِیَمَۃِ اَکْثَرُہُمْ عَلَی صَلاۃِ
		۲۷	اِنَّ اللّٰهَ مَلَکَ سَیِّحِیۡنَ
		۳۰	اِنَّ اللّٰهَ وَکَلَّ بَقْبَرٰی مَلَکًا
		۳۱	من صلت علی عند قبری سمعته
		۳۳	انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں
		۳۶	قبر شریف پر کھڑے ہو کر درود کے الفاظ کم اجعل لک من صلواتی الخ
		۳۸	
		۴۳	



فضائلِ درود شریف



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲۵	بخیل وہ ہے جس کے سامنے حضور ﷺ کا نام مبارک آئے اور درود نہ پڑھے	۶۸	اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو حرام کر دیا ہے۔
۱۲۸	حضور ﷺ کے پاک نام پر درود نہ پڑھنا جفا ہے۔	۷۱	جمعہ کے دن انٹی مرتبہ درود کا ثواب
۱۲۹	جس مجلس میں حضور ﷺ کا ذکر نہ ہو وہ قیامت کے دن وبال ہے۔	۷۴	اللہم انزلہ المقعد المقرب الخ
۱۳۰	دُعا مانگنے کے وقت درود شریف کا پڑھنا۔	۷۷	پر وجوب شفاعت۔
۱۳۲	صلوۃ الحاجت	۸۰	جزی اللہ عنا محمدًا الخ کا ثواب
۱۳۵	﴿چوتھی فصل﴾	۸۲	اذان کے جواب کے بعد درود
۹۳	فوائد متفرقہ کے بیان میں	۸۵	وسیلہ اور مقام محمود کی تحقیق
۱۳۵	درود شریف کا حکم	۸۸	مسجد میں داخل ہوتے وقت درود
۱۳۹	تحریر میں جہاں نام مبارک آئے وہاں بھی درود لکھنا چاہیے	۹۳	حضور اقدس ﷺ کی خواب میں
۱۴۹	درود شریف کے متعلق آداب متفرقہ	۱۰۰	زیارت کے لئے درود شریف
۱۵۰	درود شریف کے متعلق مسائل	۱۱۷	حضور ﷺ کی خواب میں
۱۵۲	﴿پانچویں فصل﴾	۱۲۱	زیارت کے لئے دو تہیہیں
۲۰۲	درود شریف کے متعلق پچاس حکایات	۱۲۲	درود و سلام کے الفاظ کی
۲۰۸	مثنوی مولانا جامی رحمہ اللہ	۱۲۲	ایک چہل حدیث
۲۱۳	اشعار از قصائد قاسمی		﴿تمکملہ﴾
	اس سال کی بہت سی اشاعت کے وجہ		درود شریف کے خاص خاص
			مواقع کی اجمالی فہرست
			﴿تیسری فصل﴾
			درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں
			حضور ﷺ کے نام آنے پر درود شریف نہ پڑھنے
			پر حضرت جبریل علیہ السلام اور حضور ﷺ کی بدعاتیں



فضائلِ درود شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ حَامِدًا اَوْ مُصَلِّیًّا وَمُسَلِّمًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَنْعِمُ عَلَیْهِمْ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ
الْمَوْجُوْدَاتِ الَّذِیْ قَالَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اَدَمَ وَلَا فَخْرَ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَتَّبَعِهِ
اِلٰی یَوْمِ الْحَشْرِ

اَمَّا بَعْدُ اللہ جل جلالہ عم نوالہ کے لطف و انعام اور محض اُس کے فضل و احسان اور اُس کے نیک بندوں کی شفقت اور توجہات سے اس ناکارہ و نابکار سیاہ کار کے قلم سے فضائل کے سلسلہ میں متعدد رسائل لکھ گئے جو نظام الدین کے تبلیغی سلسلہ کے نصاب میں بھی داخل ہیں اور احباب کے سینکڑوں خطوط سے ان کا بہت زیادہ نافع ہونا معلوم ہوتا رہا۔ اس ناکارہ کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ اولا محض اللہ جل شانہ کا انعام، ثانیاً اُس پاک رسول ﷺ کے کلام کی برکت جس کے تراجم ان رسائل میں پیش کئے گئے، ثالثاً اُن اللہ والوں کی برکتیں جن کے ارشادات سے یہ رسائل لکھے گئے ہیں۔ یہ اللہ کا محض لطف و کرم ہے کہ ان ساری برکات میں اس ناپاک کی گندگی حاصل نہ ہوئی۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، وَلَكَ الشُّكْرُ كُلُّهُ، اَللّٰهُمَّ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔



اس سلسلہ کا سب سے پہلا رسالہ ۱۳۸۸ھ میں ”فضائلِ قرآن“ کے نام سے حضرت اقدس شاہ محمد لکھنوی صاحب دکنی خلیفہ قطب عالم شیخ المشائخ حضرت گنگوہی قدس سرہ العزیز کی تعمیل حکم میں لکھا گیا تھا، جیسا کہ اُس رسالہ کے شروع میں تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کا وصال ۳۰ شوال ۱۳۸۸ھ شبِ پنجشنبہ میں ہوا تھا۔ نور اللہ مرقدہ دَا عَلٰی اللہ مَرَاتَبہ۔

حضرت نے اپنے وصال کے وقت اپنے اجل خلیفہ مولانا الحاج عبدالعزیز دُعا جو کے ذریعہ یہ پیام اور وصیت بھیجی کہ جس طرح ”فضائلِ قرآن“ لکھا گیا ہے میری خواہش ہے کہ اُسی طرح ”فضائلِ درود شریف“ بھی لکھ دے حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے وصال کے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب بار بار اس وصیت کی یاد دہانی اور تکمیل پر اصرار کرتے رہے اور یہ ناکارہ بھی اپنی نا اہلیت کے باوجود دل سے خواہش کرتا رہا کہ یہ سعادت میسر ہو جائے شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے علاوہ اور بھی بہت حضرات کا اصرار ہوتا رہا مگر اس ناکارہ پر سید الکونین فخر الرسل ﷺ کی جلالتِ شان کا کچھ ایسا رعب طاری رہا کہ جب بھی اس کا ارادہ کیا یہ خوف طاری ہوا کہ مبادا کوئی چیز شانِ عالی کے خلاف نہ لکھی جائے۔

۱۔ حضرت شاہ صاحب کی ولادت ربیع الاول ۱۲۸۵ھ میں ہوئی۔ اس لحاظ سے ۷۵ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ نہایت بزرگ نہایت متواضع، نہایت کم گو، صاحبِ کشف اور صاحبِ تصرفات بزرگ تھے۔ اس ناکارہ پر بہت ہی شفقت فرماتے تھے۔ حضرت محمد مروح مدنی کے سالانہ جلسوں میں نہایت اہتمام سے تشریف لایا کرتے اور جلسہ سے فراغ پر کئی گنی دن اس ناکارہ کے پاس قیام فرماتے۔ اہتمام سے اس ناکارہ کے حدیث کے سبق میں ہی تشریف فرما ہوتے۔ اس ناکارہ کی عادت اسباق میں ڈیرہ ٹوہ ساتھ لیجانے کی کبھی تھی۔ ایک مرتبہ مرحوم نے پنا فرمایا کہ میں پان کھانے کو تو منجھ نہیں کرتا لیکن حدیثِ پاک کے سبق میں نہ کھایا کریں۔ اُس وقت سے آج تک تقریباً ۳۵ سال ہر جمعہ کو، بعض مرتبہ ۵-۶ گھنٹے مسلسل یہی سبق ہوا، لیکن سبق میں کبھی پان کا خیال بھی نہیں آیا۔ یہ حضرت ہی کا تصرف تھا۔ اس کے علاوہ اور بہت واقعات حضرت کی کرامتوں کے سننے میں آئے ہیں۔ رفع اللہ درجاتہ۔



اسی لیت و لعل میں گزشتہ سال عزیزِ مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے اصرار پر تیسری مرتبہ حجاز کی حاضری میسر ہوئی اور اللہ کے فضل سے چوتھے حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ حج سے فراغ پر جب مدینہ پاک حاضری ہوئی تو وہاں پہنچ کر بار بار دلیں یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ ”فضائلِ درود شریف“ نہ لکھنے کا کیا جواب ہے؟ ہر چند کہ میں اپنے اعذار سوچتا تھا لیکن بار بار اس قلبی سوال پر یہ ناکارہ پختہ ارادہ کر کے آیا تھا کہ سفر سے واپسی پر انشاء اللہ اس مبارک رسالہ کی تکمیل کی کوشش کروں گا۔ مگر ”خوشے بدرا بہانہ بسیار“ یہاں واپسی پر بھی اموز و فردا ہوتا رہا۔ اس ماہِ مبارک میں اس داعیہ نے پھر عود کیا تو آج ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ آخری جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد اللہ کے نام سے ابتداء تو کر ہی دی، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اس رسالہ میں اور اس سے پہلے جتنے رسائل لکھے گئے ہیں یا عربی کی کتابیں لکھی گئی ہیں، اُن میں جو لغزشیں ہوئی ہوں محض اپنے لطف و کرم سے اُن کو معاف فرمائے۔

اس رسالہ کو چند فصول اور ایک خاتمہ پر لکھنے کا خیال ہے۔ پہلی فصل میں فضائلِ درود شریف۔ دوسری فصل میں خاص خاص درود شریف کے خاص فضائل، تیسری فصل میں درود شریف نہ پڑھنے کی وعیدیں۔ چوتھی فصل فوائدِ متفرقہ میں۔ پانچویں فصل حکایات میں۔ حق تعالیٰ شانہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے ہر شخص خود ہی محسوس کر لے گا کہ درود شریف کتنی بڑی دولت ہے، اور اس میں کوتاہی کر نیوالے کتنی بڑی سعادت سے محروم ہیں۔



﴿ فصلِ اوّل ﴾ درود شریف کے فضائل میں

اس میں سب سے اہم اور سب سے مقدم تو خود حق تعالیٰ شانہ، جلّ جلالہٗ عمّ نوالہ کا پاک ارشاد اور حکم ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے :

﴿ ۱ ﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ
يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِیِّ
یَاٰیہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوْا
عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا سَلٰمًا

بیشک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے
رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر ﷺ پر۔
اے ایمان والو تم بھی آپ ﷺ پر
رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

﴿ بیان القرآن ﴾

﴿ پ ۲۲ - ۳۵ ﴾

﴿ ف ﴾ حق تعالیٰ شانہ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے۔ نماز، روزہ، حج وغیرہ۔ اور بہت سے انبیاءِ کرام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں اُن کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی فرمائے۔ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کیا جائے، لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف سید الکونین فخرِ عالم ﷺ ہی کے لئے ہے کہ اللہ جلّ شانہ نے صلوٰۃ کی نسبت اوّل اپنی طرف، اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اے مومنو تم بھی درود بھیجو۔



اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اُس کے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی شرکت ہے۔ پھر عربی دان حضرات جانتے ہیں کہ آیت شریفہ کو لفظ ”اِنَّ“ کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے، اور صیغہ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے یعنی قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اُس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی پر۔ علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ :

”آیت شریفہ مضارع کے صیغہ کے ساتھ جو دلالت کرنے والا ہے استمرار اور دوام پر، دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اللہ اور اُس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی کریم ﷺ پر۔“ (۱۷)

صاحب رُوح البیان لکھتے ہیں :

”بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس ﷺ کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے۔ اور ملائکہ کے درود کا مطلب اُن کی دعا کرنا ہے حضور اقدس ﷺ کی زیادتی مرتبہ کے لئے، اور حضور ﷺ کی اُمت کے لئے استغفار، اور مومنین کے درود کا مطلب حضور ﷺ کا اتباع اور حضور اقدس ﷺ کے ساتھ محبت اور حضور ﷺ کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جلّ شانہ نے حضور ﷺ کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کر عطا فرمایا تھا، اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ کے اس اعزاز و



اکرام میں اللہ جل شانہ خود بھی شریک ہیں، بخلاف حضرت آدمؑ کے اعتراض کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا ہے

عقل دور اندیش میدان کہ تشریفِ جنیں

بیچ دیں پرورِ ندید و بیچ پیغمبرِ نیافت

۵ یُصَلِّی عَلَیْہِ اللہُ جَلَّ جَلَالُہٗ • بِہَذَا اَبَدًا اِلَیَّہِ الْعَالَمِیْنَ کَمَا لَہٗ

علماء نے لکھا ہے کہ آیت شریفہ میں حضور ﷺ کو ”نبی“ کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا ”مجدد“ ﷺ کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا جیسا کہ اور انبیاء کو اُن کے اسماء کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، حضور اقدس ﷺ کی غایت عظمت اور غایت شرافت کی وجہ سے ہے۔ اور ایک جگہ جب حضور ﷺ کا ذکر حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آیا تو اُن کو تو نام کے ساتھ ذکر کیا اور آپ کو نبی کے لفظ سے جیسا کہ :-

”اِنَّ اَوَّلٰی النَّاسِ بِاِبْرٰہِیْمَ الَّذِیْنَ اَتَّبَعُوْا وَهٰذَا النَّبِیُّ“

میں ہے اور جہاں کہیں نام لیا گیا ہے وہ خصوصی صحت کی وجہ سے لیا گیا ہے۔ علامہ سخاوی نے اس مضمون کو تفصیل سے لکھا ہے۔

یہاں ایک بات قابلِ غور یہ ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ جو آیت شریفہ میں وارد ہوا ہے اور اس کی نسبت اللہ جل شانہ کی طرف اور اُس کے فرشتوں کی طرف اور مومنین کی طرف کی گئی ہے وہ ایک مشترک لفظ ہے جو کئی معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور کئی مقاصد اس سے حاصل ہوتے ہیں، جیسا کہ صاحبِ رُوح البیان کے کلام میں بھی گزر چکا۔



علماء نے اس جگہ صلوٰۃ کے بہت سے معنی لکھے ہیں۔ ہر جگہ جو معنی اللہ تعالیٰ شانہ اور فرشتوں اور مومنین کے حال کے مناسب ہوں گے وہ مراد ہوں گے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ علی النبی کا مطلب نبی کی ثناء و تعظیم رحمت و عطوفت کے ساتھ ہے۔ پھر جس کی طرف یہ صلوٰۃ منسوب ہوگی اسی کے شان و مرتبہ کے لائق ثناء و تعظیم مراد لی جائے گی، جیسا کہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر، بیٹا باپ پر، بھائی بھائی پر مہربان ہے، تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی مہربانی باپ کی بیٹے پر ہے اُس نوع کی بیٹے کی باپ پر نہیں، اور بھائی کی بھائی پر دونوں سے جدا ہے، اسی طرح یہاں بھی اللہ جل شانہ بھی نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی ثناء و اعزاز و اکرام کرتا ہے اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت و تکریم اپنی شان و مرتبہ کے موافق ہوگی۔ آگے مومنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ و رحمت بھیجو۔ امام بخاری نے ابوالعالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے درود کا مطلب اُس کا آپ کی تعریف کرنا ہے فرشتوں کے سامنے اور فرشتوں کا درود اُن کا دُعا کرنا ہے حضرت ابن عباس سے یُصَلُّوْنَ کی تفسیر یَذِکُّوْنَ نقل کی گئی ہے یعنی برکت کی دُعا کرتے ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :-

”یہ قول ابوالعالیہ کے موافق ہے البتہ اس سے خاص ہے۔

حافظ نے دوسری جگہ صلوٰۃ کے کئی معنی لکھ کر لکھا ہے کہ ابوالعالیہ کا قول

میرے نزدیک زیادہ اولیٰ ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ سے مراد اللہ کی تعریف ہے



فضائلِ درود شریف

فہرست



حضور ﷺ پر، اور ملائکہ وغیرہ کی صلوٰۃ اُس کی اللہ سے طلب ہے

اور طلب سے مراد زیادتی کی طلب ہے نہ کہ اصل کی طلب“ (۱۱ھ)

حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا یعنی التَّحِيَّاتِ میں جو پڑھا جاتا ہے اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرمادیجئے۔ آپ نے یہ درود شریف ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ فصل ثانی کی حدیث ۱۱ پر یہ درود مفصل آرہا ہے۔ یعنی اللہ جل شانہ نے مومنین کو حکم دیا تھا کہ تم بھی نبی پر صلوٰۃ بھیجو۔ نبی نے اس کا طریقہ بتا دیا کہ تمہارا بھیجنا یہی ہے کہ تم اللہ ہی سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابد الابد تک نبی پر نازل فرماتا ہے، کیونکہ اُس کی رحمتوں کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ اس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دیجائیں گویا ہم نے بھیجی ہیں۔ حالانکہ ہر حال میں رحمت بھیجنے والا وہی اکیلا ہے کسی بندے کی کیا طاقت تھی کہ سید الانبیاء کی بارگاہ میں اُن کے رتبہ کے لائق تحفہ پیش کر سکتا۔

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں :-

”اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور اُن کے ساتھ اُن کے

گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے۔ ان پر ان کے لائق رحمت اُترتی ہے اور

ایک دفعہ مانگنے سے دس رحمتیں اُترتی ہیں مانگنے والے پر، اب جس کا جتنا

بھی جی چاہے اتنا حاصل کر لے“ (۱۱ مختصر)



یہ حدیث جس کی طرف شاہ صاحب نے اشارہ فرمایا عنقریب ۳ پر آ رہی ہے۔

اس مضمون سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض جاہلوں کا یہ اعتراض کہ آیت شریفہ میں مسلمانوں کو حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم ہے اور اس پر مسلمانوں کا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ لے اللہ تو درود بھیج محمد ﷺ پر مضحکہ خیز ہے۔ یعنی جس چیز کا حکم دیا تھا اللہ نے بندوں کو وہی چیز اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف لوٹا دی بندوں نے۔ چونکہ اوّل تو خود حضور اقدس ﷺ نے آیت شریفہ کے نازل ہونے پر جب صحابہؓ نے اس کی تعمیل کی صورت دریافت کی تو حضور اقدس ﷺ نے یہی تعلیم فرمایا جیسا کہ اوپر گزرا۔ نیز جیسا کہ فصلِ ثانی کی حدیث برامپ فضل آرہا ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ ہمارا یہ درخواست کرنا اللہ جلّ شانہ سے کہ تو اپنی رحمت خاص نازل کر یہ اس سے بہت ہی زیادہ اُونچا ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ہدیہ حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجیں۔

علامہ سخاوی قولِ بریع میں تحریر فرماتے ہیں :-

«فائدة مهمة» امیر مصطفیٰ ترکمانی حنفی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے اور ہم یوں کہہ کر کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خود اللہ جلّ شانہ سے اُلّ سوال کریں کہ وہ درود بھیجے یعنی نمازیں ہم اُصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی جگہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس



فضائلِ درود شریف

فہرست



ﷺ کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سراپا عیوب نقائص ہیں، پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا شنا کرے جو پاک ہے اس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ رب طاہر کی طرف سے نبی طاہر پر صلوٰۃ ہو۔“

ایسے ہی علامہ نیشاپوری سے بھی نقل کیا ہے کہ ان کی کتاب لطائف حکم میں لکھا ہے کہ آدمی کو نماز میں صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نہ پڑھنا چاہیئے۔ اس واسطے کہ بندہ کا مرتبہ اس سے قاصر ہے اس لئے اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجے تو اس صورت میں رحمت بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ جل شانہ ہی ہے اور ہماری طرف اس کی نسبت محضاً بحیثیت دُعا کے ہے۔

ابن ابی حجلہ نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا اور ہمارا درود حق واجب تک نہیں پہنچ سکتا تھا اس لئے ہم نے اللہ جل شانہ ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اس بات سے کہ حضور ﷺ کے درجہ کے موافق کیا چیز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی خود ثنا فرمائی ہے۔

علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات معلوم ہو گئی تو جس طرح



حضور ﷺ نے تلقین فرمایا ہے اسی طرح تیرا درود ہونا چاہیے کہ اسی سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا اور نہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے۔ اور اس کا بہت اہتمام اور اس پر مداومت چاہیے اس لئے کہ کثرتِ درودِ محبت کی علامات میں سے ہے فَمَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے۔ ﴿اَوْ مُخْتَصَرًا﴾ علامہ سخاویؒ نے امام زین العابدین سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے ﴿یعنی سنی ہونے کی﴾۔ علامہ زرقانی شرح مواہب میں نقل کرتے ہیں کہ مقصود درود شریف سے اللہ تعالیٰ شانہ کی بارگاہ میں اس کے امتثالِ حکم سے تقرب حاصل کرنا ہے اور حضور اقدس ﷺ کے حقوق جو ہم پر ہیں اس میں سے کچھ کی ادائیگی ہے۔ حافظ عمر الدین نے عبد السلام کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضور ﷺ کیلئے سفارش نہیں ہے اس لئے کہ ہم جیسا حضور ﷺ کیلئے سفارش کیا کر سکتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں محسن کے احسان کے بدلہ دینے کا حکم دیا ہے اور حضور ﷺ سے بڑھ کر کوئی محسنِ عظم نہیں۔ ہم چونکہ حضور ﷺ کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ جل شانہ نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس لئے ہم نے اللہ جل شانہ سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرمائے۔ چونکہ قرآن پاک کی آیت بالا میں درود شریف کا حکم ہے اس لئے علماء نے درود شریف پڑھنے کو واجب لکھا ہے جس کی تفصیل چوتھی فصل میں فائدہ



پرائے گی۔

یہاں ایک اشکال پیش آتا ہے جس کو علامہ رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ :-

”جب اللہ جل شانہ اور اُس کے ملائکہ حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود کی کیا ضرورت رہی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا حضور ﷺ پر درود حضور ﷺ کی احتیاج کی وجہ سے نہیں اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہ رہتی، بلکہ ہمارا درود حضور اقدس ﷺ کی اظہارِ عظمت کے واسطے ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم کیا، حالانکہ اللہ جل شانہ کو اس کے پاک ذکر کی بالکل ضرورت نہیں۔“ ﴿۱﴾ مختصراً

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے بعض لوگوں نے یہ اشکال کیا کہ آیت شریفہ میں صلوٰۃ کی نسبت تو اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے سلام کی نہیں کی گئی۔ میں نے اس کی وجہ بتائی کہ شاید اس وجہ سے کہ سلام دو معنی میں مستعمل ہوتا ہے، ایک دعا میں، دوسرے انقیاد و اتباع میں۔ مؤمنین کے حق میں دونوں معنی صحیح ہو سکتے تھے، اس لئے ان کو اس کا حکم کیا گیا۔ اور اللہ اور فرشتوں کے لحاظ سے تابعداری کے معنی صحیح نہیں ہو سکتے تھے، اس لئے اس کی نسبت نہیں کی گئی۔

اس آیت شریفہ کے متعلق علامہ سخاوی نے ایک بہت ہی عبرتناک قصہ لکھا ہے، وہ احمد یحیائی سے نقل کرتے ہیں کہ میں صنعا میں تھا، میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بڑا مجمع ہو رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟



لوگوں نے بتایا یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والا تھا۔ قرآن پڑھتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچا تو یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ کے بجائے یُصَلُّوْنَ عَلَى عَلِيِّ النَّبِيِّ پڑھ دیا۔ جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ اور اُس کے فرشتے حضرت علیؑ پر درود بھیجتے ہیں جو نبی ہیں (غالباً پڑھنے والا رافضی ہوگا) اُس کے پڑھتے ہی گونگا ہو گیا، برص اور جذام یعنی کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اندھا اور اپاہج ہو گیا۔ اھ

بڑی عبرت کا مقام ہے، اللہ ہی محفوظ رکھے اپنی پاک بارگاہ میں اور اپنے پاک کلام اور پاک رسولوں کی شان میں بے ادبی سے ہم لوگ اپنی جہالت اور لاپرواہی سے اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتے کہ ہماری زبان سے کیا نکل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی پکڑ سے محفوظ رکھے۔

﴿۲﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
سَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ
اصْطَفٰی ﴿پ ۱۹-۲۰﴾
اُس نے منتخب فرمایا ہے ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

﴿ف﴾ علماء نے لکھا ہے کہ یہ آیت شریفہ اگلے مضمون کے لئے بطور خطبہ کے ارشاد ہے۔ اس آیت شریفہ میں حضور اقدس ﷺ کو اللہ کی تعریف اور اللہ کے منتخب بندوں پر سلام کا حکم کیا گیا ہے۔

حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا ہے کہ سلام بھیجیں اللہ کے مختار بندوں پر اور وہ اُس کے رسول اور انبیاء کرام ہیں۔ جیسا کہ عبدالرحمن بن زید بن سلم سے نقل کیا گیا ہے کہ



عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی سَے مُرادِ انبیاء ہیں جیسا کہ دوسری جگہ اللہ کے پاک ارشاد ”سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“ میں ارشاد ہے۔ اور امام ثوری و سدی وغیرہ سے نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد صحابہ کرام ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہ قول نقل کیا گیا ہے اور ان دونوں میں کوئی منافاة نہیں کہ اگر صحابہ کرام اس کے مصداق ہیں تو انبیاء کرام اس میں بطریقِ اولیٰ داخل ہیں۔ اھ

﴿ ۳ ﴾ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّی عَلَیْ صَلَوۃٍ وَاحِدَۃٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

﴿ رواہ مسلم و ابوداؤد و ابن حبان فی صحیحہ وغیرہم کذا فی التریغیب ﴾

﴿ ف ﴾ اللہ جل شانہ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت درود شریف کی ہوگی کہ اس کے ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں۔ پھر کتنے خوش قسمت ہیں وہ اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سو الاکھ درود شریف کا معمول ہو جیسا کہ میں نے اپنے بعض خاندانی اکابر کے متعلق سنا ہے۔

علامہ سخاوی نے عامر بن ربیعہ سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے



کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے، تمہیں اختیار ہے جتنا چاہے کم بھیجو جتنا چاہے زیادہ۔ او یہی مضمون عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی نقل کیا گیا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے دس دفعہ درود بھیجتے ہیں۔ اور بھی متعدد صحاح سے علامہ سخاوی نے یہ مضمون نقل کیا ہے اور ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

”جیسا اللہ جل شانہ نے حضور اقدس ﷺ کے پاک نام کو اپنے پاک نام کے ساتھ کلمہ شہادت میں شریک کیا اور آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت، آپ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا۔ ایسے ہی آپ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا۔ پس جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق فرمایا اذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ ایسے ہی درود کے بارے میں ارشاد فرمایا جو آپ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔“

ترغیب کی ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حضور ﷺ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ شانہ اس کے فرشتے اس پر ستر دفعہ درود ﴿رحمت﴾ بھیجتے ہیں۔

یہاں ایک بات سمجھ لینا چاہیے کہ کسی عمل کے متعلق اگر ثواب کے متعلق کمی زیادتی ہو جیسا یہاں ایک حدیث میں دس اور ایک میں ستر آیا ہے تو اس کے متعلق بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اللہ جل شانہ کے احسانات اُمتِ محمدیہ پر روز افزوں ہوئے ہیں، اس لئے جن روایتوں میں ثواب کی زیادتی ہے وہ بعد کی ہیں۔ گویا اولاً حق تعالیٰ شانہ نے دس کا وعدہ فرمایا بعد میں ستر کا اور بعض علماء نے اس کو اشخاص اور احوال اور اوقات کے



اعتبار سے کم و بیش بتایا ہے۔ فضائلِ نماز میں جماعت کی نماز میں پچیس گئے اور ستائیس گئے کے اختلاف کے بارے میں مضمون گذر چکا ہے۔ ملاحی قاریؒ نے شتر والی روایت کے متعلق لکھا ہے کہ شاید یہ جمعہ کے دن کے ساتھ مخصوص ہے، اس لئے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نیکیوں کا ثواب جمعہ کے دن شتر گنا ہوتا ہے۔

﴿۴﴾ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ ذَكَرْتُ عِنْدَكَ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَفِرَاقِي مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَتْ بَهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ *

حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آئے اُس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اُس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اُس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اُس کے دس درجے بلند کرے گا *

﴿۵﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لِهٖ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ كَذَا فِي التَّرْغِيبِ ﴿ف﴾ علامہ منذریؒ نے ترغیب میں حضرت برادرؒ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ اس کیلئے دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ہوگا۔ اور طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس دفعہ



درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دشمن دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ جل شانہ اُس کو
سو مرتبہ درود بھیجتا ہے، اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ
اُس کی پیشانی پر براءۃً مِّنَ الْيَفَاقِ وَبَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ لکھ دیتے ہیں
یعنی شیخ نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے اور قیامت
کے دن شہیدوں کے ساتھ اُس کا حشر فرمائیں گے۔

علامہ سخاویؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل
کیا ہے کہ جو مجھ پر دشمن دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجے گا
اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے
اور جو عشق و شوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اُس کے لئے قیامت کے
دن سفارشی ہوں گا اور گواہ۔

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ یہ مضمون نقل
کیا گیا ہے کہ ہم چار پانچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی شخص حضور اقدس ﷺ
کے ساتھ رہتا تھا تاکہ کوئی ضرورت اگر حضور اقدس ﷺ کو پیش آئے تو
اس کی تعمیل کی جائے۔ ایک دفعہ حضور اقدس ﷺ کسی باغ میں تشریف
لے گئے، میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہو گیا۔ حضور اقدس ﷺ نے وہاں جا کر
نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ حضور اقدس ﷺ کی
روح پرواز کر گئی۔ میں اس تصور سے رونے لگا۔ حضور ﷺ کے
قریب جا کر حضور ﷺ کو دیکھا۔ حضور ﷺ نے سجدہ سے فارغ ہو کر دریا
فرمایا عبدالرحمن کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے



اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں (خدا نخواستہ) آپ کی رُوح تو پرواز نہیں کر گئی۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میری اُمت کے بارے میں مجھ پر ایک انعام فرمایا ہے اُس کے شکرانہ میں اتنا طویل سجدہ کیا۔ وہ انعام یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اُس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے۔

ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے دریافت فرمایا کہ عبد الرحمن کیا بات ہے؟ میں نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا، ابھی جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے یوں کہا کہ کیا تمہیں اس سے خوشی نہیں ہوگی کہ اللہ جل شانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جو تم پر درود بھیجے گا میں اُس پر درود بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اُس پر سلام بھیجوں گا۔ (کذا فی الترغیب)

حضرت علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔

حضرت ابوطالحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ بہت ہی بشاش تشریف لائے۔ چہرہ انور پر بشارت کے اثرات تھے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چہرہ انور پر آج بہت ہی بشارت ظاہر ہو رہی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا صحیح ہے، میرے پاس میرے رب کا پیغام آیا ہے جس میں اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا



ہے کہ تیری اُمت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جلّ شانہ اُس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور دس سیئات اُس سے مٹائیں گے اور دس درجے اس کے بلند کریں گے۔

ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ تیری اُمت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اُس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا اور جو مجھ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اُس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔

ایک اور روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور خوشی سے بہت ہی چمک رہا تھا اور خوشی کے انوار چہرہ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جتنی خوشی آج چہرہ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی حضور ﷺ نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی ہو، ابھی جبریلؑ میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ کی اُمت میں سے جو شخص ایک دفعہ بھی درود پڑھے گا اللہ جلّ شانہ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجے بلند کریں گے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اُس نے کہا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا؟ تو جبریلؑ نے کہا کہ اللہ جلّ شانہ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لئے مقرر کر دیا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے وہ اس کے لئے وَأَنْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ کی دعا کرے (کذا فی الترغیب)

”علامہ سخاویؒ نے ایک اشکال کیا ہے کہ جب قرآن پاک کی



آیت مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امَّثَالِهَا کی بنا پر ہر نیکی کا ثواب دس گئے ملتا ہے تو پھر درود شریف کی کیا خصوصیت رہی۔ بندہ کے نزدیک تو اس کا جواب آسان ہے اور وہ یہ کہ حسب ضابطہ اس کی دس نیکیاں علیحدہ ہیں اور اللہ جل شانہ کا دس دفعہ درود بھیجنا مستقل مزید انعام ہے۔ اور خود علامہ سخاویؒ نے اس کا جواب یہ نقل کیا ہے کہ اول تو اللہ جل شانہ کا دس دفعہ درود بھیجنا اس کی اپنی نیکی کے دس گئے ثواب سے کہیں زیادہ ہے، اس کے علاوہ دس مرتبہ درود کے ساتھ دس درجوں کا بلند کرنا، دس گنا ہوں کا معاف کرنا، دس نیکیوں کا اس کے نامہ اعمال میں لکھنا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کے بقدر ثواب ملتا مزید بڑا ہو۔

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے زاد السعید میں تحریر فرمایا ہے کہ:

”جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار

درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اسی طرح سے قرآن شریف کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی شان ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے نعوذ باللہ منہا اس شخص پر منجانب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے بسرا شہزاد یہ دس کلمات ارشاد فرمائے۔ حلاف، ہمین، ہماز، مشا، ہمیم، متاع، لائحہ، معتمد، اشیم، عتل، زمیم، مکذب للآیات بدالات قولہ تعالیٰ اِذَا تَتْلُو عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلَیْنَ۔“ فقط

یہ الفاظ جو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے تحریر فرماتے ہیں یہ سب کے سب

عہ ہنسی اڑانے کی سزا ہیں ۱۲



انتیسویں پارے میں سورہ نون کی اس آیت میں وارد ہوئے ہیں :

وَلَا تُطِيعْ كُلَّ حَلَّافٍ مِّمَّهِنَّ هَمَّا زِمَّ الشَّيْءُ بِنَعِيمٍ مَّتَّاعٍ
لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اٰتِيْمٍ عٰتِلٍ بَعْدَ ذٰلِكَ رٰزِيْمٌ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِيْنَ
اِذَا اُنْثِيَ عَلَيْهِ اٰيْتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

ترجمہ : اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہو، بے وقعت ہو، طعنہ دینے والا ہو، چغلیاں لگاتا پھرتا ہو، نیک کام سے روکنے والا ہو، حد سے گزرنے والا ہو، گناہوں کا کرنے والا ہو، سخت مزاج ہو، اس کے علاوہ حرام زادہ ہو، اس سبب کے کہ وہ مالِ اولاد والا ہو جب ہماری آیتیں اُس کے سامنے پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو انگوٹوں سے منقول چلی آتی ہیں۔

﴿بیان القرآن﴾

﴿۵﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَوَّلِيَّ
کہ بلاشبہ قیامت میں لوگوں میں سے
النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص
اَكْثَرُهُمْ عَلٰی صَلَوةٍ
ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔

﴿رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ کلاهما من روایۃ موسیٰ بن

یعقوب کذا فی الترغیب بسط السخاوی فی القول البدیع الکلام علی تخریجہ﴾

﴿ف﴾ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں الدُرُّ الْمُنْظَم سے حضور ﷺ

کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والا کُل قیامت کے دن

عہدِ نبویؐ میں جو جس کے متعلق ان آیات کا نزول ہوا ہے یہ زماناں اولاد تھا ۱۲



مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

حضرت انسؓ کی حدیث سے بھی یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔
فصل دوم کی حدیث نمبر ۳ میں بھی یہ مضمون آ رہا ہے۔ نیز حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ قبر میں ابتداء تم سے میرے بلے میں سوال کیا جائے گا۔

ایک دوسری حدیث میں نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پُلِ صراط کے اندھیرے میں نور ہے۔ اور جو یہ چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں ٹلیں اُس کو چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے۔

ایک اور حدیث میں حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے، سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اُس کے ہولوں سے اور اُس کے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو۔

زاد السعید میں حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کریگا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

علامہ سخاویؒ نے ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اُس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔ دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے تیسرے وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔



ایک اور حدیث میں علامہ سخاویؒ نے حضرت ابن عمرؓ کے واسطہ سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مرتب کیا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔

علامہ سخاویؒ نے قوت القلوب کے نقل کیا ہے کہ کثرت کی کم سے کم مقدار تین سو مرتبہ ہے، اور حضرت اقدس گنگوہی قدس سرہ بھی اپنے متوسلین کو تین سو مرتبہ بتایا کرتے تھے جیسا کہ آئندہ فصل سوم حدیث نمبر ۳ پر آرہا ہے۔

علامہ سخاویؒ نے حدیث بالا اِنْ اَدَوَى النَّاسِ کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث بالا کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے اس بات پر کہ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کے قریب سب زیادہ حضرات محدثین ہوں گے، اس لئے کہ یہ حضرات سب زیادہ درود پڑھنے والے ہیں۔ اسی طرح حضرت ابو عبیدہؓ نے بھی کہا ہے کہ اس فضیلت کے ساتھ حضرات محدثین مخصوص ہیں، اس لئے کہ جب وہ حدیث نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس ﷺ کے پاک نام کے ساتھ درود شریف ضرور ہوتا ہے۔ اسی طرح خطیب بن ابونعیم سے بھی نقل کیا ہے کہ فضیلت محدثین کے ساتھ مخصوص ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ احادیث پڑھتے ہیں یا نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس ﷺ کے پاک نام کے ساتھ کثرت سے درود لکھنے یا پڑھنے کی نوبت آتی ہے۔ محدثین سے مراد اس موقع میں ائمہ حدیث نہیں ہیں بلکہ وہ سب حضرات اس میں داخل ہیں جو حدیث پاک کی کتابیں پڑھتے یا پڑھاتے ہوں چاہے عربی میں ہوں یا اردو میں۔



زاد السعید میں طبرانی سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں (یعنی لکھے) ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ اور طبرانی ہی سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار، قیامت کے دن اُس کے لئے میری شفاعت ہوگی۔ اور امام مستغفریؒ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی ہر روز ستر بار مجھ پر درود بھیجے اُس کی ستر سو حاجتیں پوری کی جائیں، تین دن دنیا کی، باقی آخرت کی۔

﴿۶﴾ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ
مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يَبْلَغُونِي
عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ۔
ابن مسعودؓ حضور اقدس ﷺ کا
ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل
شانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو
(زمین میں) پھرتے رہتے ہیں اور میری

اُمت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

رواہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب زاد فی القول

البدیع احمد والحاکم وغیرہما وقال الحاکم صحیح الاسناد ﴿

﴿ف﴾ اور بھی متعدد صحابہ کرامؓ سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ علامہ

سخاویؒ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ کے کچھ فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو میری اُمت کا درود مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔



ترغیب میں حضرت امام حسنؑ سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو بیشک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا رہتا ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اُس کے بدلہ میں اُس پر درود بھیجتا ہوں اور اس کے علاوہ اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

مشکوٰۃ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود پڑھا کرو، اس لئے کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

﴿عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ﴾ حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضور ﷺ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ
إِنَّ اللَّهَ وَكُلَّ بَقْبَرِيٍّ مَلَكًا نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا
أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے
فَلَا يُصَلِّي عَلَى أَحَدٍ إِلَى کی قدرت عطا فرما رکھی ہے پس جو شخص
يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا أَبْلَغَنِي بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا
يَا سَمِيحًا وَلَا سَمِيعًا هَذَا ہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اُس کا اور اُس کے
فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ
صَلِّ عَلَيْكَ۔ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اُس نے

آپ پر درود بھیجا ہے۔

﴿رواہ الذہار کذا فی الترغیب ذکر تخریجہ السخاوی فی القول البدیع﴾



﴿ف﴾ علامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اُس نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ جلّ شانہ اُس کے ہر درود کے بدلہ میں اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔

ایک اور حدیث سے مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جلّ شانہ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سُننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا، جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ فرشتہ اُس شخص کا اور اُس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ پر درود بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جلّ شانہ اُس پر دس دفعہ درود بھیجے گا۔ ایک اور حدیث میں بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اور اُس کے آخر میں مضمون ہے کہ میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جلّ شانہ اُس پر دس دفعہ درود بھیجے۔ حق تعالیٰ شانہ نے میری یہ درخواست قبول فرمائی۔

حضرت ابو امامہؓ کے واسطے سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جلّ شانہ اُس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور ایک فرشتہ اُس پر مقرر ہوتا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔

ایک جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل



کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے اللہ جل شانہ اُس کی تسو حائیں پوری کرتے ہیں اور اُس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو اُس کو میری قبر میں مجھ تک ایسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس آیا بھیجے جاتے ہیں۔

”اس حدیث پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو قبر اطہر متعین ہے جو ساری دُنیا کے صلوٰۃ و سلام حضور ﷺ تک پہنچاتا ہے۔ اور اس سے پہلی حدیث میں آیا تھا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو حضور ﷺ تک اُمت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ اس لئے کہ جو فرشتہ قبر اطہر متعین ہے اُس کا کام صرف یہی ہے کہ حضور ﷺ تک اُمت کا سلام پہنچاتا ہے۔ اور یہ فرشتہ جو سَیِّاحین ہیں یہ ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں درود ملتا ہے اُس کو حضور اقدس ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے کی خدمت میں اگر کوئی پیام بھیجا جاتا ہے اور مجمع میں اُس کو ذکر کیا جاتا ہے تو ہر شخص اس میں فخر اور تقرب سمجھتا ہے کہ وہ پیام پہنچائے۔ اپنے اکابر اور بزرگوں کے یہاں یہ منظر بار بار دیکھنے کی نوبت آئی۔ پھر سَیِّدُ الْکَوْنِیْن فَخْرُ الرَّسْلِ ﷺ کی پاک بارگاہ کا تو پوچھنا ہی کیا، اس لئے جتنے بھی فرشتے پہنچائیں بر محل ہے۔

﴿۸﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ
کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص



صَلِّ عَلَىَّ عِنْدَ قَبْرِیْ
سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّیَ عَلَیَّ
نَائِیًا أَبْلَغْتُ۔
میرے اوپر میری قبر کے قریب
درود بھیجتا ہے میں اُس کو خود سنتا ہوں
اور جو دُور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے
وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

﴿ رواہ البیہقی فی شعب الایمان کذا فی المشکوٰۃ وبسط السخاوی فی تخریجہ ﴾
﴿ ف ﴾ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں متعدد روایات سے یہ مضمون
نقل کیا ہے کہ جو شخص دُور سے درود بھیجے فرشتہ اُس پر متعین ہے کہ حضور ﷺ تک
پہنچائے۔ اور جو شخص قریب سے پڑھتا ہے حضور اقدس ﷺ اُس کو خود سنتے ہیں۔
جو شخص دُور سے درود بھیجے اُس کے متعلق تو پہلی روایات میں تفصیل سے گزری چکا
ہے کہ فرشتے اس پر متعین ہیں کہ حضور اقدس ﷺ پر جو شخص درود بھیجے اُس کو حضور
ﷺ تک پہنچا دیں۔ اس حدیث پاک میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اطہر کے قریب
درود پڑھے اُس کو حضور اقدس ﷺ بنفسِ نفیس خود سنتے ہیں بہت ہی قابلِ
فخر، قابلِ عزت، قابلِ لذت چیز ہے۔

علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں سلیمان بن سحیم سے نقل کیا ہے کہ میں نے
خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی، میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ!
یہ جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور آپ پر سلام کرتے ہیں آپ اُس کو سمجھتے ہیں؟ حضور
ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں سمجھتا ہوں اور اُن کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔
ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں حج سے فراغ پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور
میں نے قبر شریف کے پاس جا کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے



وَعَلَيْكَ السَّلَامُ کی آواز سنی۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ درود شریف قبرِ اطہر کے قریب پڑھنا افضل ہے دور سے پڑھنے سے۔ اس لئے کہ قُرب میں جو خشوع خضوع اور حضورِ قلب حاصل ہوتا ہے وہ دُور میں نہیں ہوتا۔

صاحبِ مظاہرِ حق اس حدیث پر لکھتے ہیں :-

”یعنی پاس والے کا درود خود سُنتا ہوں بلا واسطہ، اور دُور والے کا درود ملائکہ سیارہ چین پہنچاتے ہیں، اور جوابِ سلام کا بہر صورت دیتا ہوں۔

اس سے معلوم کیا چاہیئے کہ حضرت ﷺ پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضرت ﷺ پر سلام بھیجنے والے کو خصوصاً بہت بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آوے

سعادت ہے، چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آوے“

بہر سلام ممکن رنجہ در جواب آں لب

کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو (انتہی)

اس مضمون کو علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ :-

”کسی بندے کی شرافت کیلئے یہ کافی ہے کہ اس کا نام خیر کے ساتھ

حضورِ اقدس ﷺ کی مجلس میں آجائے۔“

اسی ذیل میں یہ شعر بھی کہا گیا ہے

وَمَنْ خَطَرَتْ مِنْهُ بِبَالِكَ خَطَرَةٌ

حَقِيقُ بَانَ يَسْمُو وَأَنْ يَتَقَدَّمَ



تَرْجَمَہ: جس خوش قسمت کا خیال بھی تیرے دل میں گزر جائے
وہ اس کا مستحق ہے کہ جتنا بھی چاہے غر کرے اور پیش قدمی کرے
(اُچھلے کودے) ط

ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اُس محفل میں ہے

اس روایت میں حضور اقدس ﷺ کے خود سننے میں کوئی اشکال
نہیں۔ اس لئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔
علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور
اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں۔
اور آپ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی، اور اس پر اجماع ہے۔

امام بیہقیؒ نے انبیاءؑ کی حیات میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔
اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ
يُصَلُّونَ کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے
ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے اس کی مختلف طرق سے تخریج کی ہے اور امام مسلمؒ نے
حضرت انسؓ ہی کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ
میں شبِ معراج میں حضرت موسیٰؑ کے پاس سے گزرا وہ اپنی قبر میں کھڑے
ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ نیز مسلمؒ ہی کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ
ارشاد نقل کیا ہے کہ میں نے حضرات انبیاءؑ کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے آپ
کو دیکھا تو میں نے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ
والسلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔



حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نعلین مبارک کے قریب حاضر ہوئے تو حضور اقدس ﷺ کے چہرہ انور کو جو چادر سے ڈھکا ہوا تھا، کھولا اور اس کے بعد حضور اقدس ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اللہ کے نبی! اللہ جل شانہ آپ پر دو موتیں جمع نہ کریں۔ ایک موت جو آپ کے لئے مقدر تھی وہ آپ پوری کر چکے (بخاری)

علامہ سیوطیؒ نے حیاتِ انبیاء میں مستقل ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور فصل ثانی کی حدیث نمبر ۳ پر بھی مستقل مضمون آرہا ہے کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ چیز حرام کر رکھی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔

علامہ سخاویؒ قولِ بدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھے اور جتنا قریب ہو تا جائے اُتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اس لئے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن پاک کے نزول سے معمور ہیں حضرت جبریلؑ حضرت میکائیلؑ کی بار بار یہاں آمد ہوئی ہے اور اس کی مٹی سید البشر ﷺ پر مشتمل ہے۔ اسی جگہ سے اللہ کے دین اور اُس کے پاک رسول ﷺ کی سنتوں کی اشاعت ہوئی ہے یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔ یہاں پہنچ کر اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھر پور کر لے گویا کہ وہ حضور ﷺ کی زیارت کر رہا ہے اور یہ تو محقق ہے کہ حضور ﷺ اُس کا سلام سن رہے ہیں۔ آپس کے جھگڑے اور فضول باتوں سے احتراز کرے۔ اس کے بعد قبلہ کی جانب سے



قبر شریف پر حاضر ہوا اور بقدر چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہوا ورنہ نچی نگاہ رکھتے ہوئے نہایت خشوع، خضوع اور ادب و احترام کے ساتھ یہ پڑھے :-

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ آپ پر سلام اے اللہ کے رسول۔
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ۔ آپ پر سلام اے اللہ کے نبی۔
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَیْرَةَ اللّٰهِ۔ آپ پر سلام اے اللہ کی برگزیدہ ہستی۔
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ۔ آپ پر سلام اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر۔
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ۔ آپ پر سلام اے اللہ کے حبیب۔
 عَلَیْكَ يَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ آپ پر سلام اے خاتم النبیین۔
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ۔ آپ پر سلام اے رب العالمین۔
 يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ آپ پر سلام اے سرور اُن لوگوں کے جو قیامت میں روشن چہرے والے ہوں گے۔
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمَحْجَلِیْنَ۔ آپ پر سلام اے انبیاء کی قیادت میں جو قیامت میں دھوئے رہے ہیں وہ قیامت کے دن نہایت روشن ہوں گے۔
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَذِیْرُ اَهْلِ بَیْتِكَ الطَّاهِرِیْنَ۔ آپ پر سلام اے بشارت دینے والے



اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ
 اَهْمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى
 اَصْحَابِكَ اَجْمَعِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى
 سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَ
 الْمُرْسَلِينَ وَسَائِرِ
 عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
 جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا يَا
 رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلَ مَا
 جَزَى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهِ
 وَرَسُولًا عَنْ أُمَّتِهِ
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ كُلَّمَا
 ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ
 وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ
 ذِكْرِكَ الْغَافِلُونَ
 وَصَلَّى عَلَيْكَ فِي
 الْأَوَّلِينَ وَصَلَّى عَلَيْكَ
 فِي الْآخِرِينَ أَفْضَلَ وَ

آپ پر سلام کے جہنم سے ڈرنے والے
 آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر سلام جو
 طاہر ہیں۔ سلام آپ پر اور آپ کی ازواج
 مطہرات پر جو سارے مومنوں کی مائیں
 ہیں۔ سلام آپ پر اور آپ کے تمام صحابہ کرام
 پر۔ سلام آپ پر اور تمام انبیاء اور تمام
 رسولوں پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں
 یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ آپ کو ہم
 لوگوں کی طرف سے ان سب کے بڑھ کر جزائے
 خیر عطا فرمائے جتنی کہ کسی نبی کو اس کی
 قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی
 امت کی طرف سے عطا فرمائی ہو اور
 اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے جب بھی ذکر
 کرنے والے آپ کا ذکر کریں اور جب بھی
 کر غافل لوگ آپ کے ذکر سے غافل ہوں۔
 اللہ تعالیٰ شانہ آپ پر اولین میں درود بھیجے
 اللہ تعالیٰ شانہ آپ پر آخرین میں درود بھیجے
 اس سب سے افضل اور اکمل اور پاکیزہ
 جو اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے



اَكْمَلْ وَاَطْيَبَ مَا صَلَّيْتَ
 عَلَيَّ اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ
 اَجْمَعِينَ كَمَا اسْتَنْقَذَنَا
 بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ
 وَبَصَّرَنَا بِكَ مِنَ الْعَمَى
 وَالْجُمُهَا لَةِ اَشْهَدُ اَنْ
 لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
 اَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَ
 اَمِيْنُهُ وَخَيْرُهُ مِنْ
 خَلْقِهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
 قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ
 وَاَذِيَّتَ الْاِمَانَةِ وَ
 نَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَ
 جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ
 حَقَّ جِهَادِهِ - اَللّٰهُمَّ
 اَيُّكُمْ نِهَآيَةَ مَا يَنْبَغِي
 اَنْ يَّأْمُرَ الْاُمَمُ
 (قلت و ذكره النووى
 فى مناسكه باكثر منه)
 كسى پر بھی بھیجا ہو جیسا کہ اُس نے
 نجات دی ہم کو آپ کی برکت سے
 مگر ابی سے، اور آپ کی وجہ سے
 جہالت اور اندھے پن سے بصیرت
 عطا فرمائی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
 گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ
 آپ اللہ کے بندے اور اُس کے
 رسول ہیں اور اُس کے امین ہیں
 اور ساری مخلوق میں سے اس کی
 برگزیدہ ذات ہیں۔ اور اس کی
 گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی
 رسالت کو پہنچا دیا اُس کی امانت
 کو ادا کر دیا۔ اُمت کے ساتھ پوری
 پوری خیر خواہی فرمائی اور اللہ کے
 بارے میں کوشش کا حق ادا فرما دیا۔
 یا اللہ آپ کو اس سے زیادہ سے زیادہ
 عطا فرما جس کی امید کرنے والے امید
 کر سکتے ہیں۔



اس کے بعد اپنے نفس کے لئے اور سارے مومنین اور مومنات کیلئے دعا کرے۔ اس کے بعد حضرات شیخین حضرت ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام پڑھے اور اُن کے لئے بھی دعا کرے اور اللہ سے اس کی بھی دعا کرے کہ اللہ جل شانہ، ان دونوں حضرات کو بھی ان کی مساعی جمیلہ جو انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی مدد میں خرچ کی ہیں اور جو حضور اقدس ﷺ کی حق کی ادائیگی میں خرچ کی ہیں اُن پر بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور یہ سمجھ لینا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ کی قبر اطہر کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھنا درود پڑھنے سے زیادہ افضل ہے (یعنی السلام علیک یا رسول اللہ افضل ہے الصلوٰۃ علیک یا رسول اللہ سے)۔

علامہ باجی کی رائے یہ ہے کہ درود افضل ہے۔

”علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے جیسا کہ علامہ

مجدالدین صاحب قاموسؒ کی رائے ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں مَا مِنْ

مُسْلِمٍ یُسَلِّمُ عَلَیْ عِنْدَ قَبْرِیْ آیہ ہے۔“ (انتہی)

علامہ سخاویؒ کا اشارہ اُس حدیث پاک کی طرف ہے جو ابو داؤد شریف

وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی گئی ہے، کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام کرتا ہے

تو اللہ جل شانہ مجھ پر میری رُوح کو ملاتی ہے، یہاں تک کہ میں اُس کے سلام کا جواب

دیتا ہوں۔ لیکن اس ناکارہ کے نزدیک صلوٰۃ کا لفظ (یعنی درود) بھی کثرت

سے روایات میں ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ اسی روایت میں جو اوپر ابھی نمبر ۸ پر

گذری ہے اُس میں یہ ہے کہ جو شخص میری قبر کے قریب درود پڑھتا ہے میں اُس کو



سنتا ہوں۔ اسی طرح بہت سی روایات میں یہ مضمون آیا ہے اس لئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ یعنی بجائے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وغیرہ کے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ۔ اسی طرح اخیر تک اَلسَّلَامُ کے ساتھ اَلصَّلٰوۃُ کا لفظ بھی بڑھائے تو زیادہ اچھا ہے۔ اس صورت میں علامہ بابیؒ اور علامہ سخاویؒ دونوں کے قول پر عمل ہو جائے گا۔

وفاء الوفا میں لکھا ہے کہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن حسین سامری حنبلیؒ اپنی کتاب مستوعب میں زیارتہ قبر النبی ﷺ کے باب میں آداب زیارت ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ”پھر قبر شریف کے قریب آئے اور قبر شریف کی طرف منہ کر کے اور منبر کو اپنی بائیں طرف کر کے کھڑا ہو۔ اور اس کے بعد علامہ سامری حنبلیؒ نے سلام اور دُعا کی کیفیت لکھی ہے اور منجملہ اس کے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِ
كِتَابِكَ لِنَبِيِّكَ عَلَیْهِ
السَّلَامُ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ
ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ
فَاَسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوْ جَدُّو اللّٰهَ
تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ وَاِنْ فِ

اے اللہ تو نے اپنے کلام پاک میں اپنے نبی ﷺ
سے یوں ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لوگ جب انہوں نے
اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا آپ کی خدمت میں
حاضر ہو جاتے اور پھر اللہ جل شانہ سے معافی
چاہتے اور رسول اللہ ﷺ بھی اُن کیلئے اللہ
تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ
کا قبول کرنے والا رحمت کرنے والا پاتے۔ اور میں یہ



قَدْ أَتَيْتُ نَبِيَّكَ
مُسْتَغْفِرًا فَأَسْأَلُكَ أَنْ
تُوجِبَ لِيَ الْمَغْفِرَةَ
كَمَا أَوْجَبْتَهَا لِمَنْ
آتَاكَ فِي حَيَاتِهِ، اللَّهُمَّ
إِنِّي أَتُوجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کے پاس حاضر ہوا ہوں اس حال میں کہ
استغفار کرنے والا ہوں تجھ سے یا نگاہوں
کہ تو میرے لئے مغفرت کو واجب کرنے جیسا
کہ تو نے مغفرت واجب کی تھی اس شخص کے لئے
جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں انہی زندگی
میں آیا ہو۔ اے اللہ میں تیری طرف توجہ ہوتا
ہوں تیرے نبی ﷺ کے وسیلے سے۔

(اس کے بعد اور لمبی چوڑی دعائیں ذکر کریں)

﴿۹﴾ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ
عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ
مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ
مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبْعَ
قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ
زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ
قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا
شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ
فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ

حضرت اُبی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں
تو اس کی مقدار اپنے اوقات دعا میں سے
کتنی مقرر کروں۔ حضور اقدس ﷺ نے
فرمایا جتنا تیرا جی چاہے میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ ایک چوتھائی حضور ﷺ نے
فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھانے تو
تیرے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ نصف
کہ دوں حضور ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار
ہے اور اگر بڑھانے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے
میں نے عرض کیا تو دو تہائی کہ دوں حضور



فَالْثَّلَاثِينَ قَالَ مَا شِئْتَ
فَإِنَّ زِدْتَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكَ، قُلْتُ أَجْعَلُ
لَكَ صَلَوتِي كُلَّهَا
قَالَ إِذَا تَكْفَى هَمَّكَ
وَيَكْفُرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔

ﷺ نے فرمایا تجھ اختیار ہے اور اگر اس
سے بڑھائے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ پھر میں اپنے سارے وقت
کو آپ کے درود کیلئے مقرر کرتا ہوں حضور اقدس
ﷺ نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں
کی کفایت کی جائیگی اور تیرے گناہ بھی مٹا دیئے جائیں گے۔

﴿رواہ الترمذی زاد المنذری فی الترغیب احمد والحاکم وقال صحیحہ وبسط السخاوی فی تجویزہ﴾

﴿ف﴾ مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لئے دُعاؤں کا
مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا یہ ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں تو اپنے اس
معیّن وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت تجویز کروں۔ مثلاً میں نے اپنے
اُوراد و وظائف کے لئے دو گھنٹے مقرر کر رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف
کے لئے تجویز کروں۔

علامہ سخاویؒ نے امام احمدؒ کی ایک روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے
عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لئے مقرر کر دوں
تو کیسا؟ حضور ﷺ نے فرمایا ”ایسی صورت میں حق تعالیٰ تیرے دُنیا و
آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔“ علامہ سخاویؒ نے متعدد صحابہؓ
سے اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے، اس میں کوئی اشکال نہیں کہ متعدد صحابہؓ کرامؓ
نے اس قسم کی درخواستیں کی ہوں۔

علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضور اقدس



ﷺ کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دُعا مانگنے میں مانع ہو (یعنی کثرتِ ذکر کی وجہ سے دُعا کا وقت نہ ملے) تو میں اُس کو دُعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔

صاحبِ مظاہرِ حق نے لکھا ہے کہ :

”سببِ اس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلبِ رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز میں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سب مہمات کی مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهُ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اُس کو۔ جب شیخ بزرگوار عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُس مسکین کو یعنی شیخ عبدالحق کو واسطے زیارتِ مدینہ منورہ کی رخصت کیا۔ فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہے اس راہ میں کوئی عبادت بعد ادا پر فرض کے مانند درود کے اوپر سید کا شتا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہئے کہ تمام اوقات اپنے کو اس میں صرف کرنا اور چیز میں مشغول نہ ہونا۔ عرض کیا گیا کہ اس کے لئے کچھ عدد معین ہو، فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں، اتنا پڑھو کہ ساتھ اس کے رطب اللسان ہو اور اُس کے رنگ میں رنگین ہو اور مستغرق ہو اس میں۔“ اھ

اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیثِ پاک سے یہ معلوم ہوا کہ درود شریف سب اوراد و وظائف کے بجائے پڑھنا زیادہ مفید ہے۔ اس لئے کہ اول تو خود اس حدیثِ پاک کے درمیان میں اشارہ ہے کہ انہوں نے یہ وقت



اپنی ذات کے لئے دُعاؤں کا مقرر کر رکھا تھا اُس میں سے درود شریف کیلئے مقرر کرنے کا ارادہ فرمایا ہے تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ چیز لوگوں کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتی ہے جیسا کہ فضائل ذکر کے باب دوم حدیث نمبر ۲ کے ذیل میں گزرا ہے کہ بعض روایات میں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** کو افضل الدعاء کہا گیا ہے اور بعض روایات میں استغفار کو افضل الدعاء کہا گیا ہے۔ اسی طرح سے اور اعمال کے درمیان میں بھی مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو سب سے افضل قرار دیا گیا ہے یہ اختلاف لوگوں کے حالات کے اختلاف کے اعتبار سے اور اوقات کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے جیسا کہ ابھی مظاہر حق سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی **نور اللہ مرقدہ** کو اُن کے شیخ نے مدینہ پاک کے سفر میں یہ وصیت کی کہ تمام اوقات درود شریف ہی میں خرچ کریں۔ اپنے اکابر کا بھی یہی معمول ہے کہ وہ مدینہ پاک کے سفر میں درود شریف کی بہت تاکید کرتے ہیں۔ علامہ منذری نے ترغیب میں حضرت ابی کی حدیث بالا میں اُن کے سوال سے پہلے ایک مضمون اور بھی نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی تو حضور اقدس **صلی اللہ علیہ وسلم** کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے ”اے لوگو اللہ کا ذکر کرو اے لوگو اللہ کا ذکر کرو“ (یعنی بار بار فرماتے) راجعہ آگئی اور رادفہ آرہی ہے، موت اُن سب چیزوں کے ساتھ جو اُس کے ساتھ لاحق ہیں آرہی ہے۔ موت اُن سب چیزوں کے ساتھ جو اُس کے ساتھ لاحق ہیں آرہی ہے۔ اس کو بھی دو مرتبہ فرماتے۔ راجعہ اور رادفہ قرآن پاک کی آیت جو سورۃ والنازعات میں ہے، کی طرف اشارہ ہے جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے :



يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاحِفَةُ ۖ تَتَّبِعُهَا الزَّادِقَةُ ۖ قُلُوبٌ
يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ۖ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۖ

جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ اوپر چند چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”قیامت ضرور آئے گی، جس دن ہلانیے والی چیز سب کو ہلا دلیگی اس سے مراد پہلا صور ہے۔ اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آئے گی، اس سے مراد دوسرا صور ہے۔ بہت سے دل اُس روز کے خوف کے مارے دھڑک رہے ہوں گے، شرم کی وجہ سے اُن کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی۔“ (بیان القرآن ج ۱۰ ص ۱۰۸)

﴿۱۰﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ صَلَّى عَلَىَّ حِينَ يُصْبِحُ
عَشْرًا وَحِينَ يُمَسِّي عَشْرًا
أَدْرَكْتَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ
حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس
ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص
صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ
درود شریف پڑھے اُس کو قیامت
کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہیگی۔

﴿ رواه الطبرانی باسنادين احدهما جيد لكن فيه انقطاع كذا في القول البديع ﴾

﴿ ف ﴾ علامہ سخاوی نے متعدد احادیث سے درود شریف پڑھنے

والے کو حضور ﷺ کی شفاعت حاصل ہونے کا مژدہ نقل کیا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر درود پڑھے قیامت کے دن میں اُس کا سفارشی بنوں گا۔ اس حدیث پاک میں کسی مقدار کی بھی قید نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور حدیث سے درود کا



کے بعد بھی یہ لفظ نقل کیا ہے کہ میں قیامت کے دن اُس کی گواہی دوں گا اور اس کے لئے سفارش کروں گا۔

حضرت روفیع بن ثابتؓ کی روایت سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ
عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

علامہ سخاویؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں اُس کو سنتا ہوں، اور جو شخص دُور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ جل شانہ اُس کیلئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو مجھ تک درود کو پہنچائے۔ اور اُس کے دنیا و آخرت کے کاموں کی کفایت کر دیتی ہے اور میں قیامت کے دن اُس کا گواہ یا سفارشی بنوں گا۔ ”یا“ کا مطلب یہ ہے کہ بعض کیلئے سفارشی اور بعض کیلئے گواہ۔ مثلاً اہل مدینہ کیلئے گواہ اور دوسروں کیلئے سفارشی، یا فرمانبرداروں کے لئے گواہ اور گناہگاروں کیلئے سفارشی۔ وغیر ذلک

كما قال السخاوی۔

﴿۱۱﴾ عَنْ عَائِشَةَ ۖ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ
عَبْدٍ صَلَّى عَلَيَّ صَلَوةً إِلَّا
عَرَّجَ بِهَا مَلَكٌ حَتَّىٰ يَجِيَّ
حَضْرَتِ عَائِشَةُ ۖ زِيْنَةُ حَضْرَةِ اِقْدَسِ
ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص
مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اُس
دُرو کو لے کر اللہ جل شانہ کی



يٰۤاَوَّجَّہَ الرَّحْمٰنِ عَزَّ
وَجَلَّ فَيَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ
وَتَعَالٰی اِذْ هَبُوْا اِيْمًا اِلٰی
قَبْرِ عَبْدِيْ تَسْتَغْفِرْ لِقَائِهَا
وَتَقْرُبْهَا عَيْنُهُ۔

پاک بارگاہ میں پیش کرتا ہے، وہاں سے
ارشادِ عالی ہوتا ہے کہ اس درود کو
میرے بندہ کی قبر کے پاس لیجاؤ یہ
اُس کے لئے استغفار کرے گا اور اس کی
وجہ سے اُس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔

﴿اخرجه ابو علی بن البناء والدیلی فی مسند الفردوس فی سند عمر بن خبیذ ضعفہ﴾

النسائی وغیرہ کذا فی القول البدیع ﴿

﴿ف﴾ زاو السعید میں مواہب لدنیہ نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن
کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسول اللہ ﷺ ایک پرچہ سرائنگشت کی برابر نکال کر
میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائیگا۔ وہ مومن کہیگا میرے
ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں، آپ کی صورت و سیرت کیسی اچھی ہے
آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا، تیری
حاجت کے وقت میں نے اس کو ادا کر دیا۔

اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ ایک پرچہ سرائنگشت کی برابر میزان کے پلڑے
کو کیسے جھکا دیگا۔ اس لئے کہ اللہ جل شانہ کے یہاں اخلاص کی قدر ہے اور جتنا بھی
اخلاص زیادہ ہوگا و تنہا ہی وزن زیادہ ہوگا۔ حدیث البطارقہ یعنی ایک ٹکڑا کاغذ کا
جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوا تھا وہ تنانوے دفتروں کے مقابلہ میں اور ہر دفتر اتنا
بڑا کہ منتہائے نظر تک ڈھیر لگا ہوا تھا غالب آگیا۔

یہ حدیث مفصل اس ناکارہ کے رسالہ فضائل ذکر باب دوم فصل سوم



کی ۱۲ پر گزر چکی ہے جس کا جی چاہے مفصل وہاں دیکھے۔ اور اُس میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔ اور بھی اُس رسالہ میں متعدد روایات اسی مضمون کی گزری ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے یہاں وزن اخلاص کا ہے۔ فصل پنجم حکایات کے ذیل میں حکایت نمبر ۲ پر بھی اس کے متعلق مختصر سا مضمون آ رہا ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ حضور اقدس

ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو

وہ یوں دُعا مانگا کرے (اللہم صل

سے اخیر تک) اے اللہ درود بھیج

محمد ﷺ پر جو تیرے بندے ہیں

اور تیرے رسول ہیں، اور رحمت بھیج

مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں پر اور

مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر۔ پس

دُعا اُس کیلئے زکوٰۃ یعنی صدقہ ہونی کے

قائم مقام ہے اور مؤمن کا یہ کسی غیر کے بھی

نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔

﴿۱۲﴾ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الْخَدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ

مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ

صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ

فَإِنَّهَا زَكَاةٌ وَقَالَ لَا يَشْبَعُ

الْمُؤْمِنُ خَيْرًا حَتَّى يَكُونَ

مِنْهَا لَا الْجَنَّةَ.

﴿رواہ ابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب بسط السخاوی فی تخریجہ و عزالہ السیوطی﴾



﴿ف﴾ علامہ سخاویؒ نے لکھا ہے کہ حافظ ابن حبان نے اس حدیث پر فیصل باندھی ہے ”اس چیز کا بیان کہ حضور اقدس ﷺ پر درود پڑھنا صدقہ نہ ہونے کی صورت میں صدقہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔“

علماء میں اس بات میں اختلاف ہے کہ صدقہ افضل ہے یا حضور اقدس ﷺ پر درود۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور پر درود صدقہ سے بھی افضل ہے، اس لئے کہ صدقہ صرف ایک ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر ہے، اور درود شریف ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر فرض ہو نیکی علاوہ اللہ تعالیٰ شانہ اور اُس کے فرشتے بھی اس عمل کو کرتے ہیں۔ اگرچہ علامہ سخاویؒ خود اس کے موافق نہیں ہیں۔

علامہ سخاویؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) کے حکم میں ہے ایک اور حدیث سے نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) ہے۔

نیز حضرت علیؓ کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہاری دُعاؤں کو محفوظ کر نیوالا ہے، تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے، اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے (یعنی ان کو بڑھانے والا اور پاک کر نیوالا ہے)۔ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود تمہارے لئے (گناہوں کا) کفارہ ہے اور زکوٰۃ (یعنی صدقہ) ہے۔ اور حدیث پاک کا آخری ٹکڑا کہ مومن کا پیٹ نہیں بھرتا اُس کو صاحبِ مشکوٰۃ نے فضائلِ علم میں نقل کیا ہے اور صاحبِ مرقات وغیرہ نے خیر سے علم



مراد لیا ہے۔ اگرچہ خیر کا لفظ عام ہے اور ہر خیر کی چیز اور ہر نیکی کو شامل ہے، اور مطلب ظاہر ہے کہ مومن کا میل کا پیٹ نیکیاں مکمل کرنے سے کبھی نہیں بھرتا وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ جو نیکی بھی جس طرح اس کو میل جائے وہ حاصل ہو جائے۔ اگر اس کے پاس مالی صدقہ نہیں ہے تو درود شریف ہی سے صدقہ کی فضیلت حاصل کرے۔

اس ناکارہ کے نزدیک خیر کا لفظ علی العموم ہی زیادہ بہتر ہے کہ وہ علم اور دوسری چیزوں کو شامل ہے، لیکن صاحبِ مظاہر حق نے بھی صاحبِ مرقات وغیرہ کے اتباع میں خیر سے علم ہی مراد لیا ہے، اس لئے وہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”ہرگز نہیں سیر ہوتا مومن خیر سے یعنی علم سے۔ یعنی اخیر عمر تک طلبِ علم میں رہتا ہے اور اس کی برکت سے بہشت میں جاتا ہے۔ اس حدیث میں خوشخبری ہے طالبِ علم کو کہ دنیا سے باایمان جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس درجہ کو حاصل کرنے کیلئے بعض اہل اللہ اخیر عمر تک تحصیلِ علم میں مشغول رہے ہیں باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے اور دائرہ علم کا وسیع ہے جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کے، اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف کے ہو حقیقت میں ثواب طلبِ علم اور تکمیلِ اُس کی کا ہی ہے اُس کو“ ﴿حق﴾

﴿تکمیل﴾

اس فصل کو قرآنِ پاک کی دو آیتوں اور دس احادیث شریفہ پر اختصاراً ختم کرتا ہوں کہ فضائل کی روایات بہت کثرت سے ہیں ان کا احصاء بھی اس مختصر رسالہ میں دشوار ہے اور سعادت کی بات یہ ہے کہ اگر ایک بھی فضیلت نہ ہوتی



تب بھی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ و صحبہ اتباعہ بارک وسلم کے اُمت پر اس قدر احسانات ہیں کہ نہ ان کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ ان کی حق ادائیگی ہو سکتی ہے۔ اس بنا پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آدمی درودِ پاک میں رطب اللسان ہوتا وہ کم تھا۔ چہ جائیکہ اللہ جل شانہ نے اپنے لطف و کرم سے اس حق ادائیگی کے اوپر بھی سینکڑوں اجر و ثواب اور احسانات فرمادیئے۔

علامہ سخاوی نے اول مجملاً ان انعامات کی طرف اشارہ کیا ہے جو درود شریف پر مرتب ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں :

”باب ثانی درود شریف کے ثواب میں: اللہ جل شانہ کا بندہ پر درود بھیجنا اُس کے فرشتوں کا درود بھیجنا اور حضورِ اقدس ﷺ کا خود اس پر درود بھیجنا، اور دُعا پڑھنے والوں کی خطاؤں کا کفارہ ہونا، اور ان کے اعمال کو پاکیزہ بنا دینا اور ان کے درجات کا بلند ہونا اور گناہوں کا معاف ہونا، اور خود درود کا مغفرت طلب کرنا درود پڑھنے والے کے لئے، اور اُس کے نامہ اعمال میں ایک قیراط کی برابر ثواب کا لکھا جانا، اور قیراط بھی وہ جو اُحد پہاڑ کے برابر ہو۔ اور اُس کے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں تِلْکَا۔ اور جو شخص اپنی ساری دُعاؤں کو درود بنا دے اُس کے دُنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت (جیسا کہ قریب ہی ۹ پر حضرت اُبی بنیؓ کی حدیث میں گزر چکا)۔ اور خطاؤں کو مٹا دینا اور اُس کے ثواب کا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا، اور اس کی وجہ سے خطرات سے نجات پانا، اور نبی کریم ﷺ کا قیامت کے دن اُس کے لئے شاہد و گواہ بننا اور آپ کی شفاعت کا واجب ہونا اور اللہ کی رضا اور اُس کی رحمت کا نازل ہونا۔ اور اُس کی ناراضگی سے امن کا حاصل ہونا۔ اور قیامت کے



دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا اور اعمال کے ٹٹلنے کے وقت نیک اعمال کے پڑے کا بھٹکنا۔ اور حوض کوثر پر حاضری کا نصیب ہونا۔ اور قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہونا۔ اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب ہونا۔ اور پہلی صراط پر سہولت سے گزر جانا۔ اور مرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانہ جنت میں دیکھ لینا۔ اور جنت میں بہت ساری بیبیوں کا ملنا۔ اور اس کے ثواب کا بیٹن جہادوں سے زیادہ ہونا۔ اور نادار کیلئے صدقہ کے قائم مقام ہونا۔ اور درود شریف زکوٰۃ ہے اور طہارت ہے۔ اور اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ اور اس کی برکت سے تلوحا جتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہوتی ہیں۔ اور عبادت تو ہے ہی اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور مجالس کیلئے زینت ہے۔ اور فقر اور تنگی معیشت کو دور کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے اسبابِ خیر تلاش کئے جاتے ہیں اور یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور اقدس ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ اور اس کی برکت سے خود درود پڑھنے والا اور اُس کے بیٹے اور پوتے منتفع ہوتے ہیں اور وہ بھی منتفع ہوتا ہے کہ جس کو درود شریف کا ایصالِ ثواب کیا جائے اور اللہ اور اُس کے رسول کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوتا ہے اور وہ بے شک نور ہے اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہونے کا ذریعہ ہے، اور دلوں کو نفاق سے اور زنگ سے پاک کرتا ہے۔ اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کا ذریعہ ہے۔ اور اس کا پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔ درود شریف بہت بابرکت اعمال میں سے ہے اور افضل ترین اعمال میں سے ہے۔ اور دین و دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے۔ اور اس کے



علاوہ بہت سے ثواب جو سمجھدار کیلئے اس میں رغبت پیدا کرنے والے ہیں۔ ایسا سمجھدار جو اعمال کے ذخیروں کے جمع کرنے پر صریح ہو اور ذخائرِ اعمال کے ثمرات حاصل کرنا چاہتا ہو۔“

علامہ سخاویؒ نے باب کے شروع میں یہ اجمالی مضمون ذکر کرنے کے بعد پھر ان مضامین کی روایات کو تفصیل سے ذکر کیا، جن میں سے بعض فصلِ اول میں گزر چکی ہیں اور بعض فصلِ ثانی میں آرہی ہیں۔ اور ان روایات کو ذکر کر نیچے بعد لکھتے ہیں:

”ان احادیث میں اس عبادت کی شرافت پر بین دلیل ہے کہ اللہ جل شانہ کا درود، درود پڑھنے والے پر المضاعف (یعنی دہا گنا) ہوتا ہے اور اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، درجات بلند ہوتے ہیں۔ پس جتنا بھی ہو سکتا ہو سید السادات اور معدن السعادات پر درود کی کثرت کیا کر، اس لئے کہ وہ وسیلہ ہے مسرات کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہترین عطاؤں کا اور ذریعہ ہے مضرات سے حفاظت کا اور تیرے لئے ہر اُس درود کے بدلہ میں جو تو پڑھے دُلّ مُلُود ہیں جبار الارضین والسموات کی طرف اور درود ہے اسکے ملائکہ کرام کی طرف۔“ وغیرہ وغیرہ۔ ایک اور جگہ افلیشی کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ:

”کو نسا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہو سکتا ہے اور کو نسا عمل زیادہ نفع والا ہو سکتا ہے اُس ذاتِ اقدس پر درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جل شانہ درود بھیجتے ہیں اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اور اللہ جل شانہ نے اس کو دنیا و آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھانا نہیں۔ یہ اولیاء کرام کا صبح و شام کا مستقل معمول



رہا ہے پس جہاں تک ہو سکے درود شریف پر جبار ہاکر، اس سے اپنی گمراہی سے نکل آئیگا
اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہو جائیں گے، تیری اُمیدیں بر آئیں گی، تیرا قلب
منور ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کی رضا حاصل ہوگی، قیامت کے سخت ترین دہشتناک
دن میں امن نصیب ہوگا۔“





﴿دوسری فصل﴾

خاص خاص درود کے خاص خاص فضائل کے بیان میں

﴿۱﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أَهْدِيكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِ هَالِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَاتَ اللَّهُ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں کہ مجھ کو حضرت کعب کی ملاقات ہوئی، وہ فرمایا لگے کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے، میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر درود کن الفاظ سے پڑھا جائے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلادیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو (اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ) یعنی اے اللہ درود بھیج محمد (ﷺ) پر اور ان کی آل جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل (اولاد) پر، اے اللہ بیشک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں، اے اللہ بکرت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور ان کی آل



بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَّجِيدٌ .

(اولاد پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی آپ نے
حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی آل (اولاد) پر
بیشک آپ تودہ صفات اور بزرگ ہیں۔

رواہ البخاری وبسط السخاوی فی تخریجہ واختلاف الفاظہ وقال هكذا لفظ البخاری
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم في الموضعين ﴿

﴿ف﴾ ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات کے ہاں (رضی اللہ
تعالیٰ عنہم اجمعین) مہمانوں اور دوستوں کے لئے بجائے کھانے پینے کی چیزوں
کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیے حضور اقدس ﷺ کا ذکر شریف حضور کی افتاد
حضور کے حالات تھے۔ ان چیزوں کی قدر ان حضرات کے ہاں مادی چیزوں سے
کہیں زیادہ تھی جیسا کہ ان کے حالات اس کے شاہدِ عدل ہیں۔ اسی بنا پر حضرت
کنز نے اس کو ہدیہ سے تعبیر کیا۔ یہ حدیث شریف بہت مشہور حدیث ہے اور حدیث کی
سب کتابوں میں بہت کثرت سے ذکر کی گئی ہے اور بہت سے صحابہ کرامؓ سے مختصر
امو مفصل الفاظ میں نقل کی گئی ہے۔

علامہ سخاوی نے قول بدیع میں اس کے بہت طرق اور مختلف الفاظ نقل
کئے ہیں۔ وہ ایک حدیث میں حضرت حسنؓ سے مرسل نقل کرتے ہیں کہ جب
آیت شریفہ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ نازل ہوئی تو صحابہؓ نے
عرض کیا یا رسول اللہ! سلام تو ہم جانتے ہیں کہ وہ کس طرح ہوتا ہے آپ ہمیں
درود شریف پڑھنے کا کس طرح حکم فرماتے ہیں؟ تو حضورؐ نے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ الخ پڑھا کرو۔



دوسری حدیث میں ابو مسعود بدریؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم حضرت سعد بن عبادہؓ کی مجلس میں تھے کہ وہاں حضور اقدس ﷺ تشریف لائے۔ حضرت بشیرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ جل شانہ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے، پس ارشاد فرمائیے کہ کس طرح آپ پر درود پڑھا کریں؟ حضورؐ نے سکوت فرمایا، یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ وہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔ پھر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ۔ یہ روایت مسلم ابو داؤد وغیرہ میں ہے۔ اس کا مطلب کہ ”ہم اس کی تمنا کرنے لگے“ یہ ہے کہ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو غایت محبت اور غایت احترام کی وجہ سے جس بات کے جواب میں نبی کریم ﷺ کو تامل ہوتا یا سکوت فرماتے تو اُن کو یہ خوف ہوتا کہ یہ سوال کہیں منشاء مبارک کے خلاف تو نہیں ہو گیا، یا یہ کہ اس کا جواب نبی کریم ﷺ کو معلوم نہیں تھا جس کی وجہ سے حضور اقدس ﷺ کو تامل فرمانا پڑا۔ بعض روایات سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے طبری کی روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ حضورؐ پر وحی نازل ہوئی۔

مسند احمد و ابن حبان وغیرہ میں ایک اور روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک صحابی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضورؐ کے سامنے بیٹھ گئے، ہم لوگ مجلس میں حاضر تھے۔ ان صاحب نے سوال کیا یا رسول اللہ، سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا، جب ہم نماز پڑھا کریں تو اُس میں آپ پر درود کیسے پڑھا کریں؟



حضور ﷺ نے اتنا سکوت فرمایا کہ ہم لوگوں کی یہ خواہش ہونے لگی کہ یہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھا کر تو یہ درود پڑھا کرو **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ** الخ۔

ایک اور روایت میں عبدالرحمن بن بشیر سے نقل کیا ہے، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ جل شانہ نے ہمیں صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے، سلام تو ہمیں معلوم ہو گیا، آپ پر درود کیسے پڑھا کریں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا یوں پڑھا کرو **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ** الخ۔

مسند احمد، ترمذی و بیہقی وغیرہ کی روایات میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب آیت شریفہ **اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتْہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ** الایہ نازل ہوئی تو ایک صاحب نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ، سلام تو ہمیں معلوم ہے، آپ پر درود کیسے پڑھا کریں؟ تو حضور ﷺ نے ان کو درود تلقین فرمایا۔

اور بھی بہت سی روایات میں اس قسم کے مضمون ذکر کئے گئے ہیں اور درودوں کے الفاظ میں اختلاف بھی ہے، جو اختلاف روایات میں ہوا، ہی کرتا ہے، جسکی مختلف وجوہ ہوتی ہیں۔ اس جگہ ظاہر یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے مختلف صحابہ کو مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور سے واجب بن جائے نفس درود شریف کا وجوب علیحدہ چیز ہے جیسا کہ فصل رابع میں آ رہا ہے اور درود شریف کے کسی خاص لفظ کا وجوب علیحدہ چیز ہے کوئی خاص لفظ واجب نہیں۔ یہ درود شریف جو اس فصل کے شروع میں لکھا گیا ہے یہ بخاری شریف کی روایت ہے جو سب سے زیادہ صحیح ہے اور حنفیہ کے نزدیک نماز میں اسی کا پڑھنا اولیٰ ہے۔ جیسا کہ علامہ شامی نے لکھا ہے کہ



فضائلِ درود شریف

فہرست



حضرت امام محمدؐ سے سوال کیا گیا کہ حضورؐ پر درود کن الفاظ سے پڑھے تو انہوں نے یہی درود شریف ارشاد فرمایا جو فصل کے شروع میں لکھا گیا اور یہ درود موافق ہے اس کے جو صحیحین (بخاری و مسلم) وغیرہ میں ہے، علامہ شامی نے یہ عبارت شرح منیہ سے نقل کی ہے۔ شرح منیہ کی عبارت یہ ہے کہ یہ درود موافق ہے اس کے جو صحیحین میں کعب بن عجرہؓ سے نقل کیا گیا ہے (اتنی) اور کعب بن عجرہؓ کی یہی روایت ہے جو اوپر گزری۔

علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ حضرت کعبؓ وغیرہ کی حدیث سے ان الفاظ کی تعیین ہوتی ہے جو حضورؐ نے اپنے صحابہؓ کو آیت شریفہ کے امتثالِ امر میں سکھائے اور بھی بہت سے اکابر سے اس کا افضل ہونا نقل کیا گیا ہے۔ ایک جگہ علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے صحابہؓ کے اس سوال پر کہ ہم لوگوں کو اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے تو کونسا درود پڑھیں، حضورؐ نے یہ تعلیم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب فضل ہے۔ امام نووی نے اپنی کتاب روضہ میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب فضل درود پڑھوں گا تو اس درود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو جائے گی۔

حسن حصین کے حاشیہ پر حرز ثمین سے نقل کیا ہے کہ یہ درود شریف سب سے زیادہ صحیح ہے اور سب سے زیادہ افضل ہے۔ نماز میں اور بغیر نماز کے اسی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

یہاں ایک بات قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ زاد السعید کے بعض نسخوں میں



کاتب کی غلطی سے حرز ثمین کی یہ عبارت بجائے اس درود شریف کے ایک دوسرے درود کے نمبر پر لکھ دی گئی اس کا لحاظ ہے۔

اس کے بعد اس حدیث شریف میں چند فوائد قابلِ ذکر ہیں:

اول یہ کہ صحابہ کرام کا یہ عرض کرنا کہ سلام ہم جان چکے ہیں، اس سے مراد التحیات کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہ ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجر کے نزدیک یہی مطلب زیادہ ظاہر ہے۔ اور جن میں امام بیہقی سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے اور اس میں بھی متعدد علماء سے یہی مطلب نقل کیا گیا ہے۔

۲۔ ایک مشہور سوال کیا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے مثلاً یوں کہا جائے کہ فلاں شخص حاتم طائی جیسا سخی ہے تو سخاوت میں حاتم کا زیادہ سخی ہونا معلوم ہوتا ہے اس وجہ سے اس حدیث پاک میں حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے درود کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بھی اور جن میں کئی جواب دیئے گئے ہیں۔ اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں دس جواب دیئے ہیں۔ کوئی عالم ہو تو خود دیکھ لے، غیر عالم ہو تو کسی عالم سے دل چاہے تو دریافت کر لے۔ سب سے آسان جواب یہ ہے کہ قاعدہ اکثر یہ تو وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن بسا اوقات بعض مصالح سے اس کا الٹا ہوتا ہے جیسے قرآن پاک کے درمیان میں اللہ جل شانہ کے نور کے متعلق ارشاد ہے مَثَلُ نُورٍ کَمِ شَوْکَۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ۔ (الایۃ ترجمہ: "اس کے نور کی مثال اُس طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو") اخیر آیت تک۔ حالانکہ



اللہ جل شانہ کے نور کو پیرا غوں کے نور کے ساتھ کیا مناسبت۔
۳۔ یہ بھی مشہور اشکال ہے کہ سارے انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے درود کو کیوں ذکر کیا۔ اس کے بھی اوجز میں کئی جواب دیئے گئے ہیں۔

حضرت اقدس تھانوی نور اللہ مرقدہ نے بھی زاد السعید میں کئی جواب ارشاد فرمائے ہیں۔ بندے کے نزدیک تو زیادہ پسندیدہ جواب ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل شانہ نے اپنا خلیل قرار دیا چنانچہ ارشاد ہے **وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا**۔ لہذا جو درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوگا وہ محبت کی لائن کا ہوگا، اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب اُونچی ہوتی ہیں۔ لہذا جو درود محبت کی لائن کا ہوگا وہ یقیناً سب سے زیادہ لذیذ اور اُونچا ہوگا۔ چنانچہ ہمارے حضور اقدس ﷺ کو اللہ جل شانہ نے اپنا حبیب قرار دیا اور حبیب اللہ بنایا اور اسی لئے دونوں کا درود ایک دوسرے کے مشابہ ہوا۔

مشکوٰۃ میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے قصہ نقل کیا گیا ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت انبیاء کرامؓ کا تذکرہ کر رہی تھی کہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل بنایا اور حضرت موسیٰؑ سے کلام کی، اور حضرت عیسیٰؑ کا کلمہ اور وح ہیں، اور حضرت آدمؑ کو اللہ نے اپنا صفی قرار دیا۔ اتنے میں حضور تشریف لا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا میں نے تمہاری گفتگو سنی، بیشک ابراہیمؑ خلیل اللہ ہیں اور موسیٰؑ نبی اللہ ہیں (یعنی کلیم اللہ) اور ایسے ہی عیسیٰؑ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور



آدمؑ کے صفی ہیں لیکن بات یوں ہے، غور سے سنو کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور قیامت کے دن محمدؐ کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور اس جھنڈے کے نیچے آدمؑ اور سارے انبیاءؑ ہوں گے، اور اس پر فخر نہیں کرتا۔ اور قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کرنی والا ہوں گا اور سب سے پہلے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی وہ میں ہوں گا، اور اس پر بھی میں کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے جنت میں میں اور میری امت کے فقرا داخل ہوں گے اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہوں اولین اور آخرین میں اور کوئی فخر نہیں کرتا۔

اور بھی متعدد روایات سے حضورؐ کا حبیب اللہ ہونا معلوم ہوتا ہے، محبت اور خلت میں جو مناسبت ہے وہ ظاہر ہے اسی لئے ایک کے درود کو دوسرے کے درود کے ساتھ تشبیہ دی۔ اور چونکہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام حضور اقدس ﷺ کے آبا میں ہیں اس لئے بھی من اشبه اباء فما ظلم آباء و اجداد کے ساتھ مشابہت ممدوح ہے۔ مشکوٰۃ کے حاشیہ پر بیعت سے اس میں ایک نکتہ بھی لکھا ہے وہ یہ کہ حبیب اللہ کا لقب سب سے اونچا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

”حبیب اللہ کا لفظ جامع ہے خلت کو بھی اور کلیم اللہ ہونے کو بھی اور صفی اللہ ہونے کو بھی بلکہ ان سے زائد چیزوں کو بھی جو دیگر انبیاء کے لئے ثابت نہیں۔ اور وہ اللہ کا محبوب ہونا ہے ایک خاص صفت



کے ساتھ جو حضور اقدس ﷺ ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔“

﴿۲﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُكْتَلَ بِالْمَكِّيَّاتِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَأَزْوَاجِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَذُرِّيَّتِهِمْ وَأَهْلِ بَيْتِهِمْ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب درود پڑھا کرے یہاں گھرنے پر تو اُس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ کو درود پڑھا کرے (اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَلَى خَيْرِ نَبِيٍّ) ترجمہ: اے اللہ صبحِ محمد ﷺ پر جو نبی اُمی ہیں، اور آپ کی بیویوں پر جو سب مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی آلِ اولاد پر اور آپ کے گھرنے پر جیسا کہ درود بھیجا آپ نے ابراہیمؑ پر، بیشک آپ ہی سزاوارِ حمد ہیں بزرگ ہیں۔

﴿رواہ ابو داؤد و ذکرہ السخاوی بطرق عدیدہ﴾

﴿ف﴾ نبی اُمی حضور اقدس ﷺ کا خاص لقب ہے، اور یہ لقب آپ کا تورات، انجیل اور تمام کتابوں میں جو آسمان سے اُتریں ذکر کیا گیا ہے (کنزانی المظاہر)۔

آپ کو نبی اُمی کیوں کہا جاتا ہے اس میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں جن کو شروحِ حدیثِ مرقات وغیرہ میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے مشہور قول یہ ہے کہ اُمی اُن پڑھ کو کہتے ہیں کہ جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو۔ اور یہ چونکہ اہم ترین معجزہ



ہے کہ جو شخص لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو وہ ایسا فصیح و بلیغ قرآن پاک لوگوں کو پڑھائے۔ غالباً اسی معجزہ کی وجہ سے کتب سابقہ میں اس لقب کو ذکر کیا گیا ہے یتیم کے نام کردہ قرآن درست کتب خانہ چند ملت پشت جوتیم کہ اُس نے پڑھنا بھی نہ سیکھا ہو اُس نے کتنے ہی مذہبوں

کے کتب خانے دھو دیئے یعنی منسوخ کر دیئے ﴿

۵ نگارِ من کہ مکتب نہ رفت و خط نہ نوشت

بغیر مسئلہ آموز صد مدرس شد

﴿ میرا محبوب جو کبھی مکتب میں بھی نہیں گیا، لکھنا بھی نہیں سیکھا

وہ اپنے اشاروں سے سینکڑوں مدرسوں کا معلم بن گیا ﴿

حضرت اقدس شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حرزِ ثمینؒ

پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھنے کا حکم کیا تھا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالْاَبِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ میں خواب میں اس درود شریف کو حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پڑھا تو حضور نے اس کو پسند فرمایا۔

اس کا مطلب کہ بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے یہ ہے کہ عرب میں کچھ ورنے وغیرہ پیمانوں میں ناپ کر بیچا جاتا تھا جیسا کہ ہمارے شہروں میں یہ چیزیں وزن سے بکتی ہیں تو بہت بڑے پیمانہ کا مطلب گویا بہت بڑی ترازو ہوا، اور گویا حدیث پاک کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اُس کے درود کا ثواب بہت بڑی ترازو میں تولد جائے، اور ظاہر ہے کہ بہت بڑی ترازو



میں وہی چیز تولی جائے گی جس کی مقدار بہت زیادہ ہوگی، تھوڑی مقدار بڑی ترازو میں تولی بھی نہیں جاسکتی۔ جن ترازوؤں میں حمام کے لکڑ تو لے جاتے ہوں ان میں تھوڑی چیز وزن میں بھی نہیں آسکتی پاسنگ میں رہ جائیگی۔ ملا علی قاریؒ نے اور اس سے قبل علامہ سخاویؒ نے یہ لکھا ہے کہ جو چیزیں تھوڑی مقدار میں ہوا کرتی ہیں وہ ترازو میں ٹلا کرتی ہیں اور جو بڑی مقدار میں ہوا کرتی ہیں وہ عام طور سے پیمانوں ہی میں ناپی جاتی ہیں، ترازوؤں میں اُن کا آنا مشکل ہوتا ہے۔

علامہ سخاویؒ نے حضرت ابو مسعودؓ سے بھی حضورؐ کا یہی ارشاد نقل کیا ہے اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کی حدیث سے بھی یہی نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اُس کا درود بہت بڑے پیمانہ سے ناپا جائے جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو یوں پڑھا کرے :

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ
اَزْوَاجِهِ اَمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اور حسن بصریؒ سے یہ نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ حضور اقدس ﷺ کی حوض سے بھر پور پیالہ پیوے وہ یہ درود پڑھا کرے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَوْلَادِهِ وَ
اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَنْصَارِهِ
وَاَشْيَاعِهِ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ



يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اس حدیث کو قاضی عیاض نے بھی شفا میں نقل کیا ہے ۷

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اٰمَنَّا اِنَّكَ

حضرت ابوالدرداء حضور اقدس ﷺ

کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے

دن کثرت کے درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ ایسا

مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے

ہیں۔ اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے

تو وہ درود اُس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا

جاتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ حضور ﷺ

نے ارشاد فرمایا ہاں انتقال کے بعد بھی۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام

کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے

پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہی رزق پیا جاتا ہے۔

﴿۳﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُوا

مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى يَوْمِ

الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَّشَاهِدٌ

تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنْ

أَحَدًا لَّنْ يُصَلِّيَ عَلَى إِلَّا

عُضِرَتْ عَلَى صَلَاتِهِ حَتَّى

يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ

وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ إِنَّ

اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ

تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ

عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

رواہ ابن ماجہ باسناد جید کذا فی الترغیب زاد السخاوی فی اخرا الحدیث فتبی اللہ علیہ

یُرَزَّقُ و بسط فی تخریجہ و اخرج معناه عن عدة من الصحابة وقال القاری وله طرق

کثیرة بالفاظ مختلفة ﴿

﴿ف﴾ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے انبیاء کے اجساد



کو زمین پر حرام کر دیا پس کوئی فرق نہیں ہے ان کیلئے دونوں حالتوں میں یعنی زندگی اور موت میں۔ اور اس حدیث پاک میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ درود روح مبارک اور بدن مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے۔ اور حضور کا یہ ارشاد کہ اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے سے مراد حضور اقدس ﷺ کی پاک ذات ہو سکتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے ہر نبی مراد ہے، اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور اسی طرح حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دیکھا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے۔ اور یہ حدیث کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے۔ اور رزق سے مراد رزق معنوی بھی ہو سکتا ہے اور اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ رزق حسی مراد ہو، اور وہی ظاہر ہے اور متبادر۔ اھ

علامہ سخاویؒ نے یہ حدیث بہت سے طرق سے نقل کی ہے حضرت اوسؓ کے واسطے سے حضور کا ارشاد نقل کیا ہے تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن میں حضرت آدمؑ کی پیدائش ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی۔ اسی دن میں نوحؑ (پہلا صورت) اور اسی میں صغہ (دوسرا صورت) ہوگا۔ پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو (قبر میں) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء



علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔

حضرت ابو امامہؓ کی حدیث سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہوگا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ یہ مضمون کہ کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضورؐ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا فصلِ اول کے ۵ میں گزر چکا ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاریؓ کی حدیث سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دُعا را اور استغفار کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت ابن عمرؓ حضرت حسن بصریؓ حضرت خالد بن معدان وغیرہ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

سلیمان بن سحیم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے؟



حضور ﷺ نے فرمایا ہاں اور میں اُن کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے جب حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبرِ اطہر کی طرف بڑھ کر حضورِ اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضہِ اطہر سے وعلیک السلام کی آواز سنی۔

بلوغ المسرات میں حافظ ابن قیم سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور حضورِ اقدس ﷺ کی ذاتِ اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے اس لئے اس دن کو حضورِ اقدس ﷺ پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں۔ اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں اسی دن تشریف لائے تھے۔

علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت حضرت ابوہریرہ، حضرت انس، اوس بن اوس، ابو اُمامہ، ابو الدردار، ابو مسعود حضرت عمر، ان کے صاحبزادے عبد اللہ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے جن کی روایات علامہ سخاوی نے نقل کی ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ خَلْقِكَ	عَلَىٰ خَلْقِكَ يَا خَلْقُكَ
﴿۲﴾ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ	ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورِ اقدس
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ	ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ محمد پر
الصَّلَاةُ عَلَىٰ نَوْرِ عَلَى	درود پڑھنا پل صراط پر گزرنے کے
الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلَّى عَلَىٰ	وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے



یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِينَ مَرَّةً دن اُسی دفعہ مجھ پر درود بھیجے اُسکے
غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ ثَمَانِينَ اسی سال کے گناہ معاف
عاماً۔ کر دیئے جائیں گے۔

﴿ذکرۃ السخاوی من عدایہ روایات ضعیفۃ بالفاظ مختلفۃ﴾

﴿ف﴾ علامہ سخاوی نے قولِ بدیع میں اس حدیث کو متعدد روایات سے جن پر ضعف کا حکم بھی لگایا ہے نقل کیا ہے۔ اور صاحبِ اتحاف نے بھی شرح احیاء میں اس حدیث کو مختلف طرق سے نقل کیا ہے۔ اور محدثین کا قاعدہ ہے کہ ضعیف روایت بالخصوص جبکہ وہ متعدد طرق سے نقل کی جائے فضائل میں مقبہر ہوتی ہے۔ غالباً اسی وجہ سے جامع الصغیر میں ابوہریرہؓ کی اس حدیث پر حسن کی علامت لگائی ہے۔ ملا علی قاریؒ نے شرح شفا میں جامع الصغیر کے حوالہ سے بروایت طبرانی و دارقطنی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے بھی نقل کی جاتی ہے۔ اور حضرت ابوہریرہؓ کی ایک حدیث میں نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اُسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِیِّہِ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ

اُس کے اُسی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اُسی سال کی عبادت کا ثواب اُس کے لئے لکھا جائے گا۔



دارقطنی کی ایک روایت میں حضورؐ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اتنی مرتبہ درود شریف پڑھے اُس کے اسی سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ درود کس طرح پڑھا جائے؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

” اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ “

اور یہ پڑھکر ایک انگلی بند کر لے۔ انگلی بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کیا جائے۔

نبی کریم ﷺ سے انگلیوں پر گننے کی ترغیب وارد ہوئی ہے اور ارشاد ہوا کہ انگلیوں پر گنا کرو، اس لئے کہ قیامت میں ان کو گویائی دی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا۔ جیسا کہ فضائل ذکر کی فصل دوم کی حدیث ۱۸ میں مضمون تفصیل سے ذکر کیا جا چکا۔

ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے سینکڑوں گناہ کرتے ہیں، جب قیامت کے دن پیشی کے وقت میں ہاتھ اور انگلیاں وہ ہزاروں گناہ گنوائیں جو ان کی زندگی میں کئے گئے ہیں تو ان کے ساتھ کچھ نیکیاں بھی گنوائیں جو ان سے کی گئی ہیں، یا ان سے گنی گئی ہیں۔ دارقطنی کی اس روایت کو حافظ عراقی نے حسن بتلایا ہے۔

حضرت علیؑ سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سو مرتبہ درود پڑھے اُس کے ساتھ قیامت کے دن ایک ایسی روشنی آئے گی کہ اگر اس روشنی کو ساری مخلوق تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔



حضرت سہل بن عبد اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ النَّبِيِّ الْاُمَمِيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ“

اُسی دفعہ پڑھے اُس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں۔

علامہ سخاویؒ نے ایک دوسری جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اُس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

حضرت تھانویؒ نور اللہ مرقدہ نے زاد السعید میں بحوالہ درمختار اصہبانی سے بھی حضرت انسؓ کی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے۔ علامہ شامی نے اس میں طویل بحث کی ہے کہ درود شریف میں بھی مقبول اور غیر مقبول ہوتے ہیں یا نہیں شیخ ابوسلیمان دارانیؒ سے نقل کیا ہے کہ ساری عبادتوں میں مقبول اور مردود ہونے کا احتمال ہے لیکن حضور اقدس ﷺ پر تو درود شریف قبول ہی ہوتا ہے۔ اور بھی بعض صوفیہ سے یہی نقل کیا ہے۔

عَلَىٰ تَجَنُّبِنَا خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حضرت رویفؒ حضور اقدس

ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو

شخص اس طرح کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ

الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی اٰمَنَّا اَبَدًا

﴿٥﴾ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ

الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ



عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَجَبَتْ اُس کے لئے میری شفاعت
لے شَفَاعَتِي۔ واجب ہو جاتی ہے۔

﴿رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر والاصطد بعض اسانیدہ حسن کذا فی الترغیب﴾

﴿ف﴾ درود شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے:

”اے اللہ آپ محمد (ﷺ) پر درود بھیجئے اور اُن کو قیامت کے دن

ایسے مبارک ٹھکانے پر پہنچائیے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو۔“

علماء کے ’مقعد مقرب‘ یعنی مقرب ٹھکانے میں مختلف اقوال ہیں۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ محتمل ہے کہ اس سے وسیلہ مراد ہو یا مقام محمود، یا آپ کا عرش پر تشریف رکھنا یا آپ کا وہ مقام عالی جو سب کے اعلیٰ وارفع ہے۔ حرمین میں لکھا ہے کہ مقعد کو مقرب کے ساتھ اس لئے موصوف کیا ہے کہ جو شخص اس میں ہوتا ہے وہ مقرب ہوتا ہے۔ اس وجہ سے گویا اس مکان ہی کو مقرب قرار دیا اور اس کے مصداق میں علاوہ ان اقوال کے جو سخاوی سے گزرے ہیں کرسی پر تشریف فرما ہونے کا اضافہ کیا ہے۔

ملا علی قاری کہتے ہیں کہ مقعد مقرب سے مراد مقام محمود ہے اس لئے کہ روایت میں ’یوم القیمة‘ کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ اور بعض روایات میں ’المقرب عندک فی الجنة‘ کا لفظ آیا ہے، یعنی وہ ٹھکانا جو جنت میں مقرب ہو۔ اس بنا پر اس سے مراد وسیلہ ہو گا جو جنت کے درجات میں سب کے اعلیٰ درجہ ہے۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے لئے دو مقام علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ایک مقام تو وہ ہے جب کہ حضور اقدس ﷺ شفاعت کے میدان



میں عرشِ معلیٰ کے دائیں جانب ہوں گے جس پر اولین و آخرین سب کو رشک ہوگا۔ اور دوسرے آپ کا مقام جنت میں جس کے اوپر کوئی درجہ نہیں۔

بخاری شریف کی ایک بہت طویل حدیث میں جس میں نبی کریم ﷺ کا

بہت طویل خواب جس میں حضور اقدس ﷺ نے دوزخ جنت وغیرہ اور زنا کار سود خوار وغیرہ لوگوں کے ٹھکانے دیکھے اس کے اخیر میں ہے کہ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے ایک گھر میں لے گئے جس سے زیادہ حسین اور بہتر مکان میں نے نہیں دیکھا تھا۔ اُس میں بہت سے بوڑھے اور جوان عورتیں اور بچے تھے، اس کے بعد وہاں سے نکال کر مجھے وہ ایک درخت پر لے گئے، وہاں ایک مکان پہلے سے بھی بڑھیا تھا۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ پہلا مکان عام مسلمانوں کا ہے اور یہ شہدار کا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا ذرا اوپر سر اٹھائیے تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک ابرسا نظر آیا۔ میں نے کہا میں اس کو بھی دیکھ لوں، ان دونوں فرشتوں نے کہا ابھی آپ کی عمر باقی ہے جب پوری ہو جائے گی جب آپ اس میں تشریف لے جائیں گے۔

درود شریف کی مختلف احادیث میں مختلف الفاظ پر شفاعت واجب

ہونے کا وعدہ پہلے بھی گزر چکا آئندہ بھی آرہا ہے۔ کسی قیدی یا مجرم کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ حاکم کے یہاں فلاں شخص کا اثر ہے اور اس کی سفارش حاکم کے یہاں بڑی وسیع ہوتی ہے تو اس سفارشی کی خوشامد میں کتنی دُور دھوپ کی جاتی ہے۔ ہم میں سے کونسا ایسا ہے جو بڑے سے بڑے گناہ کا مجرم نہیں۔ اور حضور اقدس ﷺ جیسا سفارشی جو اللہ کا جیب ہمارے رسولوں اور تمام مخلوق کا سردار وہ کیسی



آسان چیز پر اپنی سفارش کا وعدہ اور وعدہ بھی ایسا مٹو کہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر اس کی سفارش واجب ہے۔ پھر بھی اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو کس قدر خسارہ کی بات ہے۔ لغویات میں اوقات ضائع کرتے ہیں فضول باتوں بلکہ غیبت وغیرہ گناہوں میں قیمتی اوقات کو برباد کرتے ہیں ان اوقات کو درود شریف میں اگر خرچ کیا جائے تو کتنے فوائد حاصل ہوں گے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اٰمَالِنَا	عَلَى خَيْرِ بَنِي اِبْرَاهِيْمَ كَلِّهْمْ
﴿٦﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ	حضرت ابن عباس رضو (علیہ السلام) کا ارشاد
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ	نقل کرتے ہیں جو شخص یہ ناکرے جزی اللہ
قَالَ جَزَى اللّٰهُ عَنْهُ	عَنْهُ مُحَمَّدٌ اَمَّا هُوَ اَهْلُهُ (ترجمہ) اللہ
مُحَمَّدًا اَمَّا هُوَ اَهْلُهُ	جہل شاہ، جزائے محمد (ﷺ) کو ہم لوگوں
اَتَعَبَ سَبْعِيْنَ كَاتِبًا	کی طرف جس سے کہ وہ ستمی ہیں اس کا ثواب
اَلْفَ صَبَاحٍ	تیرے فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں لایا

﴿رواہ الطبرانی فی الکبیر والاولیٰ وسط کذا فی الترغیب بسط السخاوی فی تخریجہ لفظہ﴾

اتعب سبعین ملکا الف صباح ﴿

﴿ف﴾ نزہۃ المجالس میں بروایت طبرانی حضرت جابر کی حدیث سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح و شام یہ درود پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَجْرِ مُحَمَّدًا ﷺ مَا هُوَ اَهْلُهُ۔ وہ اس کا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے رکھے گا۔ مشقت میں ڈالے گا کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دن



تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ بعض علمائے نے ”جس بدلے کے وہ مستحق ہیں“ کی جگہ ”جو بدلہ اللہ کی شان کے مناسب ہے“ لکھا ہے۔ یعنی جتنا بدلہ عطا کرنا تیری شایانِ شان ہو وہ عطا فرما اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب بالخصوص اپنے محبوب کے لئے ظاہر ہے کہ بے انتہا ہوگا۔

حضرت حسن بصریؒ سے ایک طویل درود شریف کے ذیل میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ اپنے درود شریف میں یہ الفاظ بھی پڑھا کرتے تھے:

”وَاجْزِہَا عَنَّا خَيْرَ مَا جَزَيْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ (اے اللہ

حضورؐ کو ہماری طرف سے اس سے زیادہ بہتر بدلہ عطا فرمائیے جتنا

کسی نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے آپ نے عطا فرمایا)

ایک اور حدیث میں نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص یہ الفاظ پڑھے ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَ لِحَقًّا اَدَاءً وَّ اَعْطِہُ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَهُ وَ اجْزِہَا عَنَّا مَا هُوَ اَھْلُہٗ وَ اجْزِہَا عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہِ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس درود کو پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

ایک علامہ جو ابن المشرکہ کے نام سے مشہور ہیں یوں کہتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ جلّ شانہ کی ایسی حمد کرے جو اس سے زیادہ افضل ہو جو اب تک اُس کی مخلوق میں سے کسی نے کی ہو اولین و آخرین اور ملائکہ



مقررین آسمان والوں اور زمین والوں سے بھی افضل ہو، اور اسی طرح یہ چاہئے کہ حضور اقدس ﷺ پر ایسا درود شریف پڑھے جو اس سبب افضل ہو جتنے درود کسی نے پڑھے ہیں، اور اسی طرح یہ بھی چاہتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ شأ سے کوئی ایسی چیز مانگے جو اس سبب سے افضل ہو جو کسی نے مانگی ہو تو وہ یہ پڑھا کرے :

”اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهُ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهُ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهُ فَانْتَ اَنْتَ اَهْلُ الثَّقَوٰی وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ۔“ جس کا ترجمہ یہ ہے ”اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے پس تو محمد ﷺ پر درود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایان شان ہو۔ بیشک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت کرنے والا ہے۔“

ابو الفضل قومانی کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا، میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو حضور ﷺ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا جب تو ہمدان جاکر تو ابو الفضل بن زریک کو میری طرف سے سلام کہہ دینا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا بات! تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ سوم تہ یا اس سے بھی زیادہ یہ درود پڑھا کرتا ہے ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا



مَا هُوَ أَهْلٌ۔ ابو الفضل کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو حضور اقدس ﷺ کے خواب میں بتانے سے پہلے نہیں جانتا تھا۔ ابو الفضل کہتے ہیں کہ میں نے اُس کو کچھ غلہ دینا چاہا تو اُس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں حضور اقدس ﷺ کے پیام کو بچتا نہیں (یعنی اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا)۔ ابو الفضل کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا۔ (بدیع)

اس نوح کا ایک دوسرا قصہ حکایات میں ۳۹ پر آرہا ہے

عَلَىٰ خَبِيبٍ نَحْيُزِلْنَا لَوْ كَلَّمْنَا

يَا أَيُّهَا صَلَوَاتُكَ وَسَلَامُكَ يَا أَمَّا الْبَلَاءُ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضور اقدس ﷺ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کا ارشاد نقل کرتے ہیں جب تم اذان سنا

عَمْرٍو بِنِ الْعَاصِ أَنْ

کر دو توجو الفاظ مؤذن کہے وہی تم کہا

سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا

کرو، اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو

سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا

اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود

مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا

بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اُس پر دس دفعہ

عَلَىٰ فَإِنَّ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ

درود بھیجتے ہیں۔ پھر اللہ جل شانہ سے میرے

صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

لئے وسیلہ کی دعا کر دے۔ وسیلہ جنت

ثُمَّ سَلُّوا اللَّهَ إِلَى الْوَسِيلَةِ

کا ایک درجہ جو صرف ایک ہی شخص کو

فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ

ملے گا، اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص

لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ

میں ہی ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے

عِبَادِ اللَّهِ وَارْحَمَانٍ أَكُونُ



أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِحَ
الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ
اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اُس پر
میری شفاعت اُتر پڑے گی۔

﴿رواہ مسلم و ابوداؤد و الترمذی کذا فی الترغیب﴾

﴿ف﴾ ”اُتر پڑیگی“ کا مطلب یہ ہے کہ محقق ہو جائے گی۔ اس
لئے کہ بعض روایات میں اس کی جگہ یہ ارشاد ہے کہ اس کے لئے میری شفاعت
واجب ہو جائے گی۔

بخاری شریف کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ جو شخص اذان سُنے اور
یہ دعا پڑھے ”اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ
اٰتِ مُحَمَّدًا بِالْوَسِيْلَةِ وَالْفَضِيْلَةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي
وَعَدْتَنِي“ اُس کے لئے میری شفاعت اُتر جاتی ہے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
اذان سُننے تو خود بھی یہ دعا پڑھتے ”اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ
وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰتِ سُوْلَةَ يَوْمِ الْقِيَمَةِ
اور حضور اُتنی آواز سے پڑھا کرتے تھے کہ پاس والے اس کو سُننے تھے۔

اور بھی متعدد احادیث سے علامہ سخاوی نے یہ مضمون نقل کیا ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جب تم مجھ پر درود
پڑھا کرو تو میرے لئے وسیلہ بھی مانگا کرو۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ وسیلہ
کیا چیز ہے؟ حضور نے فرمایا کہ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک شخص
کو ملیگا اور مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا۔



علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ وسیلہ کے اصل معنی لغت میں تو وہ چیز ہے کہ جس کی وجہ سے کسی بادشاہ یا کسی بڑے آدمی کی بارگاہ میں تقرب حاصل کیا جائے، لیکن اس جگہ ایک عالی درجہ مراد ہے، جیسا کہ خود حدیث میں وارد ہے کہ وہ جنت کا ایک درجہ ہے۔ اور قرآن پاک کی آیت **وَابْتَغُوا إِلَيَّ الْوَسِيلَةَ** میں ائمہ تفسیر کے دُوقول ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس سے وہی تقرب مراد ہے جو اوپر گزرا۔ حضرت ابن عباسؓ مجاہد عطار وغیرہ سے یہی قول نقل کیا گیا ہے۔ قتادہؒ کہتے ہیں اللہ کی طرف..... تقرب حاصل کرو اس چیز کے ساتھ جو اس کو راضی کر دے۔

واحدی، بغوی، زمخشری سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ وسیلہ ہر وہ چیز ہے جس سے تقرب حاصل کیا جاتا ہو۔ قرابت ہو یا کوئی عمل اور اس قول میں نبی کریم ﷺ کے ذریعہ سے توسل حاصل کرنا بھی داخل ہے۔ اھ علامہ جریریؒ نے حصین میں آدابِ دعا میں لکھا ہے:

”وَأَنْ يَتَوَسَّلَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِأَنْبِيَائِهِ (خ و ص)
وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِهِ (خ)“ یعنی توسل حاصل کئے اللہ جل شانہ کی طرف اُس کے انبیاء کے ساتھ جیسا کہ بخاری، مسند بزار اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ اور ”اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ جیسا کہ بخاری سے معلوم ہوتا ہے۔“

علامہ سخاویؒ کہتے ہیں اور دوسرا قول آیت شریفہ میں یہ ہے کہ اس سے مراد محبت ہے۔ یعنی اللہ کے محبوب بنو، جیسا کہ ماوردی وغیرہ نے



ابوزید سے نقل کیا ہے۔ اور حدیثِ پاک میں فضیلت سے مراد وہ مرتبہ عالیہ ہے جو ساری مخلوق سے اونچا ہو اور احتمال ہے کوئی اور مرتبہ مراد ہو یا وسیلہ کی تفسیر ہو۔ اور مقامِ محمود وہی ہے جس کو اللہ جل شانہ نے اپنے کلامِ پاک میں سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا:

عَلَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا (ترجمہ) امید

ہے کہ پہنچائیں گے آپ کو آپ کے رب مقامِ محمود میں۔

مقامِ محمود کی تفسیر میں علماء کے چند اقوال ہیں، یہ کہ وہ حضورِ اقدس ﷺ کا اپنی اُمت کے اوپر گواہی دینا ہے اور کہا گیا ہے کہ حمد کا جھنڈا جو قیامت کے دن آپ کو دیا جائے گا مراد ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اللہ جل شانہ نے آپ کو قیامت کے دن عرش پر اور بعض نے کہا کرسی پر بٹھانے کو کہا ہے۔ ابن جوزی نے ان دونوں قولوں کو بڑی جماعت سے نقل کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس سے مراد شفاعت ہے اس لئے کہ وہ ایسا مقام ہے کہ اس میں اولین و آخرین سب ہی آپ کی تعریف کریں گے۔

علامہ سخاویؒ اپنے استاد حافظ ابن حجرؒ کے اتباع میں کہتے ہیں:

”ان اقوال میں کوئی منافات نہیں اس واسطے کہ احتمال ہے کہ

عرش و کرسی پر بٹھانا شفاعت کی اجازت کی علامت ہو اور جب حضور ﷺ

وہاں تشریف فرما ہو جائیں تو اللہ جل شانہ اُن کو حمد کا جھنڈا عطا

فرمائے اور اس کے بعد حضورِ اقدس ﷺ اپنی اُمت پر گواہی دیں۔“

ابن جہان کی ایک حدیث میں حضرت کعب بن مالکؓ سے حضور کا ارشاد



نقل کیا گیا ہے کہ اللہ جلّ شانہ قیامت کے دن لوگوں کو اٹھائیں گے۔ پھر مجھے ایک سبز جوڑا پہنائیں گے، پھر میں وہ کہوں گا جو اللہ چاہیں۔ پس یہی مقام محمود ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ”پھر میں کہوں گا“ سے مراد وہ حمد و ثناء ہے جو حضور اقدس ﷺ شفاعت سے پہلے کہیں گے اور مقام محمود ان سب چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے جو اس وقت میں پیش آئیں گی۔ انتہی

حضور ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب کہ ”میں وہ کہوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے“ حدیث کی کتابوں بخاری مسلم شریف وغیرہ میں شفاعت کی طویل حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤنگا۔ اللہ جلّ شانہ مجھے سجدہ میں جب تک چاہیں گے پڑا رہنے دیں گے۔ اس کے بعد اللہ جلّ شانہ کا ارشاد ہو گا محمد سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، سفارش کرو قبول کی جائے گی، مانگو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اس پر میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا، پھر اپنے رب کی وہ حمد و ثناء کروں گا جو اس وقت میرا رب مجھے الہام کریگا، پھر میں اُمت کیلئے سفارش کروں گا۔ بہت لمبی حدیث سفارش کی ہے جو مشکوٰۃ میں بھی مذکور ہے۔

ہاں ہاں اجازت ہے تجھے * * * آج عزّت ہے تجھے

زیباً شفاعت ہے تجھے * * * بے شک یہ ہے حصّہ ترا

یہاں ایک بات قابلِ لحاظ ہے کہ اوپر کی دعائیں اَلْوَسِيْلَةُ وَ



الفَضِيلَةُ کے بعد وَالذَّرَجَةُ الرَّفِيعَةُ کا لفظ بھی مشہور ہے۔ محدثین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اس حدیث میں ثابت نہیں۔ البتہ بعض روایات میں جیسا کہ حصن حصین میں بھی ہے اس کے اخیر میں إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ کا اضافہ ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ اَمَّا اَبَا	عَلَىٰ خَبِيْبٍ نَّبِيٍّ اَخْبَرَنَا اَبُو كَلْبَةَ
﴿۸﴾ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ اَوْ اَبِي	حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب
اَسِيْدُ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ	تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل
رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ	ہوا کرے تو نبی (کریم) ﷺ پر سلام
اَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ	بھیجا کرے پھر یوں کہا کرے "اَللّٰهُمَّ
فَلْيُسَلِّمْ عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى	اَفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" اے اللہ
اللهُ عَلَيَّ وَسَلِّمْ ثُمَّ لِيَقُلْ	میرے لئے اپنا رحمت کے دروازے
اَللّٰهُمَّ اَفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ	کھول دے۔ اور جب مسجد سے
رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ مِنْ	بہکا کرے تب بھی نبی (کریم) ﷺ پر
الْمَسْجِدِ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيَّ	سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	اَللّٰهُمَّ اَفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ
ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَفْتَحْ لِيْ	اے اللہ میرے لئے اپنے فضل (یعنی رزق)
اَبْوَابَ فَضْلِكَ.	کے دروازے کھول دے۔

﴿اخرجه ابو عوانة في صحيحه و ابو داود والنسائي وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهم اكداف الباق﴾

﴿ف﴾ مسجد میں جانے کے وقت رحمت کے دروازے کھلنے کی



وجہ یہ ہے کہ جو مسجد میں جاتا ہے وہ اللہ کی عبادت میں مشغول ہونے کے لئے جاتا ہے، وہ اللہ کی رحمت کا زیادہ محتاج ہے کہ وہ اپنی رحمت سے عبادت کی توفیق عطا فرمائے، پھر اس کو قبول فرمائے۔
مظاہر حق میں لکھا ہے:

” دروازے رحمت کے کھول بسبب برکت اس مکان شریف کے یا بسبب توفیق دینے نماز کی اس میں، یا بسبب کھولنے حقائق نماز کے اور مراد فضل سے رزقِ حلال ہے کہ بعد نکلنے کے نماز سے اس کی طلب کو جاتا ہے۔“ (۱۵)

اس میں قرآنِ پاک کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورہ جمعہ میں وارد ہے فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ۔

علامہ سخاویؒ نے حضرت علیؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوا کرو تو حضورؐ پر درود بھیجا کرو۔ اور حضورِ اقدس ﷺ کی صاحبِ زادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود و سلام بھیجتے محمدؐ پر (یعنی خود اپنے اوپر) اور پھر یوں فرماتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی اپنے اوپر درود و سلام بھیجتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

حضرت انسؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ جب مسجد میں داخل



ہوتے تو پڑھا کرتے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور جب باہر تشریف لاتے تب بھی یہ پڑھا کرتے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے نواسے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دُعا سکھلائی تھی کہ جب وہ مسجد میں داخل ہو اکریں تو حضور اقدس ﷺ پر دُرود بھیجا کریں اور یہ دُعا پڑھا کریں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلا کریں جب بھی یہی دُعا پڑھا کریں اور اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ کی جگہ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جایا کرے تو حضور ﷺ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلا کرے تو حضور ﷺ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

حضرت کعب بن عجرہؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا میں تجھے دو باتیں بتاتا ہوں انہیں بھولنا مت۔ ایک یہ کہ جب مسجد میں جائے تو حضور ﷺ پر دُرود بھیجے اور یہ دُعا پڑھے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب باہر نکلے (مسجد سے) تو یہ دُعا پڑھا کر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاحْفَظْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔
اور بھی بہت سے صحابہؓ اور تابعینؓ سے یہ دُعایں نقل کی گئی ہیں۔

صاحبِ حسنِ حصین نے مسجد میں جانے کی اور مسجد سے نکلنے کی متعدد دُعایں مختلف احادیث سے نقل کی ہیں۔ ابوداؤد شریف کی روایت سے



مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دُعا نقل کی ہے :

أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (میں پناہ مانگتا ہوں اس اللہ کے ذریعہ سے جو بڑی عظمت والا ہے اور اُس کی کریم ذات کے ذریعہ سے اور اُس کی قدیم بادشاہت کے ذریعہ سے شیطانِ مردود کے حملہ سے)

حسنِ حصین میں تو اتنا ہی ہے لیکن ابوداؤد میں اس کے بعد حضور اقدس ﷺ کا یہ پاک ارشاد بھی نقل کیا ہے کہ جب آدمی یہ دُعا پڑھتا ہے تو شیطان دیوں کہتا ہے کہ مجھ سے تو یہ شخص شام تک کے لئے محفوظ ہو گیا۔ اس کے بعد صاحبِ حسن مختلف احادیث سے نقل کرتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو دُعا اللہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ کہے۔ ایک اور حدیث میں وَ عَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللہِ ہے۔ اور ایک حدیث میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ہے، اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْنَ پڑھے اور جب مسجد سے نکلنے لگے جب بھی حضور اقدس ﷺ پر سلام پڑھے دُعا اللہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ۔ اور ایک حدیث میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی اٰمِنَا الْاَبَدِ عَلٰی خَلِيْفَتَيْهِ الْخَالَتَيْنِ كَلَامُ

﴿۹﴾ حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تمنا کونسا



مسلمان ایسا ہوگا جس کو نہ ہو لیکن عشق و محبت کی بقدر اس کی تمنائیں بڑھتی رہتی ہیں اور اکابر و مشائخ نے بہت سے اعمال اور بہت سے درودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کئے ہیں کہ ان پر عمل سے سید الکونین ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔

علامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں خود حضور اقدس ﷺ کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے ”مَنْ صَلَّى عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ“ جو شخص روحِ محمد (ﷺ) پر ارواح میں اور آپ کے جسدِ اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبرِ مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا، اور جو مجھے خواب میں دیکھیں گا وہ قیامت میں دیکھے گا، اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اُس کی سفارش کروں گا، اور جس کی میں سفارش کروں گا وہ میرے حوض سے پانی پئے گا۔ اور اللہ جلّ شانہ اُس کے بدن کو جہنم پر حرام فرمادیں گے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم ہستی نے اپنی کتاب میں یہ حدیث نقل کی ہے، مگر مجھے اب تک اس کی اصل نہیں ملی۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں جو شخص یہ ارادہ کرے کہ نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھے وہ یہ درود پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی“

جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھے گا وہ حضور اقدس



ﷺ کی خواب میں زیارت کریگا اور اس پر اس کا اضافہ بھی کرنا چاہیے
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى جَسَدِ
 مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ۔

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ زاد السعید میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب
 زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت
 عشاق کو خواب میں حضور پر نور ﷺ کی دولت زیارت میسر ہوتی ہے
 بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ترغیب اہل
 السعادات میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر
 رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ..... اور بعد
 سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے
 کہ زیارت نصیب ہوگی۔ وہ درود شریف یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَإِلَيْهِ
 وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمْ

دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر
 رکعت میں بعد الحمد کے پچیس بار قل ھو اللہ اور بعد سلام کے یہ درود
 شریف ہزار مرتبہ پڑھے دولت زیارت نصیب ہو وہ یہ ہے ”صلِّ
 اللہ علی النبی الامی“۔ دیگر نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت
 ستر بار اس درود کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہو:



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِحِرَاوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ
وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَغُرُوسِ مَمْلَكَتِكَ وَاَمَامِ حَضْرَتِكَ وَطَرِيقِ
مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ الْمُتَلَدِّ ذِ
بِتَوْحِيدِكَ اِنْسَانُ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبُ فِي كُلِّ مَوْجُوْدٍ
عَيْنُ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمُ مِنْ تَوْرِيضِيَّاتِكَ صَلَوَةً
تَدُوْمُ يَدًا وَاِمَامٌ وَتَبَقَى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنُ
عِلْمِكَ صَلَوَةً تُرْضِيكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

دیگر اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لئے شیخ نے لکھا ہے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْجَلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الزُّكْنِ
وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ

مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پڑھنا اور
ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔ (انتہی)

ہم اے حضرت شیخ المشائخ قطب الارشاد شاہ ولی اللہ صاحب نوبہ اللہ
مرقدہ نے اپنی کتاب نوادر میں بہت سے مشائخ تصوف اور ابدال کے ذریعہ
سے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعدد اعمال نقل کئے ہیں۔ اگرچہ
محدثانہ حیثیت سے ان پر کلام ہے لیکن کوئی فقہی مسئلہ نہیں جس میں دلیل
اور محبت کی ضرورت ہو مبشرات اور منامات ہیں۔ منجملہ ان کے لکھا ہے کہ
ابدال میں سے ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست
کی کہ مجھے کوئی عمل بتائیے جو میں رات میں کیا کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ



مغرب سے عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کر کسی شخص سے بات نہ کر نفلوں کی دو دو رکعت پر سلام پھیرتا رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ قل ھو اللہ پڑھتا رہا کر عشاء کے بعد بھی بغیر بات کئے اپنے گھر چلا جا، اور وہاں جا کر دو رکعت نفل پڑھ، ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور سات مرتبہ قل ھو اللہ۔ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کر جس میں سات دفعہ استغفار، سات مرتبہ دُرود شریف اور سات دفعہ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دُعا کیلئے ہاتھ اٹھا اور یہ دُعا پڑھ:

”يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا إِلَهَ الْاَوَّلِيْنَ

وَالْآخِرِينَ يَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِمَهُمَا

يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ“

پھر اسی حال میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کھڑا ہوا اور کھڑے ہو کر پھر یہی دُعا پڑھ پھر سجدہ میں جا کر یہی دُعا پڑھ پھر واپس کروٹ پر قبلہ کی طرف مُنہ کے لیٹ جا اور سونے تک دُرود شریف پڑھتا رہ، جو شخص یقین اور نیک نیتی کے ساتھ اس عمل پر مداومت کرے گا مرنے سے پہلے حضور اقدس ﷺ کو ضرور خواب میں دیکھے گا۔ بعض لوگوں نے اس کا تجربہ کیا، اُنہوں نے دیکھا کہ وہ جنت میں گئے وہاں انبیاءِ کرام اور سیدالکونین ﷺ کی زیارت ہوئی اور ان سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس عمل کے بہت سے فضائل ہیں جن کو ہم نے اختصاراً چھوڑ دیا۔ اور بھی متعدد عمل اس نوع کے حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ



سے نقل کئے ہیں۔

علامہ دمیری نے حیوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد با وضو ایک پرچہ پڑھے **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِسُنَّتِیْ** مرتبہ لکھے اور اس کو اپنے ساتھ رکھے۔ اللہ جلّ شانہ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اُس کی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے۔ اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوعِ آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا ہے تو نبی کریم ﷺ کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

﴿تنبیہ﴾ خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے۔ لیکن دو امر قابلِ لحاظ ہیں۔ اول وہ جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے نشر الطیب میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں ”جاننا چاہیے کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا

اُس کے لئے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا سرمایہ تسلیٰ اور فی نفسہ ایک نعمتِ عظمیٰ دولتِ کبریٰ ہے۔ اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہبت ہے۔ ولنعوم اقلہ
ایں سعادت بزورِ بازو نیست تانہ بخشد خدا بخشنده
(ترجمہ۔ کسی نے کیا ہی اچھا کہل ہے ”یہ سعادت قوتِ بازو سے حاصل

نہیں ہوتی ہے جب تک اللہ جلّ شانہ کی طرف سے عطا اور بخشش نہ ہو“)
ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں۔ البتہ غالب یہ ہے کہ



کثرتِ درود شریف و کمال اتباعِ سنت و غلبہٴ محبت پر اس کا ترتیب ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کُلّی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم و محزون نہ ہونا چاہیے کہ بعض کے لئے اسی میں حکمت و رحمت ہے۔ عاشق کو رضائے محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب، ہجر ہو تب۔ واللہ درمن قال ۛ

أُرِيدُ وَصَالَءَ وَيُرِيدُ هَجْرِي فَأَتْرُكُ مَا أُرِيدُ لِمَا يُرِيدُ

(اور اللہ ہی کیلئے خوبی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ میں اس کا

وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی کو اس کی

خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں) قال العارف الشیرازی ۛ

فراق و وصل چہ باشد رضائے دوست طلب

کہ حیف باشد از وغیرہ او تمنائے

(ترجمہ: عارف شیرازی فرماتے ہیں "فراق و وصل کیا ہوتا ہے محبوب

کی رضا ڈھونڈ کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے")

اسی سے یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ اگر زیارت ہو گئی مگر طاعت سے رضا

حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی۔ کیا خود حضور اقدس ﷺ کے عہدِ مبارک

میں بہت سے صورتِ زائر معنی مہجور اور بعض صورتِ مہجور جیسے اولیں قرنیہ

اولیں قرنیہ معنی قرب سے مسرور تھے یعنی حضور اقدس ﷺ کے پاک زمانہ میں

کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اقدس ﷺ کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی

لیکن اپنے کفر و نفاق کی وجہ سے جہنمی رہے۔ اور حضرت اولیں قرنیہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ مشہور تابعی ہیں، اکابر صوفیہ میں ہیں حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں مسلمان



ہو چکے تھے، لیکن اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے حضور اقدس ﷺ کی خدمت حاضر نہ ہو سکے لیکن اس کے باوجود حضور اقدس ﷺ نے صحابہ سے ان کا ذکر فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے ان سے ملے وہ ان سے اپنے لئے دُعا مغفرت کر لے۔

ایک روایت میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا گیا کہ حضورؐ نے ان سے حضرت اویس کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے تم ان سے دُعا مغفرت کرانا (اصابہ) ۷

گو تھے اویس دور مگر ہو گئے قریب
بوجہل تھا قریب مگر دُور ہو گیا

دوسرا امر قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اُس نے یقیناً اور قطعاً حضور اقدس ﷺ ہی کی زیارت کی۔ روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عطا نہیں فرمائی کہ وہ خواب میں آکر کسی طرح اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ ہونا ظاہر کرے۔ مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نفوذ باللہ نبی کریم ﷺ سمجھ بیٹھے۔ اس لئے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن اس کے باوجود اگر نبی کریم ﷺ کو اپنی اصلی ہیئت میں نہ دیکھے یعنی حضور اقدس ﷺ کو ایسی ہیئت اور حلیہ میں دیکھے جو شانِ اقدس کے مناسب نہ ہو تو وہ دیکھنے والے کا تصور ہو گا۔ جیسا کہ کسی شخص کی آنکھ پر سُرخ یا سبز یا سیاہ عینک لگا دی جائے تو جس رنگ کی آنکھ پر عینک ہوگی اُسی رنگ کی سب چیزیں



نظر آئیں گی۔ اسی طرح بھینگے کو ایک کے دو نظر آتے ہیں۔ اگر نئے ماتم پیس کی لمبائی میں کوئی شخص اپنا چہرہ دیکھے تو اتنا لمبا نظر آئے گا کہ حد نہیں۔ اور اگر اُس کی چوڑائی میں اپنا چہرہ دیکھے تو ایسا چوڑا نظر آئے گا کہ خود دیکھنے والے کو اپنے چہرہ پر ہنسی آجائے گی۔ اسی طرح سے اگر خواب میں حضورِ اقدس ﷺ کا کوئی ارشاد شریعتِ مطہرہ کے خلاف سُنے تو وہ محتاجِ تعبیر ہے۔ شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنا جائز نہیں۔ چاہے کتنے ہی بڑے شیخ اور مقتدی کا خواب ہو۔ مثلاً کوئی شخص دیکھے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے کسی ناجائز کام کے کرنے کی اجازت یا حکم دیا تو وہ درحقیقت حکم نہیں بلکہ ڈانٹ ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو کسی بُرے کام سے روکے اور وہ مانتا نہ ہو تو اُس کو تنبیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ ”کر اور کر“ یعنی اس کامزہ چکھاؤں گا۔ اور اسی طرح سے کلام کے مطلب کا سمجھنا جس کو تعبیر کہا جاتا ہے یہ بھی ایک دقیق فن ہے۔

تعبیر الانام فی تعبیر المنام میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے خواب یہ دیکھا کہ اس سے ایک فرشتہ نے یہ کہا کہ تیری بیوی تیرے فلاں دوست کے ذریعہ تجھے زہر پلا ناچاہتی ہے۔ ایک صاحب نے اس کی تعبیر یہ دی اور وہ صحیح تھی کہ تیری بیوی اس فلاں سے زنا کرتی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے واقعات اس قسم کے فنِ تعبیر کی کتابوں میں لکھے ہیں۔

مظاہرِ حق میں لکھا ہے کہ امام نووی نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ جس نے حضور کو خواب میں دیکھا اُس نے آنحضرت ﷺ ہی کو دیکھا، خواہ آپ کی صفتِ معروفہ پر دیکھا ہو یا اس کے علاوہ اور اختلاف اور تفاوت صورتوں کا باعتبارِ کمال و نقصان دیکھنے والے کے ہے۔ جس نے حضرت کو اچھی صورت میں دیکھا



بسبب کمالِ دین اپنے کے دیکھا اور جس نے برخلاف اس کے دیکھا بسبب نقصان اپنے دین کے دیکھا۔ اسی طرح ایک نے بڑھا دیکھا، ایک نے جو ان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا۔ یہ تمام مبنی ہے اُپر اختلافِ حال دیکھنے والے کے۔ پس دیکھنا آنحضرتؐ کا گویا کسوٹی ہے معرفتِ احوال دیکھنے والے کے اور اس میں ضابطہ مفیدہ ہے سالکوں کے لئے کہ اس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کے علاج اس کا کریں اور اسی قیاس پر بعض اربابِ تمکین نے کہا ہے کہ جو کلام آنحضرتؐ سے خواب میں سُنے تو اُس کو سنتِ قومیہ پر عرض کرے، اگر موافق ہے تو حق ہے اور اگر مخالف ہے تو بسببِ خلل سامعہ اُس کی کہے۔ پس روئے ذاتِ کریمہ اور اس چیز کا کہ دیکھی یا سُنی جاتی ہے حق ہے اور جو تفاوت اور اختلاف سے ہے تجھ سے ہے۔

حضرت شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقرائے مغرب سے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا کہ اُس کو شراب پینے کے لئے فرماتے ہیں، اُس نے واسطے رفع اس اشکال کے علماء سے استفتاء کیا کہ حقیقتِ حال کیا ہے۔ ہر ایک عالم نے محمل اور تاویل اس کی بیان کی۔ ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبعِ سنت، ان کا نام شیخ محمد عرات تھا جبکہ وہ استفتاء ان کی نظر سے گزرا فرمایا یوں نہیں جس طرح اُس نے سُنا ہے، آنحضرتؐ نے اُس کو فرمایا کہ لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ یعنی شراب نہ پیا کر۔ اُس نے لَا تَشْرَبِ کو اِشْرَبِ سُنّا۔ حضرت شیخ (عبدالحق) نے اس مقام کو تفصیل سے لکھا ہے اور میں نے مختصراً (اتہی مختصراً بتغیر)



جیسا کہ حضرت شیخ نے فرمایا کہ لاتشرب کو اشرب سُن لیا محتمل ہو لیکن جیسا اس ناکارہ نے اُوپر لکھا اگر اشرب الخمر ہی فرمایا ہو، یعنی پی شراب تو یہ دھمکی بھی ہو سکتی ہے، جیسا کہ لہجے کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق ہو جایا کرتا ہے۔ سہارنپور سے دہلی جانے والی لائن پر آٹھواں اسٹیشن کھاتولی ہے، مجھے خوب یاد ہے کہ بچپن میں جب میں ابتدائی صرف و نحو پڑھتا تھا اور اسٹیشن پر گزر رہا تھا تو اس کے مختلف معنی بہت دیر تک دل میں گھوما کرتے تھے۔ یہ مضمون مختصر طور پر رسالہ فضائلِ حج اور شمائلِ ترمذی کے ترجمہ کے خصائل میں بھی گزر چکا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ زَادَ السَّعِيدُ

﴿۱۰﴾ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے زاد السعید میں درود و سلام کی ایک چہل حدیث تحریر فرمائی ہے اور اسی سے نشر الطیب میں بھی حوالوں کے حذف کے ساتھ نقل فرمائی ہے، اس کو اس رسالہ میں ترجمہ کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے تاکہ وہ برکت حاصل ہو جو حضرت نے تحریر فرمائی ہے۔ زاد السعید میں حضرت نے تحریر فرمایا ہے کہ یوں تو مشائخِ کرام و صدہا صیغے اس کے منقول ہیں، دلائلِ اخیرات اس کا ایک نمونہ ہے مگر اس مقام پر صرف جو صیغے صلوٰۃ و سلام کے احادیثِ مرفوعہ حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں ان میں سے چالیس صیغے مرقوم ہوتے ہیں، جس میں پچیس صلوٰۃ اور پندرہ سلام کے ہیں گویا یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہے جس کے باب میں بشارت آئی ہے کہ جو شخص امرِ دین کے متعلق چالیس حدیثیں میری



اُمّت کو پہنچا دے اس کو اللہ تعالیٰ زمرہٴ علماء میں محشور فرمائیں گے اور میں اُس کا شفیع ہوں گا۔ درود شریف کا اُمّ الدین سے ہونا بوجہ اس کا مامور بہ ہونے کے ظاہر ہے تو ان احادیث شریفہ کے جمع کرنے سے مضاعف ثواب (اجر درود و اجر تبلیغ چہل حدیث) کی توقع ہے۔ ان احادیث سے قبل دو صیغے قرآن مجید سے تبرّکاً لکھے جاتے ہیں جو اپنے عموم لفظی سے صلوٰۃ نبویہ کو بھی شامل ہیں۔ اگر کوئی شخص ان سب صیغوں کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو تمام فضائل و برکات جو جدا جدا ہر صیغے کے متعلق ہیں بہتمام ہر اُس شخص کو حاصل ہو جائیں۔





﴿صِغَہِ قُرْآنِ﴾

- ﴿۱﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِہِ
الَّذِینَ اصْطَفٰ ط
(ترجمہ) : سَلَامُ نازل ہو اللہ
کے برگزیدہ بندوں پر ۔
- ﴿۲﴾ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِینَ
سَلَامُ ہو رسولوں پر ۔

چہل حدیثِ مشتمل بر صلوٰۃ و سلام (باضافہ ترجمہ) ﴿صِغَہِ صَلَوة﴾

- ﴿حدیثِ اول﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ
الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ۔
اے اللہ سیدنا محمد ﷺ اور آلِ محمد
پر درود نازل فرما، اور آپ کو
ایسے ٹھکانے پر پہنچا جو تیرے
نزدیک مقرب ہو۔
- ﴿۲﴾ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِہِ
الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلَاةِ
الْثَّائِفَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَا تَسْخَطُ
بَعْدَہٗ اَبَدًا۔
اے اللہ (قیامت تک) قائم رہنے
والی اس پیکار اور نافع نماز کے
مالکِ درود نازل فرما سیدنا محمد پر
اور مجھ سے اس طرح راضی ہو جب کہ
اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو۔
- ﴿۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد پر جو



تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اور درود نازل فرما سارے مومنین اور مومنات اور مسلمین و مسلمات پر۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر۔ اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر اور رحمت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود و برکت و رحمت سیدنا ابراہیمؑ و آلِ سیدنا ابراہیمؑ پر نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا آلِ سیدنا ابراہیمؑ پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا

عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ.
(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ
عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ جَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ.
(۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ جَمِيْدٌ
مُّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
جَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ.

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ



آلِ سیدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات
بزرگ، اور برکت نازل فرمائی تا محمدؐ اور
آلِ سیدنا محمدؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل
فرمائی سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر، بے شک
تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اے اللہ درود نازل فرمائی تا محمدؐ اور
آلِ سیدنا محمدؐ (ﷺ) پر جس طرح تو نے درود
نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ پر بے شک تو
ستودہ صفات بزرگ، اے اللہ برکت
نازل فرمائی تا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ
جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر برکت نازل
فرمائی، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اے اللہ درود نازل فرمائی تا محمدؐ اور آلِ
سیدنا محمدؐ پر، جیسا کہ تو نے درود نازل
فرمایا سیدنا ابراہیمؑ اور آلِ سیدنا ابراہیمؑ
پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
اور برکت نازل فرمائی تا محمدؐ اور آلِ سیدنا

عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَىٰ
مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

﴿۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ
وَّعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

﴿۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ
وَّعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ



محمد پر حبیبیہ کہ تو نے برکت نازل فرمائی سینا
ابراہیم پر بیشک تو حمید صفاتِ الابرار کے
لے اللہ درود نازل فرمایا سینا محمد اور
آل سینا محمد پر جس طرح تو نے درود نازل
فرمایا سینا ابراہیم پر اور برکت نازل فرما
سینا محمد اور آل سینا محمد پر جس طرح
تو نے سینا ابراہیم پر برکت نازل فرمائی
بیشک تو ستودہ صفاتِ بزرگ ہے۔

لے اللہ درود نازل فرمایا سینا محمد اور
آل سینا محمد پر حبیبیہ کہ تو نے درود نازل
فرمایا سینا ابراہیم پر بیشک تو ستودہ صفات
بزرگ ہے۔ لے اللہ برکت نازل فرمایا سینا محمد
اور آل سینا محمد پر حبیبیہ کہ تو نے سینا ابراہیم
کی اولاد پر برکت نازل فرمائی، بیشک تو
ستودہ صفاتِ بزرگ ہے۔

لے اللہ درود نازل فرمایا سینا محمد اور
آل سینا محمد پر جس طرح تو نے آل سینا
ابراہیم پر درود نازل فرمایا، اور برکت
نازل فرمایا سینا محمد اور آل سینا محمد پر

اَلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
﴿۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

﴿۱۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

﴿۱۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ



جس طرح تونے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر
برکت نازل فرمائی سارے جہانوں میں
بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اے اللہ درود نازل فرمائے نا محمدؐ اور آپؐ کی ازواج
مطہراتؑ اور ذریاتؑ جس طرح تونے سیدنا ابراہیمؑ
کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل
فرمائے نا محمدؐ اور آپؐ کی ازواج مطہراتؑ و ذریاتؑ
جس طرح تونے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت
نازل فرمائی بیشک تو حمیدہ صفات ابراہیمؑ

اے اللہ درود نازل فرمائے نا محمدؐ اور
آپؐ کی ازواج مطہراتؑ اور آپؐ کی ذریاتؑ
پر جیسا تونے درود نازل فرمایا آل ابراہیمؑ پر
اور برکت نازل فرمائے نا محمدؐ اور آپؐ کی
ازواج مطہراتؑ اور آپؐ کی ذریاتؑ پر
جیسا کہ تونے آل ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی
بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اے اللہ درود نازل فرمائی اکرم سیدنا محمدؐ اور
آپؐ کی ازواج مطہراتؑ پر جو سارے مسلمانوں
کی مائیں ہیں اور آپؐ کی ذریاتؑ اور آپؐ کے

کَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ
فِي الْعَلَمِينَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

﴿۱۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ
وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ
وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

﴿۱۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَىٰ آزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ
وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ
آزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

﴿۱۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
إِلَيْهِ وَآزْوَاجِهِ أَهْلَاتِ
الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلٍ



الہدیت پر مبنی تھے نیز انہما ہم پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
 اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ و آل سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ اور آل سیدنا ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ و آل سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور رحمت بھیج سیدنا محمدؐ پر اور آل سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر۔

اے اللہ سیدنا محمدؐ و آل سیدنا محمدؐ پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
 اے اللہ سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؑ کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔
 بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ

بَیَّتَہٗ کَمَا صَلَّیْتَ عَلَی
 اِبْرٰہِیْمَؑ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
 ﴿۱۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
 وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
 عَلٰی اِبْرٰہِیْمَؑ وَعَلٰی اٰلِ
 اِبْرٰہِیْمَؑ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
 وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
 عَلٰی اِبْرٰہِیْمَؑ وَتَرَحَّمْ عَلٰی
 مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
 تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَؑ وَعَلٰی
 اٰلِ اِبْرٰہِیْمَؑ۔

﴿۱۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
 وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
 عَلٰی اِبْرٰہِیْمَؑ وَعَلٰی اٰلِ
 اِبْرٰہِیْمَؑ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
 اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
 اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
 اِبْرٰہِیْمَؑ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰہِیْمَؑ
 اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ



رحمت بھیج سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی
اولاد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ
اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر رحمت بھیجی،
بیشک تو ستودہ صفات بزرگے، لے لے اللہ
سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر
محبت آمیز شفقت فرما جس طرح تو نے
حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد
پر محبت آمیز شفقت فرمائی، بیشک تو ستودہ
صفات بزرگے، لے لے اللہ سلام بھیج سیدنا محمدؐ
اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت
ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر سلام
بھیجا، بیشک تو ستودہ صفات بزرگے، لے لے
اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ
اور سیدنا محمدؐ کی آل پر اور برکت سلام
بھیج سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر
اور رحمت فرما سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی
اولاد پر جیسا تو نے درود و برکت اور رحمت
نازل فرمائی سیدنا ابراہیمؑ اور آل سیدنا
ابراہیمؑ پر سارے جہانوں میں، بیشک

تَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. اللَّهُمَّ
تَحَنَّنْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. اللَّهُمَّ
سَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.
﴿۱۰۶﴾ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ
وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ



إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

﴿۱۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد کی اولاد

وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم

عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ

اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر درود نازل فرمایا

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اَللّٰهُمَّ

بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى

سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد کی اولاد پر برکت

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم اور

اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ

سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

یہ نماز والا مشہور درود ہے فصل ثانی کی حدیث میں اس پر مفصل کلام کر چکے ہیں۔

زاد السعید میں لکھا ہے کہ یہ صبیغوں سے بڑھ کر صحیح ہے۔ ایک ضروری بات قابل تنبیہ

یہ ہے کہ زاد السعید کے حوالوں میں کاتب کی غلطی سے تقدیم تاخر ہو گیا اس کا لحاظ ہے۔

﴿۱۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اے اللہ اپنے بندے اور رسول سیدنا محمد پر

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ

درود نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم

عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى

کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور سیدنا محمد اور

مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

آل سیدنا محمد پر برکت نازل فرما جس طرح

بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ

تو نے حضرت ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔

عہ زید فی نشر الطیب بعدلاً اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ وَلَيْسَ هُوَ زَادُ السَّعِيْدِ وَهُوَ

الصَّحِيْحُ لِاَنَّهُ اخَذَهُ مِنَ الْحَصْنِ وَلَيْسَتْ فِيْهِ هَذِهِ الزِّيَادَةُ ۱۲



اے اللہ درود نازل فرما نبی اُمّی سیدنا محمد ﷺ
اور سیدنا محمد کی اولاد پر جس طرح تو نے
حضرت ابراہیم پر درود نازل فرمایا اور
برکت نازل فرما نبی اُمّی سیدنا محمد پر جس
طرح تو نے حضرت ابراہیم پر برکت نازل فرمائی
بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اے اللہ اپنے (مگزیدہ) بندے اور اپنے
رَسُولِ نبی اُمّی سیدنا محمد پر اور سیدنا محمد کی اولاد
پر درود نازل فرما اے اللہ سیدنا محمد اور سیدنا
محمد کی اولاد پر ایسا درود نازل فرما جو تیری
رضا کا ذریعہ ہو اور حضور ﷺ کے لئے پورا بدلہ ہو
اور آپ کے حق کی ادائیگی ہو اور آپ کو وسیلہ
اور فضیلت اور مقام محمود جس کا تو نے وعدہ
کیا ہے عطا فرما (ان بیبوں کا بیان فصل ثانی
کی حدیث پر گزریا) اور حضور کو ہماری
طرف سے ایسی جرات عطا فرما جو آپ کی شانِ عالی
کے لائق ہو اور آپ کو ان سب فضائل پر عطا
فرما جو تو نے کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے
رَسُول کو اس کی اُمت کی طرف سے عطا فرمایا اؤ

﴿۲۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
اِلٰى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِلٰى النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ
﴿۲۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكُوْنُ لَكَ
رِضًى وَّلْ جَزَاءٌ وَّلِحَقٌّ اَدَاءٌ
وَّاَعْطَاةٌ اَلْوَسِيْلَةُ وَالْفَضِيْلَةُ
وَالْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي
وَعَدْتَهُ وَاَجِزْهُ عَنَّا مَا هُوَ
اَهْلُهُ وَاَجِزْهُ اَفْضَلُ مَا
جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهِ وَ
رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهِ وَصَلِّ عَلٰى
جَمِيْعِ اِخْوَانِيْنَ مِنَ النَّبِيِّيْنَ



حضور کے تمام بلاد ان انبیاء و صالحین پر
اے ارحم الراحمین درود نازل فرما۔

اے اللہ درود نازل فرما نبی اُمّی سیدنا محمد
پر اور سیدنا محمد کی اولاد پر جیسا تو نے
درود نازل فرمایا حضرت ابراہیم اور
حضرت ابراہیم کی اولاد پر اور برکت
نازل فرما نبی اُمّی سیدنا محمد اور سیدنا محمد کی
اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی
حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی اولاد
پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کے
گھرواؤں پر جیسا تو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل
فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
اے اللہ ہمارے اوپر ان کے ساتھ درود نازل فرما
اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد پر اور آپ کے
گھرواؤں پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت
ابراہیم پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

اے اللہ ہمارے اوپر ان کے ساتھ برکت نازل فرما۔
اللہ تعالیٰ کے بکثرت درود اور مومنین کے بکثرت

وَالصَّالِحِينَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ.

﴿۲۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الرَّحْمٰنِيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الرَّحْمٰنِيِّ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

﴿۲۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُم
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ
عَلٰى اٰهْلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُم
صَلٰٰتُ اللّٰهِ وَصَلٰٰتُ الْمُؤْمِنِيْنَ



درود نبوی اُمّی سیدنا محمد ﷺ پر نازل ہوں۔
 اے اللہ اپنے درود اور اپنی رحمت اور
 اپنی برکتیں سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد کی اولاد
 پر نازل فرما جیسا تو نے حضرت ابراہیم
 کی اولاد پر فرمایا۔ بے شک تو
 ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اور برکت
 فرما سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد کی اولاد پر
 جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت
 ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی اولاد پر
 بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔
 اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائیں
 نبی اُمّی پر۔

عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
 ﴿۲۴﴾ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ
 وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 جَعَلْتَهَا عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكُ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ
 عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
 حَمِيدٌ مَجِيدٌ.
 ﴿۲۵﴾ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى
 النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ.

﴿صِيغَةُ السَّلَامِ﴾

ساری عباداتِ قولیہ اور عباداتِ بذریعہ اور
 عباداتِ مالیہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ سلام ہو
 آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں
 آپ پر نازل ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے
 نیک بندوں پر میں اس بات کی شہادت

﴿۲۶﴾ اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ
 الصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
 اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ
 عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ



دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا
محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔
ساری عباداتِ قولیہ، عباداتِ مالیہ، عباداتِ
بدنیہ اللہ کیلئے ہیں اے نبی ﷺ آپ پر سلام اور
اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں سلام
ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی
دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد
ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تمام عباداتِ قولیہ، مالیہ، بدنیہ اللہ ہی کے
لئے ہیں۔ اے نبی ﷺ آپ پر سلام اور اللہ کی
رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں سلام
ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں
شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے
اور شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ
اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

ساری بابرکت عباداتِ قولیہ، عباداتِ بدنیہ

الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.
(۲۷) التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ
الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(۲۸) التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ
الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(۲۹) التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ



عباداتِ مالیہ اللہ کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر
پہلے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں
ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں
پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے
سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں
کہ بیشک سیدنا محمد ﷺ کے بندے اور
اُس کے رسول ہیں۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی توفیق
سے شروع کرتا ہوں ساری عباداتِ قولیہ عباداتِ
بدنیہ، عباداتِ مالیہ اللہ کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ
لئے نبی اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہوں
ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو۔
میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں، اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا
محمد ﷺ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے
میں جنت کی درخواست کرتا ہوں اور
جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

پاکیزہ عباداتِ قولیہ، عباداتِ مالیہ، عباداتِ
بدنیہ اللہ کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر پہلے نبی

الصَّلَاةُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ
سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ
عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

﴿۳۰﴾ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ
التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ
وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَسْأَلُ اللَّهَ
الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ
مِنَ النَّارِ۔

﴿۳۱﴾ التَّحِيَّاتُ الزَّكَايَاتُ
لِلَّهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَاةُ لِلَّهِ



اور اللہ کی رحمت اور اُس کی بکریں ہوں ہم
پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (یعنی) سلام
ہوں میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ
تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت
دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد ﷺ کے
بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی ہی توفیق
سے جو سارے ناموں میں سب سے بہتر نام ہے ساری
عباداتِ قولیہ، عباداتِ مالیہ، عباداتِ بنیہ
اللہ کیلئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ بلا شک
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ پہلے اُس کا
کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بلا شک
سیدنا محمد ﷺ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں پھر
حق کیساتھ (فرمانِ خدا کیلئے) خوشخبری دینے والا
(نافرمانوں کیلئے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور
اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آئے والی
ہو اس میں کوئی شک نہیں ہے سلام ہو آپ پر
اینبی اور اللہ کی رحمت اور اُس کی بکریں ہوں
سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر اے

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

﴿۳۲﴾ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ خَيْرُ
الْأَسْمَاءِ النَّحْيَاتُ الطَّيِّبَاتُ
الصَّالَوَاتُ لِلَّهِ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَرْسَلَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا
وَنَذِيرًا وَقَاتِ السَّاعَةِ
أَتَيْتُ لَا رَيْبَ فِيهَا
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ
اللَّهِ الصَّالِحِينَ، اللَّهُمَّ



اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ کو تہذیب دے۔

ساری عباداتِ قولیہ، عباداتِ مالیہ اور

عباداتِ بدنیہ اور ملک اللہ کے لئے ہے

سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت

اور اُس کی برکتیں ہوں۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ساری عباداتِ

قولیہ لکھیے ہیں ساری عباداتِ بدنیہ لکھیے

ہیں۔ ساری پاکیزہ عبادات اللہ کیلئے ہیں

سلام ہو نبی پر اور اللہ کی رحمت اور اُس کی

برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک

بندوں پر ہمیں نے اس بات کی گواہی دی

کہ بلا شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

میں نے گواہی دی کہ بلا شک سنا محمد اللہ کے رسولؐ ہیں۔

ساری عباداتِ قولیہ، عباداتِ مالیہ، عباداتِ

بدنیہ (اور ساری پاکیزہ گناہیں) اللہ کیلئے ہیں

میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے

سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے، اُس کا

کوئی شریک نہیں اور بیشک سیدنا محمدؐ

اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں سلام

اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي.

﴿۳۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ

وَالصَّلَاةُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

﴿۳۴﴾ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى

بِاللّٰهِ الصَّلَاةُ لِلّٰهِ اَلْزَاكِيَّاتُ لِلّٰهِ

السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ

اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلْسَّلَامُ عَلَيْنَا

وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

شَهِدْتُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

شَهِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا

رَسُوْلُ اللّٰهِ.

﴿۳۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ

الصَّلَاةُ اَلْزَاكِيَّاتُ لِلّٰهِ

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَّرَسُوْلُهٗ

اَلْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ



وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
اَلْسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ .

ہو آپ پر لے نبی اور اللہ کی رحمت اور اُن کی
برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے
نیک بندوں پر۔

﴿۳۶﴾ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ
الصَّالَوَاتُ الزَّائِكِيَّاتُ لِلَّهِ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ
وَرَسُولُهُ اَلْسَّلَامُ عَلَيْكَ
إِيَّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ اَلْسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ .

ساری عباداتِ قولیہ، مالیہ اور عباداتِ
بدنیہ اور ساری پاکیزگیاں اللہ کیلئے ہیں
میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے بڑا کوئی
معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ تیرا محمد ﷺ
اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ سلام
ہو آپ پر لے نبی اور اللہ کی رحمت اور اُن کی
برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ
کے نیک بندوں پر۔

﴿۳۷﴾ اَلتَّحِيَّاتُ الصَّالَوَاتُ
بِاللَّهِ اَلْسَّلَامُ عَلَيْكَ إِيَّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلْسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ .

تمام عباداتِ قولیہ، بدنیہ اللہ کے لئے ہیں۔
سلام ہو آپ پر لے نبی اور اللہ کی رحمت
اور اُس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور
اللہ کے نیک بندوں پر۔

﴿۳۸﴾ اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ
الصَّالَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ
اَلْسَّلَامُ عَلَيْكَ إِيَّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ اَلْسَّلَامُ عَلَيْنَا

تمام عباداتِ قولیہ، بدنیہ، مالیہ اللہ کے
لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر لے نبی اور اللہ
کی رحمت ہو۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے
نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں



وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصُّلِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ۔

کہ بلا شک اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا
محمد ﷺ بے شبہ اللہ کے بندے اور
اُس کے رسول ہیں۔

﴿۳۹﴾ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ
الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ
الصُّلِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ۔

ساری بابرکت عباداتِ قولیہ، عباداتِ
بدنیہ، عباداتِ مالیہ اللہ کیلئے ہیں۔ سلام
ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور
اُس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ
کے نیک بندوں پر ہمیں شہادت دیتا
ہوں کہ بے شبہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بے شک
سیدنا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

﴿۴۰﴾ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں
اور سلام ہو اللہ کے رسول پر۔





﴿تَكْمِلَہ﴾

علامہ سخاوی نے قولِ بدیع میں مستقل ایک باب ان درودوں کے بارے میں تحریر فرمایا ہے جو اوقاتِ مخصوصہ میں پڑھے جاتے ہیں اور اس میں یہ مواقع گنوائے ہیں :

وضو اور تیمم سے فراغت پر اور غسلِ جنابت اور غسلِ حیض سے فراغت پر، نیز نماز کے اندر اور نماز سے فراغ پر اور نماز قائم ہونے کے وقت۔ اور اس کا موکد ہونا صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کے بعد اور التحیات کے بعد اور قنوت میں، اور تہجد کے لئے کھڑے ہونے کے وقت اور اس کے بعد۔ اور مساجد پر گزرنے کے وقت۔ اور مساجد کو دیکھ کر۔ اور مساجد میں داخل ہونے کے وقت اور مساجد سے باہر آنے کے وقت۔ اور اذان کے جواب کے بعد۔ اور جمعہ کے دن میں اور جمعہ کی رات میں۔ اور شنبہ کو، اتوار کو، پیر کو، منگل کو، اور خطبہ میں جمعہ کے۔ اور دونوں عیدوں کے خطبہ میں اور استسقاء کی نماز کے اور کسوف کے اور خسوف کے خطبوں میں۔ اور عیدین اور جنازہ کی تکبیرات کے درمیان میں۔ اور میت کے قبر میں داخل کرنے کے وقت۔ اور شعبان کے مہینہ میں۔ اور کعبہ شریف پر نظر پڑنے کے وقت اور حج میں صفاموہ پر چڑھنے کے وقت۔ اور لبیک سے فراغت



پر۔ اور حجرِ اسود کے بوسہ کے وقت اور ملتزم سے چمٹنے کے وقت اور عرفہ کی شام کو۔ اور منیٰ کی مسجد میں۔ اور مدینہ منورہ پر نگاہ پڑنے کے وقت۔ اور حضورِ اقدس ﷺ کی قبر اطہر کی زیارت کے وقت اور رخصت کے وقت اور حضورِ اقدس ﷺ کے آثارِ شریفہ اور گزرگاہوں اور قیامگاہوں، جیسے بدر وغیرہ پر گزرنے کے وقت۔ اور جانور کو ذبح کرنے کے وقت۔ اور تجارت کے وقت۔ اور وصیت کے لکھنے کے وقت۔ نکاح کے خطبہ میں۔ دن کے اولِ آخر میں۔ سونے کے وقت اور سفر کے وقت اور سواری پر سوار ہونے کے وقت۔ اور جس کو نیند کم آتی ہو اُسکے لئے۔ اور بازار جانے کے وقت۔ دعوت میں جانے کے وقت۔ او گھر میں داخل ہونے کے وقت۔ اور رسالے شروع کرنے کے وقت اور بسمِ اللہ کے بعد۔ اور غم کے وقت، بے چینی کے وقت سختیوں کے وقت۔ اور فقر کی حالت میں۔ اور ڈوبنے کے موقع پر۔ اور طاعون کے زمانہ میں۔ اور دُعا کے اول اور آخر اور درمیان میں کان بچنے کے وقت۔ پاؤں سونے کے وقت۔ چھینک آنے کے وقت۔ اور کسی چیز کو رکھ کر بھول جانے کے وقت۔ اور کسی چیز کے اچھا لگنے کے وقت۔ اور مولیٰ کھانے کے وقت۔ اور گدھے کے بولنے کے وقت۔ اور گناہ سے توبہ کے وقت۔ اور جب ضرورتیں پیش آویں۔ اور ہر حال میں۔ اور اُس شخص کے لئے جس کو کچھ



تہمت لگائی گئی ہو اور وہ اس سے بری ہو۔ اور دوستوں سے ملاقات کے وقت۔ اور مجمع کے اجتماع کے وقت۔ اور ان کے علیحدہ ہونے کے وقت۔ اور قرآن پاک کے ختم کے وقت۔ اور قرآن پاک کے حفظ کرنے کی دُعائیں میں۔ اور مجلس سے اُٹھنے کے وقت۔ اور ہر اُس جگہ میں جہاں اللہ کے ذکر کیلئے اجتماع کیا جاتا ہو۔ اور ہر کلام کے افتتاح میں۔ اور جب حضور اقدس ﷺ کا ذکر مبارک ہو۔ علم کی اشاعت کے وقت۔ حدیث پاک کی قرارت کے وقت۔ فتویٰ اور وعظ کے وقت۔ اور جب حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک لکھا جائے۔

علامہ سخاوی نے اوقاتِ مخصوصہ کے باب میں یہ مواقع ذکر کئے ہیں اور پھر ان کی تائید میں روایات اور آثار ذکر کئے ہیں۔ اختصاراً صرف مواقع کے ذکر پر اکتفا کیا گیا۔ البتہ ان میں سے بعض کی روایات اس فصل میں ذکر کی جا چکی ہیں۔ البتہ ایک بات قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ علامہ سخاوی شافعی المذہب ہیں اور یہ سب مواقع شافعیہ کے یہاں مستحب ہیں جنفیہ کے نزدیک بعض مواقع میں مستحب نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

علامہ شامی لکھتے ہیں کہ درود شریف نماز کے قعدہ اخیرہ میں مطلقاً اوستنتوں کے علاوہ بقیہ نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی اور نمازِ جنازہ میں بھی سنت ہے۔ اور جن اوقات میں بھی پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے، بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو۔ اور علماء نے تصریح کی ہے اس کے استحباب کی جمعہ کے



دن میں اور اُس کی رات میں۔ اور شنبہ کو اور اتوار کو، جمعرات کو۔ اور صبحِ شام اور مسجد کے داخل ہونے میں اور نکلنے میں۔ اور حضورِ اقدس ﷺ کی قبرِ اطہر کی زیارت کے وقت اور صفام وہ پر۔ جمعہ وغیرہ کے خطبہ میں۔ اذان کے جواب کے بعد اور تکبیر کے وقت۔ اور دُعا مانگنے کے شروع میں، بیچ میں اور اخیر میں۔ اور دُعا قنوت کے بعد۔ اور لبیک سے فراغت کے بعد۔ اور اجتماع اور افتراق کے وقت۔ وضو کے وقت۔ کان کے بچنے کے وقت۔ اور کسی چیز کے بھول جانے کے وقت۔ وعظ کے وقت۔ علوم کی اشاعت کے وقت۔ حدیث کی قرأت کے ابتدا میں اور انتہا میں۔ استفہام اور فتویٰ کی کتابت کے وقت۔ اور ہر مصنف اور پڑھنے پڑھانے والے کیلئے۔ اور خطیب کیلئے اور منگنی کرنے والے کیلئے۔ اپنا نکاح کرنے والے کیلئے۔ دوسرے کا نکاح کرنے والے کیلئے۔ اور رسالوں میں اور اہم امور کے شروع کے وقت۔ اور حضورِ اقدس ﷺ کا پاک نام لینے یا سُننے یا لکھنے کے وقت۔ اور ساٹھ اوقات میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔ صحبت کے وقت۔ پیشاب یا پاخانہ کے وقت بیچنے کی چیز کی تشہیر کے لئے بھوک کھانے کے وقت۔ تعجب کے وقت۔ جانور کے ذبح کرنے کے وقت، چھینک کے وقت۔ اسی طرح قرآنِ پاک کی قرأت کے درمیان میں اگر حضورِ اقدس ﷺ کا پاک نام آئے تو درمیان میں درود شریف نہ پڑھے۔ اھ

چوتھی فصل کے آدابِ متفرقہ کے مہ پر بھی اس کے متعلق بعض مسائل آئے ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مَنْ بَعَثَ اللَّهُ فِي الْخَلْقِ نَبِيًّا



﴿ تیسری فصل ﴾

ان احادیث کے بیان میں جن میں نبی کریم ﷺ پر درود نہ پڑھنے کی وعیدیں وارد ہوئی ہیں

﴿۱﴾ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اُحْضِرُوا الْمَنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ اَمِيْنٌ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اَمِيْنٌ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ اَمِيْنٌ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيلَ عَرَضَ بِي فَقَالَ بَعْدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لِي قُلْتُ اَمِيْنٌ فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ

حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ، ہم لوگ حاضر ہو گئے جب حضور نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین جب آپ خطبے سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے (منبر پر) چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ اپنے ارشاد فرمایا کہ اُس وقت جب جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے کہا ہلاک ہو جو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں



بَعْدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ
يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ أَمِينٌ
فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ
بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ
الْكَبَرُ عِنْدَهُ لَا وَاحِدَهُمَا
فَلَمْ يَدْخُلْهُ الْجَنَّةَ
قُلْتُ أَمِينٌ۔

نے کہا آمین۔ پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا
تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جو شخص جس کے سامنے آپکا
ذکرِ بارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا
آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے
کہا ہلاک ہو جو شخص جس کے سامنے اُس کے والدین
یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ
اُس کو جنت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا آمین۔

رواہ الحاكم وقال صحيح الاسناد والبخاری فی بر الوالدین ابن حبان فی صحیحہ وغیرہم و ذکرہم الخ

﴿ف﴾ یہ روایت فضائلِ رمضان میں گزر چکی ہے۔ اس میں یہ
لکھا تھا کہ اس حدیث میں حضرت جبریل علیہ السلام نے تین بددُعائیں دی ہیں اور حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں پر آمین فرمائی۔ اول حضرت جبریل علیہ السلام جیسے
مقرب فرشتہ کی بددُعاء ہی کیا کم تھی اور پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین نے تو
جتنی سخت بددُعاء بنادی وہ ظاہر ہے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے ہم لوگوں
کو ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرماویں اور ان بُرائیوں سے محفوظ
رکھیں، ورنہ ہلاکت میں کیا تردد ہے۔ درمنثور کی بعض روایات سے معلوم
ہوتا ہے کہ خود حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آمین کہو تو حضور
نے آمین فرمایا، جس سے اور بھی زیادہ اہتمام معلوم ہوتا ہے۔

علامہ سخاوی نے اس مضمون کی متعدد روایتیں ذکر کی ہیں۔ حضرت
مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم



ﷺ ایک مرتبہ منبر پر چڑھے، جب پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ پھر دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ پھر تیسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے تھے، انہوں نے کہا اے محمد (ﷺ) جو شخص رمضان کو پاوے اور اس کی مغفرت نہ کی جائے اللہ اُس کو ہلاک کرے، میں نے کہا آمین۔ اور وہ شخص کہ جس نے ماں باپ یا اُن میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو پھر بھی جہنم میں داخل ہو گیا ہو (یعنی ان کی ناراضی کی وجہ سے) اللہ اُس کو ہلاک کرے۔ میں نے کہا آمین۔ اور جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک آوے اور وہ درود نہ پڑھے اللہ اُس کو ہلاک کرے۔ میں نے کہا آمین۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ منبر کے ایک درجہ پر چڑھے اور فرمایا آمین۔ پھر دوسرے درجہ پر چڑھ کر فرمایا آمین۔ پھر تیسرے درجہ پر چڑھ کر فرمایا آمین۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے آمین کس بات پر فرمائی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے تھے اور انہوں نے کہا (زمین پر) ناک رگڑے وہ شخص جس نے اپنے والدین یا اُن میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو اور انہوں نے اُس کو جنت میں داخل نہ کرایا ہو، میں نے کہا آمین۔ اور ناک رگڑے وہ شخص (یعنی ذلیل ہو) جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اُس کی مغفرت نہ کی گئی ہو۔ میں نے کہا آمین۔ اور ناک رگڑے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین۔

حضرت جابرؓ سے بھی یہ قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں بھی منبر پر تین مرتبہ



آمین آمین کے بعد صحابہؓ کے سوال پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں پہلے درجہ پر چڑھا تو میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے کہا بد بخت ہو جو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور وہ مبارک مہینہ ختم ہو گیا اور اُس کی مغفرت نہ ہوتی میں نے کہا آمین۔ پھر انہوں نے کہا بد بخت ہو جو وہ شخص جس نے اپنے والدین کو یا اُن میں سے کسی ایک کو پایا ہو اور انہوں نے اُس کو جنت میں داخل نہ کرایا ہو میں نے کہا آمین۔ پھر کہا بد بخت ہو جو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور اُس نے آپ پر درود نہ بھیجا ہو میں نے کہا آمین۔

حضرت عمار بن یاسرؓ سے بھی یہ قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں حضرت جبریلؑ کی ہر بد دعا کے بعد یہ اضافہ ہے کہ جبریلؑ نے مجھ سے کہا آمین کہو حضرت ابن مسعودؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے بھی یہ منبر والا قصہ نقل کیا گیا ہے اور اس میں اوّل سخت الفاظ ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جبریل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے یوں کہا کہ جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُس کو ہلاک کرے اور اُس کا ملیا میٹ کر دے، میں نے کہا آمین۔ اسی طرح والدین اور رمضان کے قصہ میں بھی نقل کیا۔ حضرت ابو ذر و حضرت بریدہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی ان مضامین کی روایتیں ذکر کی گئی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں بھی یہ اضافہ ہے کہ ہر مرتبہ میں مجھ سے حضرت جبریلؑ نے کہا کہ کہو آمین، جس پر



میں نے آئین کہا۔ حضرت جابر بن سمرہؓ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے۔ نیز عبد اللہ بن الحارث سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے، اس میں بددعا و دفعہ ہے اس میں ارشاد ہے کہ جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا ہو اور اُس نے درود نہ پڑھا ہو اللہ تعالیٰ اُس کو ہلاک کرے پھر ہلاک کرے۔ حضرت جابرؓ نے ایک دوسری حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بد بخت ہے۔ اور بھی اس قسم کی وعیدیں کثرت سے ذکر کی گئی ہیں۔

علامہ سخاوی نے ان وعیدوں کو جو نبی کریم ﷺ کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وارد ہوئی ہیں مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی بددعا رہے اور شقاوت کے حامل ہونے کی خبر ہے، نیز جنت کا راستہ بھول جانے کی اور جہنم میں داخل ہونے کی۔ اور یہ کہ وہ شخص ظالم ہے، اور یہ کہ وہ سب سے زیادہ بخیل ہے۔ اور کسی مجلس میں حضور اقدس ﷺ پر درود شریف نہ پڑھا جائے اُس کے بارے میں کئی طرح کی وعیدیں ذکر کی ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص حضور اقدس ﷺ پر درود نہ پڑھے اُس کا دین (سالم) نہیں۔ اور یہ کہ وہ حضور اقدس ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت نہ کر سکے گا۔ اس کے بعد علامہ سخاوی نے ان سب مضامین کی روایات ذکر کی ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ إِنَّكَ
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
﴿۲﴾ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور اقدس



عَلَيْهِ قَالَ الْبَخِيلُ مَنْ
ذُكِرْتُ عَنْْدَهُ فَلَمْ
يُصَلِّ عَلَيَّ.
ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ بخیل
ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے
اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

﴿رواہ النسائی والبخاری فی تاریخہ والترمذی وغیرہم بسط طرقہ السخاوی﴾

﴿ف﴾ علامہ سخاوی نے کیا ہی اچھا شعر نقل کیا ہے
مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ اِنْ ذُكِرَ اسْمُهُ
فَهُوَ الْبَخِيلُ وَزِدْهُ وَصَفَ جَبَانَ
ترجمہ: جو شخص حضور اقدس ﷺ پر درود نہ بھیجے جس وقت کہ حضور کا
پاک نام ذکر کیا جا رہا ہو پس وہ پکا بخیل ہے۔ اور اتنا اضافہ کر اس پر کہ وہ
بزدل نامزد بھی ہے۔

حدیث بالا کا مضمون بھی بہت سی احادیث میں بہت سے صحابہ سے
نقل کیا گیا ہے۔ علامہ سخاوی نے حضرت امام حسنؓ کی روایت سے حضور اقدس
ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ میرا ذکر اس کے
سامنے کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت امام حسینؓ سے بھی حضور کا
یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ
پر درود نہ بھیجے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ بخیل
اور پورا بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔
حضرت انسؓ سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ وہ شخص بخیل ہے کہ جس کے
سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور ایک حدیث میں یہ الفاظ
نقل کئے گئے ہیں کہ میں تم کو سب بخیلوں سے زیادہ بخیل بتاؤں، میں تمہیں



لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز بتاؤں، وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا ہو پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک قصہ نقل کیا گیا ہے جس کے اخیر میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ ہلاکت ہے اُس شخص کے لئے جو مجھے قیامت میں نہ دیکھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہے جو آپ کی زیارت نہ کرے حضور ﷺ نے فرمایا بخیل۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، بخیل کون؟ حضور ﷺ نے فرمایا جو میرا نام سنے اور درود نہ بھیجے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ جب میرا ذکر اُس کے پاس کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ آدمی کے بخل کیلئے یہ کافی ہے کہ میں اُس کے سامنے ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا، تم کو سب سے زیادہ بخیل آدمی بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ضرور حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ شخص سب سے زیادہ بخیل ہے۔



﴿۳﴾ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ یہ بات ظلم سے ہے کہ کسی آدمی کے
 مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ أَذْكَرَ عِنْدَ سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ
 رَجُلٍ فَلَا يُصَلِّيَ عَلَى ﷺ. مجھ پر درود نہ بھیجے۔

﴿اخرجه النبیوی ورواہ ثقات قالہ السنخادی﴾

﴿ف﴾ یقیناً اس شخص کے ظلم میں کیا ترود ہے جو نبی کریم ﷺ کے
 اتنے احسانات پر بھی نبی کریم ﷺ پر درود نہ پڑھے۔ حضرت گنگوہی قدس سرہ
 کی سوانح عمری ”تذکرۃ الرشید“ میں لکھا ہے کہ حضرت عموماً متوسلین کو
 درود شریف پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے کہ کم سے کم تین سو مرتبہ روزانہ پڑھا
 جائے، اور اتنا نہ ہو سکے تو ایک تسبیح میں تو کمی نہ ہونی چاہئے۔ آپ فرمایا کرتے
 تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا بہت بڑا احسان ہے پھر آپ پر درود بھیجنے
 میں بھی بخل ہو تو بڑی بے مروتی کی بات ہے۔ درود شریف میں زیادہ تر پسند
 وہ تھا جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ الفاظ صلوٰۃ و سلام جو
 احادیث میں منقول ہیں۔ باقی دوسروں کے مؤلفہ درود تاج لکھی وغیرہ عموماً
 آپ کو پسند نہ تھے۔ بلکہ بعض الفاظ کو دوسرے معنی کا موہم ہونے کے سبب
 خلاف شرع فرمادیتے تھے۔

علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ جفا سے مراد بر و صلہ کا چھوڑنا ہے اور طبیعت
 کی سختی اور نبی کریم ﷺ سے دُوری پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ خَلْقِكَ يَا خَلْقُ النَّبِيِّ صَلِّ وَسَلِّمْ



﴿۴﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَعِيَّةَ كُرُوا اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ وَلَمْ يَصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ عَفَّرَهُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اُس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اُس کے نبی پر درود نہ ہو تو یہ مجلس اُن پر قیامت کے دن ایک وبال ہوگی۔ پھر اللہ کو اختیار ہے کہ اُن کو معاف کرے یا عذاب دے۔

﴿رواہ احمد و ابوداؤد وغیرہما بسطہ السنخادی﴾

﴿ف﴾ ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے، پھر وہ اللہ کے ذکر اور نبی پر درود سے پہلے مجلس برخواست کر دیں تو ان پر قیامت تک حسرت ہے گی۔

ایک اور حدیث میں ان الفاظ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اُس مجلس میں حضور پر درود نہ ہو تو وہ مجلس اُن پر وبال ہوتی ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں پھر اللہ کے ذکر اور حضور اقدس ﷺ پر درود سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں تو وہ مجلس قیامت کے دن وبال ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور وہ حضور اقدس ﷺ پر درود سے پہلے



مجلس برخواست کریں تو ان کو حسرت ہوگی چاہے وہ جنت ہی میں (اپنے اعمال کی وجہ سے) داخل ہو جائیں بوجہ اُس ثواب کے جس کو وہ دیکھیں گے۔ یعنی اگر وہ اپنے دوسرے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہو بھی جائیں تب بھی ان کو درود شریف کا ثواب دیکھ کر اس کی حسرت ہوگی کہ ہم نے اس مجلس میں درود کیوں نہ پڑھا تھا۔

حضرت جابرؓ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب لوگ کسی مجلس سے بغیر اللہ کے ذکر اور حضور ﷺ پر درود کے اُٹھیں تو ایسا ہی جیسے کسی سڑے ہوئے مردار جانور پر سے اُٹھے ہوں یعنی ایسی گندگی محسوس ہوگی جیسے کسی سڑے ہوئے جانور کے پاس بیٹھ کر دماغ سڑ جاتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۵۵﴾
 قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَجَلْتَ إِلَيْهَا الْمَصَلَّى فَإِذَا صَلَّيْتَ فَقَعْدَتَ فَأَحْمَدَ اللَّهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّى عَلَى ثَمَّادٍ عُهُ قَالَ

عَلَى خَيْرِ بَنِي إِسْرَءِيلَ
 حضرت فضالہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ تشریف فرما تھے ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر اللہم غفر لی واجمعی کے ساتھ دعا کی حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ادا نمازی جلدی کر دی جب تک نماز پڑھے تو ازل تو اللہ جل شانہ کی حمد کر جیسا کہ اُس کی شان کے مناسب ہے پھر مجھ پر درود پڑھ، پھر دعا مانگ حضرت فضالہ کہتے ہیں پھر ایک اور صاحب آئے انہوں نے



ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَهُ اَوَّلُ اللّٰهِ صَلَّاهُ الْكَمْدُ اَوْ حَضْرُوْا قَدْسَ
ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلَّى عَلٰی عَلَیْہِ سَلَامٌ پَر درود بھیجا حضور نے اُن صاحبِ
النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْکَبِیُّ یہ ارشاد فرمایا اے نمازی اب دعا کرتی
ﷺ اِنَّهَا الْمَصْلٰی اَنْعَجَبْ. دعا قبول کی جائے گی۔

﴿رواہ الترمذی وروی ابو داؤد والنسائی نحوہ کذا فی مشکوٰۃ﴾

﴿ف﴾ یہ مضمون بھی بکثرت روایات میں ذکر کیا گیا ہے۔ علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ درود شریف دُعا کے اول میں، درمیان میں اور اخیر میں ہونا چاہئے۔ علمائے اس کے استحباب پر اتفاق نقل کیا ہے کہ دُعا کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی شان کی حمد و ثنا، پھر حضور اقدس ﷺ پر درود سے ہونی چاہئے اور اسی طرح اسی پر ختم ہونا چاہئے۔

اقلی شی کہتے ہیں کہ جب تو اللہ سے دُعا کرے تو پہلے حمد کے ساتھ ابتدا کر، پھر حضور پر درود بھیج اور درود شریف کو دُعا کے اول میں، دُعا کے بیچ میں، دُعا کے اخیر میں کر، اور درود کے وقت میں حضور اقدس ﷺ کے اعلیٰ فضائل کو ذکر کیا کر، اس کی وجہ سے تو مستجاب الدعوات بنے گا اور تیرے اور اس کے درمیان سے حجاب اٹھ جائے گا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَامٌ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اَکْثَرًا۔

حضرت جابر حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ کو سوار کے پیالے کی طرح سے نہ بناؤ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ سوار کے پیالے سے کیا مطلب؟ حضور نے فرمایا کہ مسافر اپنی حاجت سے فراغت پر برتن میں پانی ڈالتا ہے، اس کے بعد اس کو اگر پینے کی یا وضو کی ضرورت ہوتی ہے تو



پیتا ہے یا وضو کرتا ہے ورنہ پھینک دیتا ہے۔ مجھے اپنی دُعا کے اوّل میں بھی یا
کیا کرو، وسط میں بھی، آخر میں بھی۔

علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ مسافر کے پیالے سے مراد یہ ہے کہ مسافر اپنا پیالہ
سواری کے پیچھے لٹکایا کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مجھے دُعا میں سب سے اخیر میں
نہ رکھو۔ یہی مطلب صاحبِ اتحاف نے شرحِ احیاء میں بھی لکھا ہے کہ سوار
اپنے پیالہ کو پیچھے لٹکا دیتا ہے یعنی مجھے اپنی دُعا میں سب سے اخیر میں نہ ڈال دو۔
حضرت ابن مسعودؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ سے کوئی چیز
مانگنے کا ارادہ کرے تو اُس کو چاہیے کہ اُولّا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ
ابتدا کرے، ایسی حمد و ثنا جو اُس کی شایانِ شان ہو۔ پھر نبی کریم ﷺ پر
درود بھیجے اور اس کے بعد دُعا مانگے۔ پس اقرب یہ ہے کہ وہ کامیاب ہوگا اور
مقصد کو پہنچے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ دُعا میں ساری
کی ساری رُکی رہتی ہیں، یہاں تک کہ اس کی ابتدا اللہ کی تعریف اور حضور پر
دُرود سے نہ ہو۔ اگر ان دونوں کے بعد دُعا کریگا تو اُس کی دُعا قبول کی جائیگی۔
حضرت انسؓ سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ہر دُعا رُکی رہتی
ہے، یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجے۔

حضرت علیؓ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تمہارا
مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دُعاؤں کی حفاظت کرنے والا ہے، تمہارے رب
کی رضا کا سبب ہے۔



حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی، یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ پر درود پڑھے۔ ایک دوسری حدیث میں یہ مضمون ان الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے کہ دُعا آسمان پر پہنچنے سے رُک رہتی ہے اور کوئی دُعا آسمان تک اُس وقت تک نہیں پہنچتی جب تک حضور پر درود نہ بھیجا جائے جب حضور پر درود بھیجا جاتا ہے تب وہ آسمان پر پہنچتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا گیا ہے جب کہ تو دُعا مانگا کرے تو اپنی دُعا میں حضور پر درود بھی شامل کیا کر، اس لئے کہ حضور اقدس ﷺ پر درود تو مقبول ہے ہی، اور اللہ جل شانہ کے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کچھ کو قبول کرے اور کچھ کو رد کرے۔ حضرت علیؓ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں، کوئی دُعا ایسی نہیں ہے کہ جس میں اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو، یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجے۔ پس جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور وہ دُعا محلِ اجابت میں داخل ہو جاتی ہے، ورنہ ٹوٹا دی جاتی ہے۔

ابنِ عطاء کہتے ہیں کہ دُعا کیلئے کچھ ارکان ہیں اور کچھ پر ہیں اور کچھ اسباب ہیں، اور کچھ اوقات ہیں۔ اگر ارکان کے موافق ہوتی ہے تو دُعا قوی ہوتی ہے اور پروں کے موافق ہوتی ہے تو آسمان پر اڑ جاتی ہے۔ اور اگر اپنے اوقات کے موافق ہوتی ہے تو فائز ہوتی ہے، اور اسباب کے موافق ہوتی ہے تو کامیاب ہوتی ہے۔ دُعا کے ارکان حضورِ قلب، رقت، عاجزی، خشوع اور اللہ کے ساتھ قلبی تعلق اور اس کے پر صدق ہے اور اس کے اوقات رات کا آخری حصہ، اور اس کے اسباب نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا۔ اور بھی متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے



کہ دُعا رُکِ رستی ہے جب تک کہ حضور پر درود نہ بھیجے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورؐ باہر تشریف لائے اور یوں ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ شانہ سے یا کسی بندے سے پیش آجائے تو اُس کو چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ جلّ شانہ پر حمد و ثنا کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے پھر یہ دُعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ
الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ
مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ
كُلِّ بَرٍّ وَسَلَامَةٍ مِنْ كُلِّ
ذَنْبٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا وَلَا
عَفْرَةً وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجَةً
وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا
قَضِيَّتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

انہیں کوئی معبود بجز اللہ کے جو بڑے حلیم
والا ہے، ہر عیب کے پاک ہے، اللہ جو رب ہے
عرشِ عظیم کا۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں
جو رب ہے، اس کے جہانوں کا۔ اے اللہ میں تجھ سے
سوال کرتا ہوں اُن چیزوں کی جو تیری رحمت کو
واجب کی نیوالی ہوں اور مانگت ہوں تیری
مغفرت کی مودرات کو (یعنی ایسے اعمال کہ
جن سے تیری مغفرت ضروری ہو جائے) اور مانگا
ہوں حصہ ہر نبی سے اور سلامتی ہر گناہ سے
میرے لئے کوئی ایسا لگانہ نہ چھوڑے جس کی آپ
مغفرت نہ کر دیں۔ اور نہ کوئی ایسا فکر و غم کہ
تو زائل نہ کر دے اور نہ کوئی ایسی حاجت جو تیری مرضی کے موافق ہو اور تو اُس کو پورا نہ کر دے

اے ارحم الراحمین۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ



﴿چوتھی فصل﴾ فوائدِ متفرقہ کے بیان میں

﴿اول﴾ فصلِ اول میں اللہ جل شانہ کا حکم درود کے بارے میں گزر چکا اور حکم کا تقاضا وجوب ہے اس لئے جمہور علماء کے نزدیک درود شریف کا کم سے کم عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے۔ بعض علماء نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے، لیکن تیسری فصل میں جو وعیدیں اس مضمون کی گزری ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے پاک نام آنے پر درود نہ پڑھنے والا بخیل ہے، ظالم ہے، بدبخت ہے۔ اس پر حضور کی اور حضرت جبریل علیہ السلام کی ہلاکت کی بدعائیں ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ ان کی بنا پر بعض علماء کا مذہب یہ ہے کہ جب بھی نبی کریم ﷺ کا نام نامی آئے اُس وقت ہر مرتبہ درود پڑھنا واجب ہے۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس میں دس مذہب نقل کئے ہیں۔ اور اوجز المسالک میں زیادہ بحث تفصیلی اس پر کی گئی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ بعض علماء نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ مسلمان پر عمر بھر میں کم سے کم ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے اور اس کے بعد میں اختلاف ہے۔ خود حنفیہ کے ہاں بھی اس میں دو قول ہیں۔ امام طحاوی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ جب بھی نبی کریم ﷺ کا نام نامی آئے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ ان روایات کی بنا پر جو تیسری فصل میں گزریں امام کرخی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ فرض کا درجہ ایک ہی مرتبہ ہے اور ہر مرتبہ استحباب کا درجہ ہے۔



﴿دوم﴾ نبی کریم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ شروع میں سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔ درمختار میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو وہ عین ادب ہے جیسا کہ ملی شافعی نے کہا ہے۔ اھ

یعنی نبی کریم ﷺ کا سید ہونا ایک امر واقعی ہے، لہذا اس کے بڑھانے میں کوئی اشکال کی بات نہیں، بلکہ ادب یہی ہے لیکن بعض لوگ اس سے منع کرتے ہیں۔ غالباً ان کو ابو داؤد شریف کی ایک حدیث سے اشتباہ ہو رہا ہے۔ ابو داؤد شریف میں ایک صحابی ابو مطرف سے نقل کیا گیا ہے کہ میں ایک وفد کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے حضورؐ سے عرض کیا اَنْتَ سَيِّدُنَا آپ ہم لے سردار ہیں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اَلْسَيِّدُ اللّٰهُ یعنی حقیقی سید تو اللہ ہی ہے۔ اور یہ ارشادِ عالی بالکل صحیح ہے۔ یقیناً حقیقی سیادت اور کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ حضورؐ کے نام پر سیدنا کا بڑھانا ناجائز ہے۔ بالخصوص جبکہ خود حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد جیسا کہ مشکوٰۃ میں بروایت شیخین (بخاری و مسلم) حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الحدیث کہ میں لوگوں کا سردار ہوں گا قیامت کے دن۔ اور دوسری حدیث میں مسلم کی روایت سے نقل کیا ہے اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اَدَمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔ نیز بروایت ترمذی حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اَدَمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا فَوْخَرُ



کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر کی بات نہیں حضورؐ کے اس پاک ارشاد کا مطلب جو ابو داؤد شریف کی روایت میں گزرا وہ کمال سیادت مراد ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مسکین وہ ہیں جس کو ایک ایک دو دو لقمے در بدر پھرتے ہوں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس نہ وسعت ہو نہ لوگوں سے سوال کرے۔ اسی طرح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم پچھاڑنے والا کس کو سمجھتے ہو (یعنی وہ پہلوان جو دوسرے کو زیر کرے) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس کو سمجھتے ہیں جس کو کوئی دوسرا پچھاڑ نہ سکے حضورؐ نے فرمایا، یہ پہلوان نہیں، بلکہ پچھاڑنے والا (یعنی پہلوان) وہ ہے جو غصہ کے وقت میں اپنے نفس پر قابو پائے۔

اسی حدیثِ پاک میں حضورؐ کا یہ سوال بھی نقل کیا گیا کہ تم رقب (یعنی لاولد) کس کو کہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ جس کے اولاد نہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا یہ لاولد نہیں، بلکہ لاولد وہ ہے جس نے کسی چھوٹی اولاد کو ذخیرہ آخرت نہ بنایا ہو (یعنی اس کے کسی معصوم بچے کی موت نہ ہوئی ہو)۔

اب ظاہر ہے کہ جو مسکین بھیک مانگتا ہو اُس کو مسکین کہنا کون ناجائز کہہ سکا۔ اسی طرح جو پہلوان لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہو لیکن اپنے غصہ پر اُس کو قابو نہ ہو وہ تو بہر حال پہلوان ہی کہلائے گا۔ اسی طرح سے ابو داؤد شریف میں ایک صحابی کا قصہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضورِ اقدس ﷺ کی پشتِ مبارک پر ہر نبوت دیکھ کر یہ درخواست کی تھی کہ آپ کی پشتِ مبارک پر (جو ابھر ہو اگوشہ)



مجھے دکھلائیے کہ میں اس کا علاج کروں کیوں کہ میں طیب ہوں حضور ﷺ نے فرمایا طیب تو اللہ تعالیٰ شانہ ہی ہیں جس نے اس کو پیدا کیا (الی آخر القصہ) اب ظاہر ہے کہ اس حدیث پاک سے معاہدوں کو طیب کہنا کون حرام کہہ سکا۔ بلکہ صاحبِ مجمع نے تو یہ کہا ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے طیب نہیں ہے۔ اور اسی طرح سے احادیث میں بہت کثرت سے یہ مضمون ملے گا کہ حضور اقدس ﷺ نے ایسے مواقع میں کمال کے اعتبار سے نفی فرمائی ہے حقیقت کی نفی نہیں۔

علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ علامہ مجد الدین (صاحب قاموس) نے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتے ہیں۔ اور اس میں بحث ہے۔ وہ یوں کہتے ہیں کہ نماز میں تو ظاہر ہے کہ نہ کہنا چاہیے نماز کے علاوہ میں حضور اقدس ﷺ نے اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے آپ کو سیدنا سے خطاب کیا تھا جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے (وہی حدیث ابو داؤد جو اوپر گزری) لیکن حضور کا انکار احتمال رکھتا ہے کہ تواضع ہو یا منہ پر تعریف کرنے کو پسند نہ کیا ہو، یا اس وجہ سے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا دستور تھا، یا اس وجہ سے کہ انہوں نے مبالغہ بہت کیا۔ چنانچہ انہوں نے کہا تھا کہ آپ ہمارے سردار ہیں، آپ ہمارے باپ ہیں، آپ ہم سے فضیلت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں۔ آپ ہم پر بخشش کرنے میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں، اور آپ جفۃ الغرار ہیں۔ یہ بھی زمانہ جاہلیت کا ایک مشہور مقولہ ہے کہ وہ اپنے اس سردار کو جو بڑا کہلانے والا ہو، اور بڑے بڑے پیالوں میں لوگوں کو دنیوں کی چکیتی اور گھسی سے لبریز پیالوں میں کھلاتا ہو، اور آپ ایسے ہیں، اور آپ ایسے ہیں۔ تو ان سب باتوں کے مجموعہ



حضورؐ نے انکار فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ شیطان تم کو مبالغہ میں نہ ڈال دے حالانکہ صحیح حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد ثابت ہے ”أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ“ کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ نیز حضورؐ کا قول ثابت ہے اپنے نواسہ حسنؑ کے لئے ”إِنِّى هَذَا سَيِّدٌ“ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اسی طرح سے حضور اقدس ﷺ کا حضرت سعدؓ کے بارے میں اُن کی قوم کو یہ کہنا ”قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ“ کہ کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کے لئے۔ اور امام نسائی کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں حضرت سہل بن حنیف کا حضور اقدس ﷺ کو ”یاسیدی“ کے ساتھ خطاب کرنا وارد ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے درود میں ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ“ کا لفظ وارد ہے۔ ان سب اُمور میں دلالت واضح ہے اور روشن دلائل ہیں اس لفظ کے جواز میں اور جو اس کا انکار کرے وہ محتاج ہے اس بات کا کہ کوئی دلیل قائم کرے علاوہ اس حدیث کے جو اوپر گزری، اس میں احتمالات مذکورہ ہونے کی وجہ سے اس کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ الی آخر ماذکر۔ یہ تو ظاہر ہے جیسا کہ اوپر بھی ذکر کیا گیا کہ کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے لیکن کوئی دلیل ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کا اطلاق غیر اللہ پر ناجائز معلوم ہوتا ہو۔ قرآن پاک میں حضرت یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں سَيِّدًا وَحُصُورًا کا لفظ وارد ہے۔

بخاری شریف میں حضرت عمرؓ کا ارشاد منقول ہے وہ فرمایا کرتے تھے اَبُو بَکْرٍ سَيِّدُنَا وَاعْتَقَ سَيِّدَنَا یعنی بِلَالٌ۔ ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہماری سرساز یعنی بلالؓ کو آزاد کیا۔



علامہ عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے جب انصار کو حضرت سعدؓ کے بارے میں قَوْمُوا اِلٰی سَيِّدِكُمْ یعنی ”اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ“ کہا۔ تو اس سے استدلال کیا جاتا ہے اس بات پر کہ اگر کوئی شخص سیدی اور مولائی کہے تو اُس کو نہیں روکا جائے گا اس لئے کہ سیادت کا مرجع اور مال اپنے ماتحتوں پر بڑائی ہے اور ان کے لئے حُسن تدبیر۔ اسی لئے خاوند کو سید کہا جاتا ہے۔ جب قرآن پاک میں وَالْفَيَا سَيِّدَهَا فرمایا۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا تھا کہ کیا کوئی شخص مدینہ منورہ میں اس کو مکروہ سمجھتا ہے کہ اپنے سردار کو سیدی کہے۔ انہوں نے فرمایا کوئی نہیں الخ۔ امام بخاریؒ نے اس کے جواز پر حضورؐ کے ارشاد مَنْ سَيِّدُكُمْ سے بھی استدلال کیا ہے، جو ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو خود امام بخاری نے ادب المفرد میں ذکر کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے بنو سلمہ سے پوچھا مَنْ سَيِّدُكُمْ کہ تمہارا سردار کون ہے۔ انہوں نے عرض کیا جَد بن قیس۔ حضورؐ نے فرمایا بَلْ سَيِّدُكُمْ عَمْرُو بْنُ جُمُوحٍ بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔ نیز اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ مشہور حدیث ہے جو متعدد صحابہ کرامؓ سے حدیث کی اکثر کتابوں بخاری شریف وغیرہ میں مذکور ہے۔ نیز حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے بخاری شریف میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اَطْعَمَ رَبَّكَ وَضَيَّ رَبَّكَ نہ کہے یعنی اپنے آقا کو رب کے لفظ سے تعبیر نہ کرے وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ بلکہ یوں کہے کہ میرا سید اور میرا مولیٰ۔ یہ تو سید اور مولیٰ کہنے کا حکم صاف ہے۔

﴿سُوم﴾ اسی طرح سے نبی کریم ﷺ کے پاک نام پر مولانا کا لفظ



بھی بعض لوگ پسند نہیں کرتے۔ ممانعت کی کوئی دلیل باوجود تلاش کے اس ناکارہ کو اب تک نہیں ملی، البتہ غزوہ احد کے قصہ میں ابوسفیان کو جواب دیتے ہوئے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ”اللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ“ وارد ہے۔ اور قرآن پاک میں سورہ محمد میں ”ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَى لَهُمْ“ وارد ہوا ہے۔ لیکن اس سے غیر اللہ پر لفظ ’مولى‘ کے اطلاق کی ممانعت معلوم نہیں ہوتی۔ یہاں بھی کمال ولایت مراد ہے کہ حقیقی مولى وہی پاک ذات ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا:

مَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ مَکَ تَهَابَ لَے اللہ

کے سوانہ کوئی ولی ہے نہ کوئی مددگار۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے ”وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ“ اور بخاری شریف میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے ”مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضِيَاعًا فَأَنَا وَلِيُّهُ“ یہاں حضور اقدس ﷺ نے اپنے آپ کو ولی بتایا ہے۔ ابھی بخاری شریف کی حدیث سے حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ولیقل سیدی ومولای گزر رہی چکا ہے کہ اپنے آقا کو سیدی ومولائی کہا کرے حضور کا پاک ارشاد مولی القوم من انفسهم مشہور ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے ”وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيٍّ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ“ الایہ۔ اور حدیث وفقہ کی کتاب النکاح تو کتاب الاولیاء سے پُر ہے۔ اور مشکوٰۃ شریف میں بروایت بخین حضور اقدس ﷺ کا ارشاد حضرت زید بن حارثہ کے متعلق اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا وارد ہے۔ نیز بروایت مسند احمد و ترمذی حضرت زید بن ارقم سے حضور اقدس ﷺ



کایہ ارشاد نقل کیا گیا ہے ”مَنْ كُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیُّ مَوْلَاہُ“ یعنی جس کا میں مولی ہوں علی اُس کے مولی ہیں۔ یہ حدیث مشہور ہے متعدد صحابہ کرام نے نقل کی گئی ہے۔ ملا علی قاری اس حدیث کی شرح میں نہایہ سے لکھتے ہیں کہ مولی کا اطلاق بہت سے معنی پر آتا ہے۔ جیسے رب اور مالک اور سید اور منعم یعنی احسان کرنے والا، اور معتق یعنی غلام آزاد کرنے والا اور ناصر (مددگار) اور محب اور تابع اور پڑوسی اور چچا زاد بھائی اور حلیف وغیرہ بہت سے معنی گنوائے ہیں، اسلئے ہر ایک کے مناسب معنی مراد ہوں گے۔ جہاں اللہ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ وارد ہوا ہے وہاں رب کے معنی میں ہے۔ اور حضور ﷺ کے نام مبارک پر آیا ہے جیسا کہ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیُّ مَوْلَاہُ وہاں ناصر اور مددگار کے معنی میں ہے۔

ملا علی قاری نے اس حدیث کا شان درود یہ لکھا ہے کہ حضرت اُسامہ بن زیدؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ کہہ دیا تھا کہ تم میرے مولا نہیں ہو میرے مولا حضور اقدس ﷺ ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں جس کا مولی ہوں علی اُس کے مولی ہیں۔

علامہ سخاوی نے قول بدیع میں اور علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں حضور اقدس ﷺ کے اسماء مبارکہ میں بھی لفظ مولی کا شمار کرایا ہے۔

عہ قال صاحب تحفة الاھوذی لحدیث الترمذی اخوجه احمد والنسائی والضاہد فی الباب عن بریدۃ اخوجه احمد وعن البراء بن عازب اخوجه احمد وابن ماجہ وعن سعد بن ابی وقاص اخوجه ابن ماجہ وعن علی اخوجه احمد اھ وقال القاری بعد ذکر تخریجہ والحاصل ان هذا حدیث صحیح۔ لا امریۃ فیہ بل بعض الحفاظ عدہ متواتراً اذ فی روایۃ لاحمدانہ سمعہ عن النبی ﷺ ثلاثون صحابياً وشہدوا بہ لعلی لما نوزع فی خلافتہ اھ۔



علامہ زرقانی لکھتے ہیں مولیٰ یعنی سید، منعم، مددگار، محب اور یہ اللہ تعالیٰ شانہ کے ناموں میں سے ہے۔ اور عنقریب مصنف یعنی علامہ قسطلانی کا استدلال اس نام پر آنا اولیٰ بکل مؤمن سے آرہا ہے۔ اس کے بعد علامہ زرقانی علامہ قسطلانی کے کلام کی شرح کرتے ہوئے حضور ﷺ کے ناموں کی شرح میں کہتے ہیں کہ ولی اور مولیٰ یہ دونوں اللہ کے ناموں میں سے ہیں، اور ان دونوں کے معنی مددگار کے ہیں۔ اور حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے، جیسا کہ بخاری نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا ہے اَنَا وَ لِیْ کُلِّ مُؤْمِنٍ۔ اور بخاری ہی میں حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ میں اس کے ساتھ دنیا و آخرت میں اولیٰ نہ ہوں۔ پس جس نے مال چھوڑا ہو وہ اس کے ورثہ کو دیا جائے اور جس نے قرضہ یا ضائع ہونے والی چیزیں چھوڑی ہوں وہ میرے پاس آئے میں اس کا مولیٰ ہوں۔ نیز حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں علی اُس کا مولیٰ ہے۔ امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو حسن بتایا ہے۔ انتہی

علامہ رازی سورہ محمد کی آیت شریفہ **وَ اَنَّ الْکَافِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَهُمْ** کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر یہ اشکال کیا جائے کہ آیت بالا اور دوسری آیت شریفہ **ثُمَّ رُدُّوْا اِلٰی اللّٰهِ مَوْلٰہُمْ الْحَقِّ** میں کس طرح جمع کیا جائے تو یہ کہا جائے گا کہ مولیٰ کے کئی معنی آتے ہیں۔ سردار کے، رب کے، مددگار کے پس جس جگہ یہ کہا گیا ہے کہ کوئی مولیٰ نہیں ہے وہاں یہ مراد ہے کہ کوئی مددگار نہیں۔ اور جس جگہ **مَوْلٰہُمْ الْحَقِّ** کہا گیا ہے وہاں اُن کا رب اور مالک مراد ہے۔ انتہی صاحب جلالین نے سورہ انعام کی آیت **مَوْلٰہُمْ الْحَقِّ** کی تفسیر مالک



کے ساتھ کی ہے۔ اس پر صاحبِ جبل لکھتے ہیں کہ مالک کے ساتھ تفسیر اس واسطے کی گئی ہے کہ آیت شریفہ مؤمن اور کافر دونوں کے بارے میں وارد ہوئی ہے اور دوسری آیت یعنی سورہ محمد میں اَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلٰی لَهُمْ وارد ہوا ہے۔ ان دونوں میں جمع اس طرح پر ہے کہ مولیٰ سے مراد پہلی آیت میں مالک خالق اور معبود ہے، اور دوسری آیت میں مددگار۔ لہذا کوئی تعارض نہیں رہا۔ اس کے علاوہ بہت سی وجوہ اس بات پر دال ہیں کہ مولا جبکہ کہ رب اور مالک کے معنی میں استعمال ہو تو وہ مخصوص ہے اللہ جل شانہ کے ساتھ لیکن جبکہ سردار اور اس جیسے دوسرے معنی میں مستعمل ہو تو اس کا نہ صرف نبی کریم ﷺ پر بلکہ ہر بڑے پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس سے پہلے نمبر میں حضور کا ارشاد غلاموں کے بارے میں گزر چکا ہے کہ وہ اپنے آقا کو سیدی و مولائی کے لفظ سے پکارا کریں۔ ملاً علی قاری نے بروایت احمد حضرت رباح سے نقل کیا ہے کہ ایک عجمت حضرت علیؑ کے پاس کوفہ میں آئی، انہوں نے آکر عرض کیا ”السّلام علیک یا مولانا“ حضرت علیؑ نے فرمایا ”میں تمہارا مولا کیسے ہوں تم عرب ہو“ انہوں نے عرض کیا ”ہم نے حضور اقدس ﷺ سے سُنّا ہے مَنْ كُنْتُ مَوْلَاہُ فَقَلْبِیُّ مَوْلَاہُ میں جس کا مولا ہوں علی اُس کے مولا ہیں۔“ جب وہ جماعت جانے لگی تو میں اُن کے پیچھے لگا اور میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں، تو مجھے بتایا گیا کہ یہ انصار کی جماعت ہے جس میں حضرت ابو ایوبؓ انصاری بھی ہیں۔

حافظ ابن حجر فتح الباری میں اس سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مولیٰ کا اطلاق سید کے نسبت اقرب الی عدم الکماہتہ ہے۔ اس لئے کہ سید



کالفظ تو اعلیٰ ہی پر بولا جاتا ہے لیکن لفظ مولیٰ تو اعلیٰ اور سفل دونوں پر بولا جاتا ہے

يَا ذِي الصَّلَاةِ وَسَيِّدِي اِنَّمَا اِنَّا

عَلَىٰ حَبِيْبِنَا يَرْحَمُنَا

﴿چہارم﴾ آداب میں سے یہ ہے کہ اگر کسی تحریر میں نبی کریم ﷺ کا پاک نام گزے تو وہاں بھی درود شریف لکھنا چاہیے۔ محدثین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجماع کے یہاں اس مسئلہ میں انتہائی تشدد ہے کہ حدیث پاک لکھتے ہوئے کوئی ایسا لفظ نہ لکھا جائے جو استاذ سے نہ سنا ہو حتیٰ کہ اگر کوئی لفظ استاذ سے غلط سنا ہو تو اس کو بھی یہ حضرات نقل میں بعینہ اسی طرح لکھنا ضروری سمجھتے ہیں جس طرح استاذ سے سنا ہے۔ اس کو صحیح کر کے لکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اسی طرح اگر توضیح کے طور پر کسی لفظ کے اضافہ کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اس کو استاذ کے کلام سے ممتاز کر کے لکھنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ یہ شبہ نہ ہو کہ یہ لفظ بھی استاذ نے کہا تھا۔ اس سبب باوجود جملہ حضرات محدثین اس کی تصریح فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ کا نام نامی آئے تو درود شریف لکھنا چاہیے اگرچہ استاذ کی کتاب میں نہ ہو۔ جیسا کہ امام نووی نے شرح مسلم شریف کے مقدمہ میں اس کی تصریح کی ہے اسی طرح امام نووی تقریب میں اور علامہ سیوطی اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

”ضروری ہے یہ بات کہ حضور اقدس ﷺ کے ذکر مبارک کے وقت

زبان کو اور انگلیوں کو درود شریف کے ساتھ جمع کرے، یعنی زبان سے درود

شریف پڑھے اور انگلیوں سے لکھے بھی، اور اس میں اصل کتاب کا اتباع نہ کرے

اگرچہ بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ اصل کا اتباع کرے۔“ انتہی



بہت سی روایات حدیث بھی اس میں وارد ہوئیں اگرچہ وہ متکلم فیہ بلکہ بعض کے اُپر موضوع ہونے کا بھی حکم لگایا گیا ہے، لیکن کئی روایات اس قسم کے مضمون کی وارد ہونے پر اور جملہ علماء کا اس پر اتفاق اور اس پر عمل اس بات کی دلیل ہے کہ ان احادیث کی کچھ اصل ضرور ہے۔

علامہ سخاوی قولِ بدیع میں لکھتے ہیں کہ جیسا کہ توحصورِ اقدس ﷺ کا نام نامی لیتے ہوئے زبان سے درود پڑھتا ہے اسی طرح نام مبارک لکھتے ہوئے اپنی انگلیوں سے بھی درود شریف لکھا کر کہتیرے لئے اس میں بہت بڑا ثواب ہے اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس کی ساتھ علمِ حدیث لکھنے والے کامیاب ہوتے ہیں۔ علماء نے اس بات کو مستحب بتایا ہے کہ اگر تحریر میں بار بار نبی کریم ﷺ کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے اور پورا درود لکھے اور کابلوں اور جاہلوں کی طرح سے 'صلعم' وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے۔ اس کے بعد علامہ سخاوی نے اس سلسلہ میں چند حدیثیں بھی نقل کی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد نقل کیا گیا کہ جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھے فرشتے اُس وقت تک لکھنے والے پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ سے کوئی علمی چیز لکھے اور اس کے ساتھ درود شریف بھی لکھے اُس کا ثواب اُس وقت تک ملتا رہے گا جب تک وہ کتاب پڑھی جائے۔ حضرت ابن عباسؓ سے بھی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے



کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے اُس وقت تک اُس کو ثواب ملتا ہے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں ہے۔

علامہ سخاوی نے متعدد روایات سے مضمون بھی نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن علماء حدیث حاضر ہوں گے اور اُن کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی جن سے وہ حدیث لکھتے تھے، اللہ جل شانہ حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ ان سے پوچھو یہ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم حدیث لکھنے پڑھنے والے ہیں۔ وہاں سے ارشاد ہو گا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ تم میرے نبی پر کثرت سے درود بھیجتے تھے۔

علامہ نووی تقریب میں اور علامہ سیوطی اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ درود شریف کی کتابت کا بھی اہتمام کیا جائے جب بھی حضور اقدس ﷺ کا پاک نام گزرے۔ اور اس کے بار بار لکھنے سے اکتاؤ نہیں اس واسطے کہ اس میں بہت ہی زیادہ فوائد ہیں، اور جس نے اس میں تساہل کیا بہت بُری خیر سے محروم رہ گیا۔

علماء کہتے ہیں کہ حدیثِ پاک اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ بِیْ یَوْمِ الْقِیَمَةِ (مفصلِ اول میں گزری ہے) اس کے مصداق محدثین ہی ہیں کہ وہ بہت کثرت سے درود شریف پڑھنے والے ہیں۔ اور علماء نے اس سلسلہ میں اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہے جس میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ جو شخص میرے اوپر کسی کتاب میں درود بھیجے ملائکہ اُس کے لئے اُس وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں ہے۔



یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس جگہ اس کا ذکر کرنا مناسب ہے اور اس کی طرف التفات نہ کیا جائے کہ ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر کر دیا ہے۔ اس لئے کہ اس کے بہت سے طرق ہیں جو اس کو موضوع ہونے سے خارج کر دیتے ہیں، اور اس کے مقتضی ہیں کہ اس حدیث کی اصل ضرور ہے اس لئے کہ طبرانی نے اس کو ابو ہریرہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے، اور ابن عدی نے حضرت ابو بکرؓ کی حدیث سے اور اصہبانی نے ابن عباسؓ کی حدیث سے اور ابو نعیم نے حضرت عائشہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے۔ انتہی

صاحب اتحاد نے شرح احیاء میں بھی اس کے طرق پر کلام کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حافظ سخاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث جعفر صادق کے کلام سے موقوفاً نقل کی گئی ہے۔ ابن قیم کہتے ہیں کہ یہ زیادہ اقرب ہے۔ صاحب اتحاد کہتے ہیں کہ طلبہ حدیث کو عجلت اور جلد بازی کی وجہ سے درود شریف کو چھوڑنا چاہیے ہم نے اس میں بہت مبارک خواب دیکھے ہیں۔ اس کے بعد پھر انہوں نے کئی خواب اس کے بارے میں نقل کئے ہیں۔

حضرت سفیان بن عیینہ سے نقل کیا ہے کہ میرا ایک دوست تھا وہ مر گیا تو میں نے اُس کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا؟ اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی۔ میں نے کہا کہ کس عمل پر؟ اس نے کہا کہ میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور جب حضور اقدسؐ کا پاک نام آتا تھا تو میں سُبْحَ صَلَّی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا، اسی پر میری مغفرت ہو گئی۔

ابو الحسن میمنی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد ابو علی کو خواب میں دیکھا



اُن کی اُنکلیوں کے اوپر کوئی چیز سونے یا زعفران کے رنگ سے لکھی ہوئی تھی
میں نے اُن سے پوچھا یہ کیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں حدیثِ پاک کے اوپر
صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا۔

حسن بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خواب میں
دیکھا، اُنہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کاش تو یہ دیکھتا کہ ہمارا نبی کریم ﷺ پر کتابوں
میں درود لکھنا کیسا ہمارے سامنے روشن اور منور ہو رہا ہے (بدیع)

اور بھی متعدد خوابات اس قسم کے ذکر کئے ہیں فصلِ حکایات میں اس
قسم کی چیزیں کثرت سے آئیں گی۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى خَلْقِكَ يَا خَيْرَ الْخَلْقِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

﴿پہنچم﴾ حضرت تھانوی نور اللہ مقدس نے زاد السعد میں ایک مستقل
فصل آدابِ متفرقہ میں لکھی ہے اگرچہ اس کے متفرق مضامین پہلے گزر چکے
ہیں، اہمیت کی وجہ سے ان کو یکجا ہی ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ ارشاد فرماتے ہیں:

① جب اسمِ مبارک لکھے صلوٰۃ و سلام بھی لکھے یعنی صلی اللہ علیہ
وسلم پورا لکھے اس میں کوتاہی نہ کرے، صرف 'ص' یا 'صلعم' پر
اکتفا نہ کرے۔

② ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا اور سببِ نخل نامِ مبارک
کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا، اُس کے سیدھے ہاتھ کو مرضِ اکلہ
عارض ہوا، یعنی اُس کا ہاتھ گل گیا۔

③ شیخ ابن حجر مکی نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف 'صلی اللہ علیہ' پر



اکتفا کرتا تھا، 'وسلم' نہ لکھتا تھا۔ حضورِ انور ﷺ نے اُس کو خواب میں ارشاد فرمایا تو اپنے کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے، یعنی 'وسلم' میں چار حرف ہیں، ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دس گنا ثواب۔ لہذا 'وسلم' میں چالیس نیکیاں ہوتیں۔ مفصل حکایات میں ۲۶ پر بھی اس نوع کا ایک قصہ آ رہا ہے۔

۴) درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن و کپڑے پاک و صاف رکھے۔

۵) آپ کے نام مبارک سے پہلے لفظ سیدنا بڑھادینا مستحب اور فضل ہے۔ انتہی

اس اکلہ والے قصہ کو اور چالیس نیکیوں والے قصہ کو علامہ سخاوی نے بھی قولِ بدیع میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے درود شریف کے متعلق ایک مستقل فصل مسائل کے بلے میں تحریر فرمائی ہے اس کا اضافہ بھی اس جگہ مناسب ہے۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں :-

مسئلہ ① عمر بھر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے بوجہ حکم صلوٰۃ کے جو شعبان ۳۰۰ میں نازل ہوا۔

② اگر ایک مجلس میں کئی بار آپ کا نام پاک ذکر کیا جائے تو طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار میں ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے مگر مفتی یہ یہ ہے کہ ایک بار پڑھنا واجب ہے پھر



مستحب ہے۔

۳) نماز میں بجز تشہدِ اخیر کے دوسرے ارکان میں درود شریف پڑھنا

مکروہ ہے۔ (در مختار)

۴) جب خطبہ میں حضور ﷺ کا نام مبارک آئے یا خطیب یہ آیت

پڑھے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا** اپنے دل میں بلا جنبشِ زبان کے صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لے۔ (در مختار)

۵) بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے اور با وضو نور علی نور ہے۔

۶) بجز حضراتِ انبیاء، حضراتِ ملائکہ علی جمیعہم السلام کے کسی اور پر

استقلالاً درود شریف نہ پڑھے، البتہ تبعاً مضائقہ نہیں، مثلاً یوں نہ کہے **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ** بلکہ یوں کہے **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ** (در مختار)

۷) در مختار میں ہے کہ اسبابِ تجارت کھولنے کے وقت یا ایسے ہی

کسی موقع پر یعنی جہاں درود شریف پڑھنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی دنیوی غرض کا اس کو ذریعہ بنایا جائے درود شریف پڑھنا ممنوع ہے۔

۸) در مختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت

دینا اور بلند آواز کرنا جہل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں قابلِ ترک ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا عَلَى خَيْرِ النَّاسِ أَجْمَعِينَ



پانچویں فصل

دُرود شریف کے متعلق حکایات میں

دُرود شریف کے بارے میں اللہ تعالیٰ شانہ کے حکم اور حضور اقدس ﷺ کے پاک ارشادات کے بعد حکایات کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رہتی لیکن لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہے کہ بزرگوں کے حالات سے ترغیب زیادہ ہوتی ہے، اسی لئے اکابر کا دستور اس ذیل میں کچھ حکایات لکھنے کا بھی چلا آ رہا ہے۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے ایک فصل زاد السعیّد میں مستقل حکایات میں لکھی ہے جس کو بعینہ لکھتا ہوں، اس کے بعد چند دوسری حکایات بھی نقل کی جائیں گی اور اس سلسلہ کی بہت سی حکایات اس ناکارہ کے رسالہ فضائلِ حج میں بھی گزر چکی ہیں۔ حضرت تحریر فرماتے ہیں :

فصل پنجم حکایاتِ اخبار متعلقہ دُرود شریف کے بیان میں

① مواہب لدنیہ میں تفسیرِ قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ ﷺ ایک پرچہ سرانگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلّہ وزنی ہو جائے گا وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں، آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے۔ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ دُرود شریف ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا، میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو



ادا کر دیا (حاشیہ حسن) یہ قصہ فصلِ اوّل کی حدیث ملا پر بھی گزرا اور اس جگہ اس کے متعلق ایک کلام اور بھی گزرا۔

(۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کہ جلیل القدر تابعی ہیں اور خلیفہ راشد ہیں شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روضہ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے (حاشیہ حسن از فتح القدیر)

(۳) روضۃ الاجاب میں امام اسمعیل بن ابراہیم مزنی سے جو امام شافعی رحمہ اللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعی کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا۔ وہ مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک درود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کونسا درود ہے۔ فرمایا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا ذَكَرْتُكَ الذَّاكِرُونَ وَكَمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغٰفِلُونَ (حاشیہ حسن)

(۴) مناجات الحسنات میں ابن فاکہانی کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ نیک صالح موسیٰ ضریری بھی تھے۔ انہوں نے اپنا گزرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اُس میں موجود تھا۔ اُس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی اس حالت میں رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں۔ ہنوز تین سو بار نوبت پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی۔ اور ”بَعْدَ الْمَمَاتِ“ کے بعد ”اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے۔ وہ درود یہ ہے:



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُجِنُّنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ
الْأَهْوَالِ وَالْأَفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ
وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا أَعْلَى
الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخِذَرَاتِ
فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ

اور شیخ مجدد الدین صاحب قاموس نے بھی اس حکایت کو بسند خود
ذکر کیا ہے (فض)

⑤ بعض رسائل میں عبید اللہ بن عمر قواریریؓ سے نقل کیا ہے کہ ایک
کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مر گیا، میں نے اُس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ
تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کہا مجھے بخش دیا۔ میں نے سبک پوچھا، کہا
میری عادت تھی جب نام پاک رسول اللہ ﷺ کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ
وسلم بھی بڑھاتا، خدائے تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی
کان نے سنا نہ کسی دل پر گزرا (گلشن جنت)

⑥ دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے
لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسی کے نہ ہونے سے پریشان تھے۔ ایک لڑکی نے
یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنوئیں کے اندر تھوک دیا، پانی کنارے تک اُبل آیا۔
مؤلف نے حیران ہو کر وجہ پوچھی۔ اُس نے کہا یہ برکت ہے درود شریف کی جسکے

عہ اس درود شریف کا بکثرت پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چسپاں کرنا تمام امراض و بایہ ہیز و طاعون وغیرہ سے حفاظت کیلئے
منید اور بوجہ اذکار کے مجید غیر اطمینان بخش ہے اور تَرْفَعُنَا بِهَا کے بعد بعض لوگ لفظ عَزَّوَجَلَّ بھی پڑھتے ہیں حضرت مولانا مدظلہ نے
ایک والا نام میں احقر کو اسی طرح تحریر فرمایا تھا۔ مردہ محمد انعام اللہ غفر لہ ۱۲ ملہ ذکرہ السخاوی مختصر ص ۱۹۱



بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی۔

④ شیخ زروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک وغیرہ کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔

⑤ ایک معتمد دوست نے راقم سے ایک خوشنویس لکھنؤ کی حکایت بیان کی، اُن کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اوّل ایکبار درود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اس کے بعد کام شروع کرتے۔ جب ان کے انتقال کا وقت آیا تو غلبہ فکر آخرت سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے۔ ایک مجذوب آنکھ اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے، وہ بیاض سرکار میں پیش ہے اور اُس پر صاد بن رہے ہیں۔

⑥ مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینہ تک خوشبو عطر کی آتی رہی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا۔ فرمایا یہ برکت درود شریف کی ہے۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ کو بیدار رہ کر درود شریف کا شغل فرماتے۔

⑦ ابو زرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ اُس سے سبب حصول اس درجہ کا پوچھا، اُس نے کہا میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں، جب نام مبارک آنحضرت ﷺ کا آتا میں درود لکھتا تھا، اس سبب مجھے یہ درجہ ملا (فض) زاد السعید میں قصہ اسی طرح نقل کیا ہے۔ بندہ کے خیال میں کاتب غلطی ہوئی، صحیح یہ ہے کہ



ابوزر عہ کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا جیسا کہ حکایات میں ۲۹ پر آرہا ہے۔
 ⑪ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور حکایت ہے کہ ان کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا یہ پانچ درود شریف جمعہ کی رات کو میں پڑھا کرتا تھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍۭ بِعَدَدِ مَنْ صَلَّیْ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی
 مُحَمَّدٍۭ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍۭ کَمَا
 اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍۭ کَمَا نَحِبُّ اَنْ
 یُّصَلَّی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍۭ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلَّی عَلَیْہِ۔

اس درود کو درودِ خمسہ کہتے ہیں (فض) امام شافعی کے متعلق اور بھی حکایات نقل کی گئی ہیں جو ۳۰ پر آرہی ہیں۔

⑫ شیخ ابن حجر مکیؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا اُس سے حال پوچھا، اُس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا گیا تو اُس نے کہا فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود کو شمار کیا، سو درود کا شمار زیادہ نکلا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اتنا بس ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ (فض) یہ قصہ ۱۹ پر قولِ بدیع سے بھی آرہا ہے۔

⑬ شیخ ابن حجر مکیؒ نے لکھا ہے کہ ایک مردِ صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت درود بعدِ معین پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اُسکا



روشن ہو گیا۔ آپ نے فرمایا وہ مُنھ لاؤ جو درود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں۔ اُس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسارہ سامنے کر دیا۔ آپ نے اس رخسارہ پر بوسہ دیا۔ بعد اسکے وہ بیدار ہو گیا تو سائے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی (فض) یہ واقعہ ۳۸ پر تفصیل سے آرہا ہے۔

(۱۷) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوة میں لکھا ہے کہ جب حضرت حواری علیہا السلام پیدا ہوئیں، حضرت آدمؑ نے اُن پر ہاتھ بٹھانا چاہا، ملائکہ نے کہا صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے اور مہر ادا نہ کر دو۔ انہوں نے پوچھا مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ رسول مقبول ﷺ پر تین بار درود شریف پڑھنا۔ اور ایک روایت میں بیس بار آیا ہے۔ فقط

یہ واقعات زادا السعید میں نقل کئے ہیں، ان میں سے بعض کو دوسرے حضرات نے بھی نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی بہت سی واقعات اور بہت سے خواب درود شریف کے سلسلہ میں مشائخ نے لکھے ہیں جن میں سے بعض کا ذکر اس رسالہ میں کیا جاتا ہے جو زادا السعید کے قصوں پر اضافہ ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اٰلِكَ اَئِمَّةِ الْاِسْلَامِ

(۱۸) علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابوسعید خیاط تھا، وہ بہت کیسورہتے تھے۔ لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ابنِ شریق کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے۔ لوگوں کو اس پر بہت تعجب ہوا۔ لوگوں نے اُن سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے



حضورِ اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی اور کہا کہ حضور ﷺ نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ ان کی مجلس میں جایا کر اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ مَنْ لَكَ مِنْ أُمَّةٍ بَلَدٌ ۖ عَلَىٰ حَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ ۖ عَلَىٰ خَلْقِهِ أَجْمَعٍ ۖ

①۶ ابو العباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہو گیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور اُن پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے اُن سے پوچھا اُنہوں نے کہا اللہ جل شانہ نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا۔ اور مجھے تاج عطا فرمایا۔ اور یہ سب نبی کریم ﷺ پر کثرتِ درود کی وجہ سے۔ (قول بدیع) ۵

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ مَنْ لَكَ مِنْ أُمَّةٍ بَلَدٌ ۖ عَلَىٰ حَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ ۖ عَلَىٰ خَلْقِهِ أَجْمَعٍ ۖ

①۷ صوفیاء میں سے ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو کہ جس کا نام مسطح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بیباک تھا (یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا) مرنے کے بعد خواب میں دیکھا، میں نے اُس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا۔ اُس نے کہا اللہ تعالیٰ شانہ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس عمل سے ہوئی اُس نے کہا کہ میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث نقل کر رہا تھا، استاد نے درود شریف پڑھا میں نے بھی ان کے ساتھ بہت آواز سے درود پڑھا۔ میری آواز سُن کر سب مجلس والوں نے درود پڑھا، حق تعالیٰ شانہ نے اس وقت



ساری مجالس والوں کی مغفرت فرمادی (قول بدیع)

نزدہٗ المجالس میں بھی اسی قسم کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا، بہت گناہگار تھا، میں اُس کو بار بار توبہ کی تاکید کرتا تھا مگر وہ نہیں کرتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں نے اُس کو جنت میں دیکھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ تو اس مرتبہ پر کیسے پہنچ گیا۔ اُس نے کہا میں ایک محدث کی مجالس میں تھا، انہوں نے یہ کہا کہ جو شخص نبی کریم ﷺ پر زور سے درود پڑھے اُس کیلئے جنت واجب ہے، میں نے آواز سے درود پڑھا اور اسے اور لوگوں نے بھی پڑھا اور اس پر ہم سب کی مغفرت ہو گئی۔

اس قصہ کو روض الفائق میں بھی ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ صوفیا میں سے ایک بزرگ نے کہا کہ میرا ایک پڑوسی تھا بہت گناہگار ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا۔ اُس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی۔ میں اُس کو نصیحت کرتا تو سنتا نہیں تھا، میں توبہ کو کہتا تو وہ مانتا نہ تھا جب وہ مر گیا تو میں نے اُس کو خواب میں بہت اونچے مقام پر اور جنت کے لباسِ فاخرہ میں دیکھا بڑے اعزاز و اکرام میں تھا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو اُس نے اوپر والا قصہ محدث کا ذکر کیا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمِعُوا بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ يَوْمَ يَأْتِيكُم مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ أَسْفُودٌ

⑱ ابو الحسن بغدادی داری کہتے ہیں کہ انہوں نے ابو عبد اللہ بن حامد کو مرنے کے بعد کئی دفعہ خواب میں دیکھا، اُن سے پوچھا کہ کیا گزری۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور مجھ پر رحم فرمایا۔ انہوں نے اُن سے



یہ پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جس سے میں سیدھا جنت میں داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھ، اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قل ہو اللہ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت مشکل عمل ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ پھر تو ہر شب میں ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کر۔ داری کہتے ہیں کہ یہ میں نے اپنا معمول بنالیا (بدیع) ۷

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى خَلِيَّتِكَ يَا خَلِئَاتُكَ كَلَامُ

۱۹ ایک صاحب نے ابو حفص کاغذی کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ اُن سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھ پر رحم فرمایا میری مغفرت فرمادی مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دیدیا۔ انہوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا انہوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا تو میرا درود شریف گناہوں پر بڑھ گیا تو میرے مولیٰ جلّ جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو بس بس آگے حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ۔ (بدیع)۔ یہ قصہ ۱۲ پر ابن حجر مکیؒ سے مختصر گزر چکا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى خَلِيَّتِكَ يَا خَلِئَاتُكَ كَلَامُ

۲۰ علامہ سخاوی بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گناہگار تھا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اُس کو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ اس کو غسل دیکر اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں میں نے اس شخص کی مغفرت کر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام



نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہو گیا۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ تورات کو کھولا تھا اُس میں محمد (ﷺ) کا نام دیکھا تھا تو اس نے ان پر درود پڑھا تھا تو میں نے اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دی۔ (بیہ)

اس قسم کے واقعات میں کوئی اشکال کی بات نہیں، نہ تو ان کا یہ مطلب ہے کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھ لینے سے سارے گناہ کبیرہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں اور نہ اس قسم کے واقعات میں کوئی مبالغہ یا جھوٹ وغیرہ ہے، یہ مالک کے قبول کر لینے پر ہے، وہ کسی شخص کی معمولی سی عبادت ایک دفعہ کا کلمہ طیبہ قبول کر لے جیسا کہ فصلِ اول کی حدیث ۱۱ میں حدیث البطاقہ میں گزر چکا ہے تو اس کی برکت سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ اللّٰهُ تَعَالٰی کا قرآن پاک میں ارشاد ہے ترجمہ:- بیشک اللہ تعالیٰ شانہ اس کی تو مغفرت نہیں فرماتے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے (یعنی مشرک کافر کی تو مغفرت ہے نہیں) اس کے علاوہ جس کو چاہیں گے بخش دیں گے۔ اس لئے ان قصوں میں اور اس قسم کے دوسرے قصوں میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کو کسی ایک دفعہ کا درود پڑھنا پسند آجائے وہ اس کی وجہ سے سارے گناہ معاف کر دے یا احتیاً ہے۔ ایک شخص کے کسی کے ذمہ ہزاروں روپے قرض ہیں وہ قرض دار کی کسی بات پر جو قرض دینے والے کو پسند آگئی ہو یا بغیر ہی کسی بات کے اپنا سارا قرضہ معاف کر دے تو کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اللہ جل شانہ اگر کسی کو محض اپنے لطف و کرم سے بخش دے تو اس میں کیا اشکال کی بات ہے۔



ان قصوں سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کو مالک کی خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے، اس لئے بہت ہی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیے۔ نہ معلوم کس وقت کا پڑھا ہوا اور کس محبت کا پڑھا ہوا پسند آجائے۔ ایک دفعہ کا بھی پسند آجائے تو بیڑا پار ہے۔

بس ہے اپنا ایک ہی نالہ اگر پہنچے وہاں
گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم

يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ اِنَّمَا اَبْلَاكَ عَلَى تَخَيُّنِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

۲۱) ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بُری بدھیت صورت دیکھی انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے۔ اُس نے کہا میں تیرے بُرے عمل ہوں۔ انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے۔ اُس نے کہا حضرت مصطفیٰ محمد ﷺ پر درود شریف کی کثرت۔ (بدیع)

ہم میں سے کونسا شخص ایسا ہے جو دن رات بد اعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے اس کے بدرقہ کے لئے درود شریف بہترین چیز ہے، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے جتنا بھی پڑھا جا سکے دریغ نہ کیا جائے کہ اکسیر اعظم ہے۔

يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ اِنَّمَا اَبْلَاكَ عَلَى تَخَيُّنِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

۲۲) شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مر گیا میں نے اُس کو خواب میں دیکھا، میں نے اُس سے پوچھا کیا گزری۔ اُس نے کہا شبلی بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گزریں اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑبڑ ہونے لگی، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ



یہ مصیبت کہاں سے آرہی۔ کیا میں اسلام پر نہیں مرا۔ مجھے ایک آواز آئی کہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے۔ جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور اُن کے درمیان حائل ہو گیا۔ اُس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آرہی تھی۔ اُس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتائیے، میں نے فوراً کہہ دیئے۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون صاحب ہیں۔ اُنہوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ درود سے پیدا کیا گیا ہوں، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں۔ (بدیع)

نیک اعمال بہترین صورتوں میں اور بُرے اعمال بُج صورتوں میں آفرت میں مشتمل ہوتے ہیں۔ فضائل صدقات حصہ دوم میں مُردہ کے جواحوال تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں۔ اس میں تفصیل سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میت کی نعش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اس کی دائیں طرف، روزہ بائیں طرف اور قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سر کی طرف وغیرہ وغیرہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور جس جانب سے عذاب آتا ہے وہ مدافعت کرتے ہیں۔ اسی طرح سے بُرے اعمال خبیث صورتوں میں۔ زکوٰۃ کا مال ادا نہ کرنے کی صورت میں تو قرآن پاک اور احادیث میں کثرت سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال اژدہا بن کر اس کے گلے کا طوق ہو جاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْهُ۔

يَا بَارِئُ صَنَدًا وَسَيِّدُ اَمَمًا اَللّٰهُمَّ عَلَيَّ حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

(۳۳) حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ



باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے رات ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک شخص ہے وہ پُلِ صراط کے اوپر کبھی تو گھسٹ کر چلتا ہے کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے کبھی کسی چیز میں اٹک جاتا ہے۔ اتنے میں مجھ پر درود پڑھنا اُس شخص کا پہنچا اور اُس نے اُس شخص کو کھڑا کر دیا یہاں تک کہ وہ پُلِ صراط سے گزر گیا۔ (بدیع عن الطبرانی وغیرہ) ۷

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ خَلْقِكَ يَا خَلْقَ الْخَلْقِ

(۲۳) حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ حضرت خلف سے نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھا کرتا تھا۔ اُس کا انتقال ہو گیا۔ میں نے اُس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے۔ میں نے اُس سے کہا کہ تو حدیث پڑھنے میں تو ہملائے ساتھ تھا پھر یہ اعزاز و اکرام تیرا کس بات پر ہو رہا ہے۔ اُس نے کہا حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام حدیث میں آتا میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا تھا، اللہ جل شانہ نے اس کے بدلے میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔ (بدیع)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ خَلْقِكَ يَا خَلْقَ الْخَلْقِ

(۲۵) ابو سلیمان محمد بن الحسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہملائے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جن کا نام فضل تھا، بہت کثرت سے نماز و روزہ میں مشغول رہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا لیکن اس میں درود شریف نہیں لکھتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضور نے



ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو درود شریف کیوں نہیں پڑھتا (اس کے بعد انہوں نے درود کا اہتمام شروع کر دیا) اس کے کچھ دنوں بعد حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ تیرا درود میرے پاس پہنچ رہا ہے جب میرا نام لیا کہے تو صلی اللہ علیہ وسلم کہا کر (بیع) **يَا لَئِنْ صَلَّاتُكَ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ اَمَّا اَبَاكَ** **عَلَى حَبِيبِكَ يَرْحَمُكَ كَلَامُ**

۳۹) انہیں ابو سلیمان حرانی کا خود اپنا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی حضور نے ارشاد فرمایا ابو سلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اُس پر درود بھی پڑھتا ہے تو پھر و سَلَّمَ کیوں نہیں کہا کرتا، یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو ٹو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔ (بیع) **فصل چہارم کے اخیر میں آداب کے سلسلہ میں زاد السعید سے بھی اس نوع کا ایک قصہ گزر چکا ہے**

يَا لَئِنْ صَلَّاتُكَ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ اَمَّا اَبَاكَ **عَلَى حَبِيبِكَ يَرْحَمُكَ كَلَامُ**

۴۰) ابراہیم نسفی کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو میں نے نبی کریم ﷺ کو کچھ اپنے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر نبی کریم ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں تو حدیث کے خدمت گاروں میں ہوں، اہل سنت سے ہوں، مسافر ہوں۔ حضور نے تبسم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا۔ اس کے بعد سے میرا معمول ہو گیا کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے لگا۔ (بیع)



يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ اِمَامِنَا عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۲۸) ابن ابی سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا کس عمل پر؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث میں میں حضور اقدس ﷺ پر درود لکھا کرتا تھا (بیہ)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ اِمَامِنَا عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۲۹) جعفر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے (مشہور محدث) حضرت ابو زرعہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں اور فرشتوں کی امامت نمازیں کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ عالی مرتبہ کس چیز سے ملا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے اس ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور جب حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک لکھتا تو حضور اقدس ﷺ کے نام نامی پر صلوة و سلام لکھتا اور حضور کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں (بیہ)۔ اس حساب سے حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے ایک کروڑ درود ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کی تو ایک ہی رحمت سب کچھ ہے پھر چہ جائیکہ ایک کروڑ۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ اِمَامِنَا عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۳۰) حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ایک دو قصہ زاد السعید سے بھی گزر چکے ہیں۔ حضرت موصوف کے متعلق اس نوع کے کئی



خواب منقول ہیں۔ علامہ سخاوی قول بدیع میں عبد اللہ بن عبد الحکم سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا، میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی اور میرے لئے جنت ایسی مزین کی گئی جیسا کہ دولہن کو مزین کیا جاتا ہے اور میرے اوپر ایسی بکھیر کی گئی جیسا کہ دولہن پر بکھیر کی جاتی ہے (شادی میں دولہا اور دولہنوں پر روپے پیسے وغیرہ نچھاور کئے جاتے ہیں)، میں نے پوچھا کہ یہ مرتبہ کیسے پہنچا؟ مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو درود لکھا ہے اُس کی وجہ سے میں نے پوچھا وہ کیا ہے، مجھ سے بتایا گیا کہ وہ صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرْکَ الذَّاکِرُونَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُونَ ہے۔ جب میں صبح کو اُٹھا تو میں نے امام صاحب کی کتاب الرسالہ میں یہ درود اسی طرح پایا۔

نمیری وغیرہ نے امام مزنی رحمہ اللہ کی روایت سے ان کے خواب کا قصہ اس طرح نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا، میں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا میری مغفرت فرمادی ایک درود کی وجہ سے جو میں نے اپنی کتاب رسالہ میں لکھا تھا وہ یہ ہے "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَیْ مُحَمَّدٍ کَمَا ذَكَرَہُ الذَّاکِرُونَ وَصَلِّ عَلَیْ مُحَمَّدٍ کَمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُونَ۔"

بیہقی نے ابوالحسن شافعی رحمہ اللہ سے ان کا اپنا خواب نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے حضور سے دریت



کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) امام شافعیؒ نے جو اپنے رسالہ میں درود لکھا ہے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَعَفَلَ عَنْ ذِكْرِ الْغَافِلُونَ۔ آپ کی طرف سے ان کو اس کا کیا بدلہ دیا گیا ہے؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کیلئے نہیں روکے جائیں گے۔

ابن بنان اصبرہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی ہمیں نے پوچھا یا رسول اللہ! محمد بن ادریس یعنی امام شافعیؒ آپ کے چچا کی اولاد ہیں (چچا کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ آپ کے دامے ہاشم پر جا کر ان کا نسب مل جاتا ہے وہ عبید بن ہاشم کی اولاد میں ہیں) آپ نے کوئی خصوصی اکرام ان کے لئے فرمایا ہے؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کی ہے کہ قیامت میں اس کا حساب لیا جائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اکرام ان پر کس عمل کی وجہ سے ہوا؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا میرے اوپر درود ایسے الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا کہ جن الفاظ کے ساتھ کسی اور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا الفاظ ہیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا عَفَلَ عَنْ ذِكْرِ الْغَافِلُونَ (بیہ) ۷

يَا اَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَسَلِّمْ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم

۳۱) ابوالقاسم مروزی کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد رحمہ اللہ تعالیٰ رات میں حدیث کی کتاب کا مقابلہ کیا کرتے تھے۔ خواب میں یہ دیکھا گیا کہ جس جگہ ہم مقابلہ کیا کرتے تھے اُس جگہ ایک نور کا ستون ہے جو اتنا اونچا ہے کہ آسمان تک



پہنچ گیا۔ کسی نے پوچھا یہ ستون کیسا ہے تو یہ بتایا گیا کہ وہ درود شریف ہے جس کو یہ دونوں کتاب کے مقابلہ کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَشَرَّفَ وَكَرَّم (بدین) ۵

يَا اَبَا صَلَاتٍ وَسَلَامٍ عَلٰى اٰمِنًا اٰمِنًا عَلٰى حَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ رَحْمَةً لِّكُلِّ لٰمٍ

(۳۲) ابو اسحق نہشل کہتے ہیں کہ میں حدیث کی کتاب لکھا کرتا تھا اور اس میں حضور کا پاک نام اس طرح لکھا کرتا تھا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَسْلِيْمًا میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے میری لکھی ہوئی کتاب ملاحظہ فرمائی اور ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ عمدہ ہے (بظاہر لفظ تسلیم کے اضافہ کی طرف اشارہ ہے)۔

علامہ سخاوی نے اور بھی بہت سے حضرات کے خواب اس قسم کے لکھے ہیں کہ ان کو مرنے کے بعد جب بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ یہ اعزاز کس وجہ سے ہے تو انہوں نے بتایا کہ ہر حدیث میں حضور اقدس ﷺ کے پاک نام پر درود شریف لکھنے کی وجہ سے (بدین) ۵

يَا اَبَا صَلَاتٍ وَسَلَامٍ عَلٰى اٰمِنًا اٰمِنًا عَلٰى حَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ رَحْمَةً لِّكُلِّ لٰمٍ

(۳۳) حسن بن موسیٰ الحضرمی جو ابن عجینہ کے نام سے مشہور ہیں کہتے ہیں کہ میں حدیث پاک نقل کیا کرتا تھا اور جلدی کے خیال سے حضور اقدس ﷺ کے پاک نام پر درود لکھنے میں چوک ہو جاتی تھی میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو حدیث لکھتا ہے تو مجھ پر درود کیوں نہیں لکھتا جیسا کہ ابو عمرو طبری لکھتے ہیں۔ میری آنکھ کھلی



تو مجھ پر بڑی گھبراہٹ سوار تھی میں نے اسی وقت عہد کر لیا کہ اب سے جب کوئی حدیث لکھوں گا تو صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھوں گا۔ (بیہ) ۷

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ خَلْقِكَ يَا خَلْقُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۳۲) ابوعلی حسن بن علی عطار کہتے ہیں کہ مجھے ابوطاہر نے حدیث پاک کے چند اجزاء لکھ کر دیئے، میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں نبی کریم ﷺ کا پاک نام آیا وہ حضور کے پاک نام کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً کثیراً لکھا کرتے تھے میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو، انہوں نے کہا کہ میں اپنی نوعمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور حضور اقدس ﷺ کے پاک نام پر درود نہیں لکھا کرتا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا۔ حضور اقدس ﷺ نے منہ پھیر لیا۔ میں نے دوسری جانب حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا۔ میں تیسری دفعہ چہرہ انور کی طرف حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ سے رُوگردانی کیوں فرماتے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔ اُس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب میں حضور اقدس ﷺ کا پاک نام لکھتا ہوں تو صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً کثیراً لکھتا ہوں۔ (بیہ) ۷

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ خَلْقِكَ يَا خَلْقُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۳۵) ابو حفص سمرقندی اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں کہ



بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا۔ اُس کا انتقال ہوا، اُس کے دو بیٹے تھے۔ میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور اقدس ﷺ کے موجود تھے۔ ایک ایک دونوں نے لے لیا۔ تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو آدھا آدھا کر لیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا ہرگز نہیں، خدا کی قسم حضور ﷺ کا موئے مبارک نہیں کاٹا جاسکتا۔ بڑے بھائی نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ مال سارا میرے حصے میں لگا دے۔ چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا۔ بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لئے، وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار نکالتا اُن کی زیارت کرتا اور درود شریف پڑھتا۔ تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہو گیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہو گیا۔ جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحاً ارمیں سے بعض نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو اُس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ شانہ سے دُعا کیا کرے۔ (بدیع)۔

نزہۃ المجالس میں بھی یہ قصہ مختصر نقل کیا ہے لیکن اتنا اس میں اضافہ ہے کہ بڑا بھائی جس نے سارا مال لے لیا تھا بعد میں فقیر ہو گیا تو اُس نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی اور حضور سے اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی حضور نے خواب میں فرمایا او محروم تو نے میرے بالوں میں بے رغبتی کی اور تیرے بھائی نے اُن کو لے لیا اور وہ جب اُن کو دیکھتا ہے



مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے اُس کو دنیا اور آخرت میں سعید بنادیا۔ جب اُس کی آنکھ کھلی تو آکر پھوٹے بھائی کے خادموں میں داخل ہو گیا۔ فقط
يَا اَبَا صَدَقَاتٍ وَسَلِّمْ عَلٰى اَمَّا اَبْنَا عَلٰى خَيْرِيْنَكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُمَّ

۳۹) ایک عورت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہو گیا، میری یہ تمنا ہے کہ میں اُس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اَللّٰھُمَّ التَّكَاثُرُ پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتی رہ۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ اُس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے۔ تارکول کا لباس اُس پر ہے، دونوں ہاتھ اُس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اُس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔ میں صبح کو اُٹھ کر پھر حسن بصریؒ کے پاس گئی۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اُس کی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرمادے۔ اگلے دن حضرت حسنؒ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اُس میں ایک بہت اونچا تخت ہے اور اُس پر ایک بہت نہایت حسین جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے، اُس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے۔ وہ کہنے لگی حسن تم نے مجھے بھی پہچانا۔ میں نے کہا نہیں میں نے تو نہیں پہچانا۔ کہنے لگی میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا (یعنی عشاء کے بعد سونے تک)۔ حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے



بالکل برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اُس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا۔ اُس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا، صلحہ میں سے ایک بزرگ کا گزر سہماے قبرستان پر ہوا، انہوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا۔ ان کا درود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور اُن بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا (بیع)۔

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک دوسرا قصہ لکھا ہے کہ ایک عورت تھی اُس کا لڑکا بہت ہی گناہگار تھا، اُس کی ماں اُس کو بار بار نصیحت کرتی مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا، اسی حال میں وہ مر گیا۔ اُس کی ماں کو بہت ہی رنج تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مرا۔ اُس کو بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح اس کو خواب میں دیکھے اُس کو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا۔ اس کی وجہ سے اس کی ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا۔ ایک زمانہ کے بعد اُس نے دوبارہ خواب میں دیکھا تو بہت اچھی حالت میں تھا، نہایت خوش و خرم۔ ماں نے پوچھا کہ یہ کیا ہو گیا۔ اُس نے کہا کہ ایک بہت بڑا گناہگار شخص اس قبرستان پر کو گزرا۔ قبروں کو دیکھ کر اُس کو کچھ عبرت ہوئی، وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور سچے دل سے توبہ کی اور کچھ قرآن شریف اور بیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا جس میں میں تھا۔ اُس میں سے جو حصہ مجھے ملا اُس کا یہ اثر ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔ میری اماں حضور پر درود دلوں کا نور ہے، گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ اور مردہ دونوں کیلئے



رحمت ہے

يَا رَحْمٰنُ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اٰمَالِنَا ۝ عَلٰى حَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ ۝ عَلٰى خَلْقِكَ كُلِّهِمْ

۳۷) حضرت کعب احبار جو تورات کے بہت بڑے عالم ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اُگاؤں۔ اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اُس کے خطرات اور تیرے بدن سے اُس کی رُوح اور تیری آنکھ سے اُس کی روشنی۔ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا یا اللہ ضرور بتائیں، ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرتِ درود پڑھا کر (بیچ)۔

يَا رَحْمٰنُ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اٰمَالِنَا ۝ عَلٰى حَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ ۝ عَلٰى خَلْقِكَ كُلِّهِمْ

۳۸) محمد بن سعید بن مطرف جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کی پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کو میں بالاخانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ بالاخانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے حضور کی تشریف آوری سے بالاخانہ سارا ایک دم روشن ہو گیا۔ حضور میری طرف کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ لا اس منہ کو لا جس سے تو کثرت سے



مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہن مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے ادھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو حضور اقدس ﷺ نے میرے رخسارے پر پیار کیا۔ میری گھبرا کر ایک دم آنکھ کھل گئی۔ میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس پڑی ہوئی تھی اُس کی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالاخانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی۔ (بیحد)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ خَيْرِ النَّاسِ أَجْمَعِينَ

③ محمد بن مالک کہتے ہیں کہ میں بغداد گیا تاکہ قاری ابو بکر بن مجاہد کے پاس کچھ پڑھوں۔ ہم لوگوں کی ایک جماعت ان کی خدمت میں حاضر تھی اور قرأت ہو رہی تھی اتنے میں ایک بڑے میاں ان کی مجلس میں آئے جن کے سر پر بہت ہی پرانا عمامہ تھا، ایک پرانا کرتا تھا، ایک پرانی سی چادر تھی۔ ابو بکر اُن کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور اُن کو اپنی جگہ بٹھایا اور اُن سے اُن کے گھر والوں کی اہل و عیال کی خیریت پوچھی۔ ان بڑے میاں نے کہارات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا، گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد کی فرمائش کی۔ شیخ ابو بکر کہتے ہیں کہ میں اُن کا حال سُن کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اسی رنج و غم کی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اتنا رنج کیوں ہے، علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور اُس کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ علامت بتانا کہ تو ہر جمعہ کی رات کو اُس وقت تک نہیں سوتا جب تک کہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود نہ پڑھ لے۔ اور اس جمعہ کی رات میں



تو نے سات سو مرتبہ پڑھا تھا کہ تیرے پاس بادشاہ کا آدمی بلانے آگیا تو وہاں چلا گیا اور وہاں سے آنے کے بعد تو نے اس مقدار کو پورا کیا۔ یہ علامت بتانے کے بعد اُس سے کہنا کہ اس نومولود کے والد کو سو دینار (اشرفیاں) دیدے تاکہ یہ اپنی ضروریات میں خرچ کر لے۔ قاری ابوبکر اُٹھے اور اُن بڑے میاں نومولود کے والد کو ساتھ لیا اور دونوں وزیر کے پاس پہنچے۔ قاری ابوبکر نے وزیر سے کہا ان بڑے میاں کو حضور ﷺ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وزیر کھڑے ہو گئے اور اُن کو اپنی جگہ بٹھایا اور اُن سے قصہ پوچھا۔ شیخ ابوبکر نے سارا قصہ سنایا جس سے وزیر کو بہت ہی خوشی ہوئی اور اپنے غلام کو حکم کیا کہ ایک توڑا نکال کر لائے (توڑا ہمیانی تھیلی جس میں دس ہزار کی مقدار ہوتی ہے) اس میں سے سو دینار اُس نومولود کے والد کو دیئے، اس کے بعد سو اور نکالے تاکہ شیخ ابوبکر کو دے، شیخ نے ان کے لینے سے انکار کیا۔ وزیر نے اصرار کیا کہ ان کو لے لیجئے، اس لئے کہ یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس واقعہ کے متعلق سنائی، اس لئے کہ یہ واقعہ یعنی ایک ہزار درود والا ایک راز ہے جس کو میرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر سو دینار اور نکالے اور یہ کہا کہ یہ اس خوشخبری کے بدلہ میں ہیں کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سنائی کہ نبی کریم ﷺ کو میرے درود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے۔ اور پھر سو اشرفیاں اور نکالیں اور یہ کہا کہ یہ اُس مشقت کے بدلہ میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی۔ اور اسی طرح سو تو اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اُس مقدار یعنی سو دینار سے زائد نہیں لیں گے جن کا حضور اقدس ﷺ نے



حکم فرمایا (بدیع) ۷

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ أُمَّةٍ بَلَغَتْ

۴۰) عبدالرحیم بن عبدالرحمنؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی، اس کی وجہ سے ہاتھ پرکے ورم ہو گیا۔ میں نے رات بہت بے چینی میں گزاری۔ میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے کثرتِ درود نے مجھے گھبرا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی اور ورم بھی جاتا رہا تھا۔ (بدیع) ۷

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ أُمَّةٍ بَلَغَتْ

۴۱) علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن رسلان کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں یہ کتاب القول لبریع فی بصیرۃ علی الجبیل الشفیع (جو حضور اقدس ﷺ پر درود ہی کے بیان میں علامہ سخاویؒ کی مشہور تالیف ہے اور اس رسالہ کے اکثر مضامین اسی سے لئے گئے ہیں) حضورؐ کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی گئی حضور اقدس ﷺ نے اس کو قبول فرمایا۔ بہت طویل خواب ہے جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی۔ اور میں اللہ کے اور اُس کے پاک رسولؐ کی طرف سے اس کی قبولیت کی امید رکھتا ہوں اور انشاء اللہ دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا امیدوار ہوں۔ پس تو بھی او مخاطب اپنے پاک نبی کا ذکر خوبیوں کے ساتھ کرتا رہا کر اور دل و زبان سے حضور اقدس ﷺ پر کثرت



سے درود بھیجتا رہا کہ، اس لئے کہ تیرا درود حضورِ اقدس ﷺ کے پاس حضور کی قبر اطہر میں پہنچتا ہے اور تیرا نام حضورِ اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے (بیچ) صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَتَبَاعَہٗ وَسَلَّم تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَلَّمَآ ذَکْرُہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکَلَّمَآ عَقَلَ عَنْ ذَکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ۝

يَا بَارِئُ صَنَدًا وَسَلَامًا مِّنْ اَمَّا ابْنِکَ عَلٰی حَبِیْبِنَا یَزِیْرَ الْخَلَوٰفِ کَلَامُہُمْ

(۳۲) علامہ سخاوی ابو بکر بن محمد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن مجاہدؒ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے۔ اُن کو دیکھ کر ابو بکر بن مجاہدؒ کھڑے ہو گئے، ان سے معاف فرمایا، ان کی پیشانی کو بوسہ دیا میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو حضورِ اقدس ﷺ کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضورِ اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور کی خدمت میں شبلی حاضر ہوئے، حضورِ اقدس ﷺ کھڑے ہو گئے اور اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرا استفسار پر حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَمْرُ سُوْرَتِ تَحٰکُثٍ پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اُس کے بعد یہ آیت شریفہ لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ پڑھتا ہے۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ نماز کے بعد



کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی بتایا۔

ایک اور صاحب اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے۔ ابوالقاسم خفافؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلیؒ ابو بکر بن مجاہدؒ کی مسجد میں گئے۔ ابو بکر ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ ابو بکرؒ کے شاگردوں میں اس کا چہرچہ ہوا۔ انہوں نے اُستاد سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیرِ عظم آئے اُن کیلئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں شبلی کیلئے آپ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کیلئے کیوں کھڑا ہوں جسکی تعظیم حضور اقدس ﷺ خود کرتے ہوں۔ اسکے بعد اُستاد نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا کہ رات میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تھی حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل تیرے پاس ایک جنتی شخص آئیگا جب آئے تو اسکا اکرام کرنا۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابو بکر اللہ تعالیٰ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ شبلی کا یہ اعزاز آپ کے یہاں کس وجہ سے ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ اَلَا یَاذُنُ اور اُنہی برس سے اس کا یہ معمول ہے (بدیع) ۷

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَارْجِعْ

۴۳) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیائے علوم میں عبد الواحد بن زید بصریؒ

سے نقل کیا ہے کہ میں حج کو جا رہا تھا، ایک شخص میرا رفیق سفر ہو گیا۔ وہ ہر وقت چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجا کرتا تھا۔ میں نے اُس سے اس کثرتِ درود کا سبب پوچھا۔ اُس نے کہا کہ جب میں سب سے پہلے حج کیلئے حاضر ہوا تو میرے باپ بھی ساتھ تھے۔ جب ہم ٹوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سو گئے



میں نے خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اُٹھ تیرا باپ مر گیا اور اُس کا منہ کالا ہو گیا۔ میں گھبرایا ہوا اُٹھا تو اپنے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو وقتی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اور اُس کا منہ کالا ہو رہا تھا۔ مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کی وجہ سے بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی، میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے جن کے ہاتھ میں لوہے کے بٹے وٹڈے تھے مسلط ہیں۔ اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین چہرہ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دست مبارک کو میرے باپ کے منہ پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اُٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کے چہرے کو سفید کر دیا۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا میرا نام محمد ہے (ﷺ)۔ اس کے بعد سے میں نے حضورِ اقدس ﷺ پر درود کبھی نہیں چھوڑا۔

نزدہۃ المجالس میں ایک اور قصہ اسی نوع کا ابو حامد قرظینی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص اور اُس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا اور اُس کا سر (منہ وغیرہ) سو رہ گیا۔ وہ بیٹا بہت رویا اور اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں دعا اور عاجزی کی۔ اتنے میں اُس کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تیرا باپ سود کھایا کرتا تھا اس لئے یہ صورت بدل گئی لیکن حضورِ اقدس ﷺ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے اس لئے کہ جب یہ آپ کا ذکر مبارک سنتا تو درود بھیجا کرتا تھا۔ آپ کی سفارش



سے اُس کو اُس کی اپنی صورت پر ٹوٹا دیا گیا۔

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے۔ وہ حضرت سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا، میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح و تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ۔ اس نے پوچھا تو کون ہے۔ میں نے کہا کہ میں سفیان ثوری ہوں۔ اُس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانے کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا۔ میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم اُن کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو گیا۔ میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور انا اللہ پڑھی اور کپڑے سے اُن کا منہ ڈھک دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور اُن سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور اُن سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی تیزی سے قدم بڑھائے چلے آ رہے ہیں۔ اُنہوں نے میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور اُس کے چہرے پر ہاتھ بھیرا تو اُس کا چہرہ سفید ہو گیا۔ وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے اُن کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا، میں محمد بن عبد اللہ صاحب قرآن ہوں (ﷺ) یہ تیرا باپ بڑا گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو



میں اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔

يَا مَنْ يُجِيبُ دُعَا الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ ① يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلَاءِ مَعَ السَّقَمِ
شَفِّعْ نَبِيَّكَ فِي ذُلِّي وَمَسْكِنَتِي ② وَاسْتُرْ فَإِنَّكَ ذُو فَضْلٍ وَذُو كَرَمٍ
وَاعْفُ زُنُوبِي وَسَاغِحْنِي بِهَا كَرَمًا ③ تَفْضُلًا مِنْكَ يَا ذَا الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ
إِنْ لَمْ تُغْفِرْنِي بِعَفْوِ مِنْكَ يَا أَمَلِي ④ وَاجْعَلْنِي وَاسِيًا لِي مِنْكَ وَأَنْدَمِي
يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى الْهَادِي الْبَشِيرِ وَمَنْ ⑤ لَهُ الشَّفَاعَةُ فِي الْعَاصِي أَخِي النَّدَمِ
يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ مُضْطَرِّ ⑥ أَزْكَى الْخَلَائِقِ مِنْ عَرَبٍ مِنْ عَجَمِ
يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى خَيْرِ الْأَنْبَاءِ وَمَنْ ⑦ سَادَ الْقَبَائِلُ فِي الْأَنْسَابِ الشَّيْمِ
صَلِّ عَلَيْهِ الَّذِي أَعْطَاهُ مَازِلًا ⑧ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ حَقًّا أَفْضَلَ الْأُمَمِ
صَلِّ عَلَيْهِ الَّذِي أَعْلَاهُ مَرْتَبَةً ⑨ ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ
صَلِّ عَلَيْهِ صَلَوةً لَا انْقِطَاعَ لَهَا ⑩ مَوْلَاهُ ثُمَّ عَلَى صَحْبِهِ ذِي رَحِمِ

ترجمہ

- ① اے وہ پاک ذات جو مضطر کی اندھیروں کی دُعائیں قبول کرتا ہے۔ اے وہ پاک ذات جو مضرتوں کو بلاؤں کو بیماریوں کو زائل کرنے والا ہے۔
- ② اپنے نبی ﷺ کی شفاعت میری ذلت اور عاجزی میں قبول فرما لے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما۔ بے شک تو احسان اور کرم والا ہے۔
- ③ میرے گناہوں کو معاف فرما اور اُن سے مسامحت فرما اپنے کرم اور احسان کی وجہ سے اے احسان والے اور اے نعمتوں والے۔



۴) اے میری امید گاہ اگر تو اپنے عفو سے میری مدد نہیں فرمائے گا تو مجھے کتنی خجالت ہوگی، کتنی تجھ سے شرم آئے گی اور کتنی ندامت ہوگی۔

۵) اے میرے رب درود بھیج ہادی بشیر پر اور اُس ذات پر جس کے لئے شفاعت کا حق ہے گناہگار اور ندامت والے کے حق میں۔

۱) اے رب درود بھیج اُس شخص پر جو قبیلہ مضر میں سب سے زیادہ برگزیدہ ہے اور جو ساری مخلوق میں عرب کی ہویا عجم کی سب سے افضل ہے۔

۲) اے رب درود بھیجے اُس شخص پر جو ساری دنیا سے افضل ہے اور اُس شخص پر جو تمام قبائل کا سردار بن گیا ہے۔ نسب کے اعتبار سے بھی اور اخلاق کے اعتبار سے بھی۔

۳) جس پاک ذات نے اس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا ہے وہی اُس پر درود بھیجے۔ بیشک وہ اس درجے کا مستحق بھی ہے اور ساری مخلوق سے افضل۔

۴) وہی پاک ذات اُس پر درود بھیجے جس نے اُس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا پھر اُس کو اپنا محبوب بنانے کے لئے چھانٹا وہ پاک ذات جو مخلوق کو پیدا کرنے والی ہے۔

۵) اس کا مولیٰ اُس پر ایسا درود بھیجے جو کہیں ختم ہونے والا نہ ہو، اس کے بعد اس کے صحابہ پر درود بھیجے اور اُس کے رشتہ داروں پر (روض الفائق) ۷

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اِمَّا اَبْنٰكَ عَلٰى خَيْرِ بَنِيكَ يَرْحَمُكَ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ

۶) نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے (اُن کی نزع کی حالت تھی) اُن سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی مل رہی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا ہے اس لئے کہ میں نے علماء سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے



محفوظ رہتا ہے۔

يَا بَصِيصًا وَسَلِيمًا إِنْ مَتَّعْنَاهُ أَتَيْنَاهُ أَهْلًا

۴۵) نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحا میں سے ایک صاحب کو جس بول ہو گیا۔ انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین ابن رسلان کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف کہی انہوں نے فرمایا تو تریاقِ مجرب سے کہاں غافل ہے یہ دُرود پڑھا کر اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَابْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔ خواب سے اُٹھنے کے بعد ان صاحب نے اس دُرود کو کثرت سے پڑھا اور اُن کا مرض زائل ہو گیا۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا إِنَّا بِلَكَ

۳۶) حافظ ابو نعیم حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے اللہمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ میں نے اُس سے پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے (یا محض اپنی رائے سے) اُس نے پوچھا تم کون ہو میں نے کہا سفیان ثوری۔ اس نے کہا کیا عراق والے سفیان میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے میں نے کہا ہاں ہے۔ اُس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے۔ میں نے کہا رات سے



دن نکالتا ہے دن سے رات نکالتا ہے، ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ کچھ نہیں پہچانا۔ میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا ہے۔ اُس نے کہا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اُس کو فسخ کرنا پڑتا ہے، اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا۔ اس سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ تیرا درود کیا چیز ہے۔ اُس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مر گئی) اُس کا منہ کالا ہو گیا اور اُس کا پیٹ پھول گیا جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے اُس سے میں نے اللہ جل شانہ کی طرف دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاء) سے ایک ابراہیم اُس سے ایک آدمی ظاہر ہوا۔ اُس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا، اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔ میں نے اُن سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو آپ نے دور کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد (ﷺ) ہوں میں نے عرض کیا مجھے کوئی وصیت کیجئے تو حضور نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے تو اللہ صلی علیٰ محمد و آل محمد پڑھا کر (زبہتہ)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمِعُوا لِقَوْلِي فَإِنِّي أَخَذْتُ الْخَلْقَ بِكُلِّ مِصْبَةٍ

۴۵ صاحبِ احیاء نے لکھا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ایک کھجور کا تنہ جس پر سہارا لگا کر آپ منبر بنے



سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے، پھر جب منبر بن گیا اور آپ اس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنہ آپ کے فراق سے رونے لگا، یہاں تک کہ آپ نے اپنا دست مبارک اُس پر رکھا جس سے اُس کو سکون ہوا (یہ حدیث کا مشہور حصہ ہے) یارسول اللہ آپ کی اُمت آپ کے فراق سے رونے کی زیادہ مستحق ہے نسبت اس تنے کے (یعنی اُمت اپنے سکون کے لئے توجہ کی زیادہ محتاج ہے) یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا عالی مرتبہ اللہ کے نزدیک اس قدر اُونچا ہوا کہ اُس نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اتنی اُونچی ہوئی کہ آپ سے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرمادی چنانچہ ارشاد فرمایا عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔ تم نے ان منافقوں کو جانے کی اجازت دی، ہی کیوں۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کا علو شان اللہ کے نزدیک ایسا ہے کہ آپ اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں آئے لیکن انبیاء کی میثاق میں آپ کو سب سے پہلے ذکر کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ الْآلِیَہِ۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی فضیلت کا اللہ کے یہاں یہ حال ہے کہ کافر جہنم میں پڑے ہوئے اس کی تمنا کریں گے کہ کاش آپ کی اطاعت کرتے اور کہیں گے یَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان



اگر حضرت موسیٰ (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اللہ جل شانہ نے یہ معجزہ عطا فرمایا ہے کہ پتھر سے نہریں نکال دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی انگلیوں سے پانی جاری کر دیا (کہ حضور کا یہ معجزہ مشہور ہے) یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت سلیمان (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کہ ہوا اُن کو صبح کے وقت میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرائے اور شام کے وقت میں ایک مہینہ کا طے کرائے تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ آپ کا براق رات کے وقت میں آپ کو ساتویں آسمان سے بھی پرے لے جائے اور صبح کے وقت آپ مکہ مکرمہ واپس آجائیں صلی اللہ علیک اللہ تعالیٰ ہی آپ پر درود بھیجے یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت عیسیٰ (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ وہ مردوں کو زندہ فرمادیں تو یہ اُس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ایک بکری جس کے گوشت کے ٹکڑے آگ میں بھون دیئے گئے ہوں وہ آپ سے یہ درخواست کرے کہ آپ مجھے نہ کھائیں اس لئے کہ مجھ میں زہر ملا دیا گیا ہے۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان حضرت نوح (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنی قوم کے لئے یہ ارشاد فرمایا رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ اَلْاَرْضَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا اے رب کافروں میں سے زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ۔ اگر آپ بھی ہمارے لئے بددعا کر دیتے تو ہم میں سے ایک بھی باقی نہ رہتا، بے شک کافروں نے آپ کی پشت مبارک کو روندنا (کہ جب آپ نماز میں سجدہ میں تھے آپ کی پشت مبارک پر اونٹ کا بچہ دان رکھ دیا تھا) اور غزوہ احد میں آپ کے



چہرہ مبارک کو خون آلودہ کیا، آپ کے دندان مبارک کو شہید کیا اور آپ نے بجائے بددعا کے یوں ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ اے اللہ میری قوم کو معاف فرما کہ یہ لوگ جانتے نہیں (جاہل ہیں)۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی عمر کے بہت تھوڑے سے حصے میں (کہ نبوت کے بعد تیس ہی سال ملے)، اتنا بڑا مجمع آپ پر ایمان لایا کہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طویل عمر (ایک ہزار برس) میں اتنے آدمی مسلمان نہ ہوئے (کہ حجۃ الوداع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تو صحابہ کرام تھے اور جو لوگ غالباً نہ مسلمان ہوئے حاضر نہ ہو سکے ان کی تعداد تو اللہ ہی کو معلوم ہے) آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت زیادہ سے زیادہ ہے (بخاری کی مشہور حدیث عُرِضَتْ عَلَی الْأُمَمِ میں ہے رَأَيْتُ سَوَادًا أَكْثَرَ اسَدَ الْأَنْفُقِ کہ حضور ﷺ نے اپنی اُمت کو اتنی کثیر مقدار میں دیکھا کہ جس نے سارے جہان کو گھیر رکھا تھا) اور حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لانے والے بہت تھوڑے ہیں (قرآن پاک میں ہے وَمَا أَمِنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ) یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ اپنے بھجنسوں ہی کے ساتھ نشست و برخاست فرماتے تو آپ ہمارے پاس کبھی نہ بیٹھتے۔ اور اگر آپ نکاح نہ کرتے مگر اپنے ہی ہم مرتبہ سے تو ہمارے میں سے کسی کے ساتھ بھی آپ کا نکاح نہ ہو سکتا تھا۔ اور اگر آپ اپنی ساتھ کھانا نہ کھلاتے مگر اپنے ہی ہمسروں کو تو ہم میں سے کسی کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے۔ بیشک آپ نے ہمیں اپنے پاس بٹھایا، ہماری عورتوں سے نکاح کیا، ہمیں اپنے ساتھ کھانا کھلایا، بالوں کے کپڑے پہنے۔ (عربی) گدھے پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے دوسرے کو بٹھایا۔



اور زمین پر (دستر خوان بچھا کر) کھانا کھایا اور کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو
(زبان سے) چاٹا اور یہ سب امور آپ نے تواضع کے طور پر اختیار فرمائے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّم۔ اللہ تعالیٰ ہی آپ پر درود و سلام بھیجے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ خَلْقِكَ يَا خَلْقُ النَّبِيِّ صَلِّ وَسَلِّمْ

۴۸) نزہۃ البساتین میں حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے
وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ کو سفر میں پیاس معلوم ہوئی اور شدتِ پیاس سے
بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ کسی نے میرے منہ پر پانی چھڑکا میں نے آنکھیں کھولیں
تو ایک مہرِ حسینِ خوب رو کو گھوڑے پر سوار دیکھا، اُس نے مجھ کو پانی پلایا
اور کہا میری ساتھ رہو۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اُس جوان نے مجھ سے کہا
تم کیا دیکھتے ہو۔ میں نے کہا یہ مدینہ ہے۔ اُس نے کہا اتر جاؤ، میرا سلام
حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنا اور عرض کرنا آپ کا بھائی خضر آپ کو
سلام کہتا ہے۔

شیخ ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ میں آیا، پانچ دن
وہاں قیام کیا، کچھ مجھ کو ذوق و لطف حاصل نہ ہوا۔ میں قبر شریف کے پاس
حاضر ہوا اور حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام
کیا اور عرض کیا اے رسولِ اللہ آج میں آپ کا مہمان ہوں۔ پھر وہاں سے
ہٹ کر منبر کے پیچھے سو رہا۔ خواب میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی دامنی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی باتیں جانب تھے۔ اور حضرت علی
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ آپ کے آگے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ اُٹھ



حضور رسول خدا ﷺ تشریف لائے ہیں، میں اُٹھا اور حضرت کے دونوں آنکھوں کے درمیان چوما۔ حضور ﷺ نے ایک روٹی مجھ کو عنایت فرمائی، میں نے آدھی کھائی اور جا کا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔

یہ شیخ ابوالخیر رحمہ اللہ کا قصہ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے قول بدیع میں بھی نقل کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ کے ترجمہ میں کچھ تسامح ہوا۔ قول بدیع کے الفاظ یہ ہیں اقامت خمسة ایام ما ذقت ذواقاً جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں پانچ دن رہا اور مجھے ان دنوں میں کوئی چیز چکھنے کو بھی نہیں ملی، ذوق و شوق حاصل نہ ہونا ترجمہ کا تسامح ہے۔ اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج کے زیارت مدینہ کے قصوں میں ۸ پر بھی یہ قصہ گزر چکا ہے اور اس میں اسی نوع کا ایک قصہ ۱۲ پر ابن الجلا کا بھی وفار الوفار سے گزر چکا ہے۔ اور اس نوع کے اور بھی متعدد قصے اکابر کے ساتھ پیش آچکے ہیں جو وفار الوفار میں کثرت سے ذکر کئے گئے ہیں۔

ہمارے حضرت اقدس شیخ المشائخ مسند ہند امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ اپنے رسالہ حرز ثمین فی مبشرات النبی الامین جس میں انہوں نے چالیس خواب یا مکاشفات اپنے اپنے والد ماجد کے حضور اقدس ﷺ کی زیارت کے سلسلہ میں تحریر فرمائے ہیں، اس میں ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے بہت ہی بھوک لگی (نہ معلوم کتنے دن کا فاقہ ہوگا) میں نے اللہ جل شانہ سے دعا کی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی روح مقدس آسمان سے اُتری اور حضور اقدس ﷺ



کے ساتھ ایک روٹی تھی گویا اللہ جل شانہ نے حضورؐ کو ارشاد فرمایا تھا کہ یہ روٹی مجھے مرحمت فرمائیں۔

۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے رات کو کھانے کو کچھ نہیں ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک شخص دودھ کا پیالہ لایا جس کو میں نے پیا اور سو گیا۔ خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ دودھ میں نے ہی بھیجا تھا، یعنی میں نے توجہ سے اُس کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ وہ دودھ لے کر جائے۔

اور جب اکابر صوفیہ کی توجہات معروف و متواتر ہیں تو پھر سید الاولین والآخرین ﷺ کی توجہ کا کیا پوچھنا۔

حضرت شاہ صاحبؒ ۱۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بتایا کہ وہ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا میرے بیٹے کیسی طبیعت ہے۔ اس کے بعد شفا کی بشارت عطا فرمائی اور اپنی ڈاڑھی مبارک میں سے دو بال مرحمت فرمائے۔ مجھے اسی وقت صحت ہو گئی اور جب میری آنکھ کھلی تو وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں تھے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ والد صاحب نور اللہ مرقدہ نے ان دو بالوں میں سے ایک مجھے مرحمت فرمایا تھا۔

اسی طرح شاہ صاحبؒ ۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ابتدائے طالب علمی میں مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں، مگر مجھے اس میں علماء کے اختلاف کی وجہ سے تردد تھا



کہ ایسا کروں یا نہ کروں میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔ حضور اقدس ﷺ نے مجھے خواب میں ایک روٹی مرحمت فرمائی۔ حضرات شیخین وغیرہ تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا الہدایا مشترکہ۔ میں نے وہ روٹی اُن کے سامنے کر دی۔ انہوں نے ایک ٹکڑا توڑ لیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا الہدایا مشترکہ۔ میں نے وہ روٹی ان کے سامنے کر دی۔ انہوں نے بھی ایک ٹکڑا توڑ لیا۔ پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا الہدایا مشترکہ۔ میں نے عرض کیا کہ اگر یہی الہدایا مشترکہ رہا یہ روٹی تو اسی طرح تقسیم ہو جائے گی مجھ فقیر کے پاس کیا بچے گا۔

حز شہین میں تو یہ قصہ اتنا ہی لکھا ہے لیکن حضرت کی دوسری کتاب انفاس العارفین میں کچھ اور بھی تفصیل ہے، وہ یہ کہ میں نے سونے سے اُٹھنے کے بعد اس پر غور کیا کہ اس کی کیا وجہ کہ حضرات شیخین کے کہنے پر تو میں نے روٹی ان کے سامنے کر دی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر انکار کر دیا۔ میرے ذہن میں اس کی یہ وجہ آئی کہ میری نسبت نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتی ہے اور میرا سلسلہ نسب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ اس لئے ان دونوں حضرات کے سامنے تو مجھے انکار کی جرأت نہیں ہوتی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میرا نہ تو سلسلہ سلوک ملتا تھا نہ سلسلہ نسب، اس لئے وہاں بولنے کی جرأت ہو گئی۔ فقط۔

یہ حدیث الہدایا مشترکہ والی محدثین کے نزدیک تو متکلم فیہ ہے اور اس کے متعلق اپنے رسالہ فضائل حج کے ختم پر بھی دو قصے، ایک قصہ ایک



بزرگ کا اور دوسرا قصہ حضرت امام ابو یوسف فقیہ الامت کا لکھ چکا ہوں اس جگہ اس حدیث سے تعرض نہیں کرنا تھا اس جگہ تو یہ بیان کرنا تھا کہ
اَجْوَدُ النَّاسِ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ کی اُمت
پر مادی برکات بھی روز افزوں ہیں۔

حضرت شاہ صاحب اپنے رسالہ حرزِ مبین میں ۱۹ پر تحریر فرماتے
ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے ارشاد فرمایا کہ وہ رمضان المبارک میں سفر
کر رہے تھے، نہایت شدید گرمی تھی جس کی وجہ سے بہت ہی مشقت اُٹھانی
پڑی۔ اسی حالت میں مجھے اونگھ آگئی تو نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت
ہوئی حضورؐ نے بہت ہی لذیذ کھانا جس میں چاول اور میٹھا اور زعفران
اور گھی خوب تھا (نہایت لذیذ زردہ) مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہو کر
کھایا۔ پھر حضورؐ نے پانی مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہو کر پیا جس سے بھوک
پیاس سب جاتی رہی اور جب آنکھ کھلی تو میرے ہاتھوں میں سے زعفران کی
خوشبو آ رہی تھی۔ (۱۹)

ان قصوں میں کچھ تردد نہ کرنا چاہیئے اس لئے کہ احادیثِ صومِ صال
میں اِنِّیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ (مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے) میں
ان چیزوں کا ماخذ اور اصل موجود ہے۔ اور حضورؐ کا یہ ارشاد اِنِّیْ لَسْتُ
کَهِیْنَتِکُمْ (کہ میں تم جیسا نہیں ہوں) عوام کے اعتبار سے ہے۔ اگر کسی
خوش نصیب کو یہ کرامت حاصل ہو جائے تو کوئی مانع نہیں۔ اہل سنت
والجماعت کا عقیدہ ہے کہ کراماتِ اولیاءِ حق ہیں۔ قرآن پاک میں حضرت



مریم علیہا السلام کے قصہ میں کلمہ اَدَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا اَلَايَةَ وارید ہے۔ یعنی جب بھی حضرت زکریاؑ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو اُن کے پاس کھانے پینے کی چیزیں پاتے اور اُن سے دریافت فرماتے کہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آتیں۔ وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آتی ہیں بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں۔ درمنثور کی روایات میں اس رزق کی تفصیل وارد ہوتی ہیں کہ بغیر موسم کے انگوروں کی زنبیل بھری ہوئی ہوتی تھی اور گرمی کے زمانہ میں سردی کے پھل اور سردی کے زمانہ میں گرمی کے پھل ۷

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِرِزْقِ اللَّهِ

(۴۹) نہتہ المجالس میں ایک عجیب قصہ لکھا ہے کہ رات اور دن میں آپس میں مناظرہ ہوا کہ ہم میں سے کونسا افضل ہے۔ دن نے اپنی افضلیت کے لئے کہا کہ میرے میں تین فرض نمازیں ہیں اور تیرے میں دو اور مجھ میں جمعہ کے دن ایک ساعت اجابت ہے جس میں آدمی جو مانگے وہ ملتا ہے (یہ صحیح اور مشہور حدیث ہے) اور میرے اندر رمضان المبارک کے روزے رکھے جاتے ہیں تو لوگوں کے لئے سونے اور غفلت کا ذریعہ ہے اور میری ساتھ تہی قنط اور چوکنٹا پن ہے اور مجھ میں صرکت ہے اور صرکت میں برکت ہے۔ اور میرے میں آفتاب نکلتا ہے جو ساری دنیا کو روشن کر دیتا ہے۔ رات نے کہا کہ اگر تو اپنے آفتاب پر فخر کرتا ہے تو میرے آفتاب اللہ والوں کے قلوب میں اہل ہیجہ اور اللہ کی حکمتوں میں غور کرنے والوں کے قلوب میں، تو ان عاشقوں



کے شراب تک کہاں پہنچ سکتا ہے جو خلوت کے وقت میں میرے ساتھ ہوتے ہیں۔ تو معراج کی رات کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے۔ تو اللہ جل شانہ کے پاک ارشاد کا کیا جواب دیکھا جو اُس نے اپنے پاک رسول ﷺ سے فرمایا وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدُ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ کہ رات کو تہجد پڑھتے جو بطورِ نافلہ کے ہے آپ کیلئے، اللہ نے مجھے تجھ سے پہلے پیدا کیا۔ میرے اندر لیلۃ القدر ہے جس میں مالک کی نامعلوم کیا کیا عطائیں ہوتی ہیں اللہ کا پاک ارشاد ہے کہ وہ ہر رات کے آخری حصہ میں یوں ارشاد فرماتا ہے کوئی ہے مانگنے والا جس کو دوں۔ کوئی ہے توبہ کرنے والا جس کی توبہ قبول کروں۔ کیا تجھے اللہ کے اس پاک ارشاد کی خبر نہیں یَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا کیا تجھے اللہ کے اس ارشاد کی خبر نہیں کہ جس میں اللہ نے ارشاد فرمایا سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى پاک ہے وہ ذات جو رات کو لے گیا اپنے بندے کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک۔

یقیناً حضورِ اقدس ﷺ کے معجزات میں معراج کا قصہ بھی ایک بڑی اہمیت اور بڑی خصوصیت رکھتا ہے۔ قاضی عیاضؒ شفا میں فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ کے فضائل میں معراج کی کرامت بہت ہی اہمیت رکھتی ہے اور بہت ہی فضائل کو متضمن ہے۔ اللہ جل شانہ سے سرگوشی، اللہ تعالیٰ شانہ کی زیارت، انبیاءِ کرام کی امامت اور سدۃ المنہج تک تشریف بری لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ شانہ کی بڑی بڑی نشانیوں کی سیر کی۔ یہ معراج کا قصہ حضورِ اقدس ﷺ کی



خصوصیات میں سے ہے اور اس قصہ میں جتنے درجاتِ رفیعہ جن پر قرآن پاک اور احادیثِ صحیحہ میں روشنی ڈالی گئی ہے یہ سب حضورِ اقدس ﷺ کی خصوصیات ہیں۔ اس قصہ کو صاحبِ قصیدہ بردہ نے مختصر لکھا ہے اور جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے مع ترجمہ کے نشر الطیب میں ذکر کیا ہے اسی سے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

﴿مِنَ الْقَصِيدَةِ﴾

سَرَّيْتِ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلَى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاخِلِ مِنَ الظُّلَمِ

﴿ترجمہ﴾ آپ ایک شب میں حرم شریف مکہ سے حرم محترم مسجد اقصیٰ تک (باوجودیکہ ان میں فاصلہ چالیس روز کے سفر کا ہے) ایسے (ظاہر و باہر تیز و کمال نورانیت و ارتفاع کدورت کے ساتھ) تشریف لے گئے جیسا کہ بدر تاریکی کے پردہ میں نہایت درخشانی کے ساتھ جاتا ہے۔

وَيْبَتْ تَرْقِي إِلَى أَنْ نَزَلَتْ مَازِلَةً
مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ وَلَمْ تَزَمْ

اور آپ نے بحالتِ ترقی رات گزاری اور یہاں تک ترقی فرمائی کہ ایسا قُربِ الہی حاصل کیا کہ جس پر مقتدرانِ درگاہِ خداوندی سے کوئی نہیں پہنچا یا گیا تھا۔ بلکہ اس مرتبہ کا بسبب غایتِ رفعت کسی نے قصد بھی نہیں کیا تھا۔



وَقَدْ مَنَّكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيمَ مَخْدُومٍ عَلَى خَدَمِ

اور آپ کو مسجد بیت المقدس میں تمام انبیاء و رسل نے اپنا امام و پیشوا بنایا جیسا مخدوم خادموں کا امام و پیشوا ہوتا ہے۔

وَأَنْتَ تَخْتَرُقُ السَّبْعَ الطَّبَاقَ بِهِمْ
فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعِلْمِ

اور (منجملہ آپ کی ترقیات کے یہ امر ہے کہ) آپ سات آسمانوں کو طے کرتے جاتے تھے جو ایک دوسرے پر ہے ایسے لشکر ملائکہ میں (جو بلحاظ آپ کی عظمت و شان و تالیفِ قلبِ مبارک آپ کے ہمراہ تھا اور) جس کے سردار اور صاحبِ علم آپ ہی تھے۔

حَتَّىٰ رَاذَ الْوَتَدَعُ شَأْنُ الْمُسْتَبِقِ
مِنَ الدُّنْيَا وَلَا مَرْقًا الْمُسْتَنِمِ

(آپ رتبہ عالی کی طرف برابر ترقی کرتے رہے اور آسمانوں کو برابر طے کرتے رہے) یہاں تک کہ جب آگے بڑھنے والے کی قرب و منزلت کی نہایت نہ رہی اور کسی طالبِ رفعت کے واسطے کوئی موقع ترقی کا نہ رہا تو:

خَفَضَتْ كُلَّ مَكَانٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ
لُودِيَتْ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرِدِ الْعَلَمِ

(جس وقت آپ کی ترقیات نہایت درجہ کو پہنچ گئیں تو آپ نے ہر مقامِ انبیاء کو یا ہر صاحبِ مقام کو) بنسبت اپنے مرتبہ کے جو خداوند تعالیٰ



سے عنایت ہوا پست کر دیا جبکہ آپ اُدُن (یعنی قریب آجا) کہہ کر واسطے ترقی مرتبہ کے مثل یکتا و نامور شخص کے پکارے گئے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مَنْ تَحْتَ يَدَيْكَ﴾

(یہ نداء یا محمد کی اس لئے تھی) تاکہ آپ کو وہ وصل حاصل ہو جو نہایت درجہ آنکھوں سے پوشیدہ تھا (اور کوئی مخلوق اس کو دیکھ نہیں سکتی) اور تاکہ آپ کامیاب ہوں اس اچھے بھید سے جو غایت مرتبہ پوشیدہ ہے۔

﴿عطر الوردہ﴾

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مَنْ تَحْتَ يَدَيْكَ

عَلَى خَلْقِكَ يَا خَلِيقُ كُلِّهِمْ

یہاں تک تو حضرت نے قصیدہ بردہ سے معراج کا قصہ نقل فرمایا اور عطر الوردہ جو قصیدہ بردہ کی اردو شرح حضرت شیخ الہند مولانا الحاج محمود الحسن صاحب دیوبندی قدس سرہ کے والد ماجد حضرت مولانا ذوالفقار علی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اس سے ترجمہ نقل کیا، اس کے بعد آخری شعر یا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ الخ تحریر فرما کر اپنی طرف سے عبارت ذیل کا اضافہ کیا ہے۔

ولنختم الکلام علی وقعة الاسراء بالصلاة علی سید اہل الاصطفاء

والد واصحابہ اہل الاجتباء مادامت الارض والسماء

جس کا ترجمہ یہ ہے ہم ختم کرتے ہیں معراج والے قصہ پر کلام کو



دُرود شریف کے ساتھ اُس ذات پر جو سردار ہے سائے برگزیدہ لوگوں کی او
ان کے آل و اصحاب پر جو منتخب ہستیاں ہیں جب تک کہ آسمان اور زمین
و قائم رہیں ۵

يَا اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا عَلٰى خَلْقٍ مِّنْ لَّا يَشْكُرُ

۵) اس سیاہ کار کو ان فضائل کے رسائل لکھنے کے زمانہ میں بعض
مرتبہ خود کو اور بعض مرتبہ بعض دوسرے احباب کو کچھ منامات اور مبشرات
بھی آئے۔ اس رسالہ فضائلِ درود کے لکھنے کے زمانہ میں ایک رات خواب
میں یہ دیکھا کہ مجھے یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ اس رسالہ میں قصیدہ ضرور لکھیو لیکن
قصیدہ کی تعیین نہیں معلوم ہو سکی۔ البتہ خود اس ناکارہ کے ذہن میں خواب
ہی میں یا جا گئے وقت دو خوابوں کے درمیان میں۔ اس لئے کہ اسی وقت مبارہ
بھی اسی قسم کا خواب دیکھا تھا۔ یہ خیال آیا کہ اس کا مصداق مولانا جامی نور اللہ
مرقدہ کی مشہور نعت ہے جو یوسف زلیخا کے شروع میں ہے۔ جب اس ناکارہ
کی عمر تقریباً دس گیارہ سال کی تھی، گنگوہ میں اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
سے یہ کتاب پڑھی تھی اسی وقت ان کی زبانی اس کے متعلق ایک قصہ بھی سنا
تھا اور وہ قصہ ہی خواب میں اس کی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا۔
قصہ یہ سنا تھا کہ مولانا جامی نور اللہ مرقدہ و اعلی اللہ مرتبہ یہ نعت کہنے کے بعد
جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضہ
اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے۔ جب حج کے بعد مدینہ
منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی



زیارت کی حضورِ اقدس ﷺ نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیرِ مکہ نے ممانعت کر دی۔ مگر اُن پر جذبِ شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیرِ مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ آ رہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دوڑائے اور اُن کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا، اُن پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آ کر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے، اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا۔ اس پر اُن کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا۔

اس قصہ کے سننے میں یا یاد میں تو اس ناکارہ کو تردد نہیں لیکن اس وقت اپنے ضعفِ بینائی اور امراض کی وجہ سے مراجعتِ کتب سے معذوری ہے، ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ فرمادیں۔ اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک یہی ذہن میں ہے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں۔

سید احمد رفاعی مشہور بزرگ اکابرِ صوفیہ میں سے ہیں ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبرِ اطہر کے



قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دستِ مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اُس کو چوما۔

اس ناکارہ کے رسالہ فضائلِ حج کے حکایاتِ زیارتِ مدینہ کے سلسلہ میں نمبر ۱۳ پر یہ قصہ مفصل علامہ سیوطی کی کتاب الحادی سے گزر چکا ہے اور بھی متعدد قصے اس میں روضہ اقدس سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کئے گئے ہیں۔ بعض دوستوں کا خیال یہ ہے کہ میرے خواب کا مصداق قصیدہ بُردہ ہے، اسی لئے اس سے پہلے نمبر پر چند اشعار اُس سے یہ سلسلہ معراج نقل کر دیئے۔ اور بعض دوستوں کی رائے یہ ہے کہ حضرت نانوتوی نور اللہ مرقدہ کے قصائد میں سے کوئی قصیدہ مراد ہے اس لئے خیال ہے کہ مولانا جامیؒ کی نعت کے بعد حضرت اقدس مولانا نانوتوی نور اللہ مرقدہ کے قصائدِ قاسمی میں سے بھی کچھ اشعار نقل کر دوں اور انہیں پر اس رسالہ کو ختم کر دوں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ۔

مولانا جامی کا قصیدہ فارسی میں ہے اور ہمارے مدرسہ کے ناظم مولانا الحاج اسعد اللہ صاحب فارسی نے خصوصیت کے ساتھ ساتھ اشعار سے بھی خصوصی مناسبت رکھتے ہیں اور حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہ کے جلیل القدر خلفاء میں ہیں جس کی وجہ سے عشقِ نبوی کا جذبہ بھی جتنا ہو بر محل ہے۔ اس لئے میں نے مولانا موصوف سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کا ترجمہ فرمادیں جو اس نعت کی شان کے مناسب ہو۔ مولانا نے اس کو قبول فرمالیا۔ اس لئے ان اشعار کے بعد



ان کا ترجمہ بھی پیش کر دیا جائے گا اور اس کے بعد قصائدِ قاسمی کے چند اشعار لکھ دیئے جائیں گے۔

مثنوی مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

زمجوری برآمد جانِ عالم ① ترجمہ یا نبی اللہ ترجمہ
 نہ آخرِ حمتہ للعلیٰ یعنی ② زمخروماں چراغا فل نشینی
 ز خاک اے لالہ سیراب برخیز ③ چون گرس خواب چند از خوابِ نیر
 بروں آور سراز بردیمانی ④ کہ روئے تست صبح زندگانی
 شبِ اندوہ مارا روز گراں ⑤ ز رویت روزِ مافیہ وز گراں
 بتن در پوششِ عنبر بجئے جامہ ⑥ بسر بر بند کا فوری عمامہ
 فرود آوین از سر گیسواں را ⑦ فگن سایہ پیا سر و رواں را
 ادیم طائفے نعلینِ پاکن ⑧ شرک از رشتہ جانہائے ماکن
 جہانے دیدہ کردہ فرشِ اہاند ⑨ چو فرشِ اقبالِ پا بوس تو خوند
 ز حجرہ پائے در صحنِ حرم نہ ⑩ بفرقِ خاک رہ بوساں قدم نہ
 بدہ دیتی ز پافت دگاں را ⑪ بکن دلدائیے دلدادگاں را
 اگرچہ غرق دریائے گناہم ⑫ فتادہ خشک لبِ خاکِ راہم
 تو ابرِ رحمتی آں پہ کہ گاہے ⑬ کنی بر حال لبِ خشکانِ نگاہے
 خوشا گز گردہ سویت رسیدیم ⑭ بدیدہ گرد از کویت کشیدیم
 مسجدِ سجدۂ شکرانہ کریم ⑮ چراغت را زجاں پروانہ کریم



- ۱۶) دلم چوں پنجرہ سُورخ سُورخ
 ۱۷) زویم از اشکِ بر شمیمِ خواب
 ۱۸) گہِ رفتیم زان ساحتِ غمگاہ
 ۱۹) ازاں نورِ سوادِ دیدہ دادیم
 ۲۰) وزیں بر ریشِ دلِ مرہمِ نہادیم
 ۲۱) بسوئے منبرتِ رہِ برگرفتیم
 ۲۲) ز محرابتِ بسجده کامِ جستیم
 ۲۳) بپائے ہر ستوں قدر است کردیم
 ۲۴) ز داغِ آرزویتِ بادلِ خوش
 ۲۵) کنوں گرتن نہ خاکِ لہرِ حرمِ است
 ۲۶) بخود در ماندہ ام از نفسِ خود رانے
 ۲۷) اگر بود چو لطفِ دستِ یارے
 ۲۸) قضا می افکند از راہِ مارا
 ۲۹) کہ بخشد از یقینِ اولِ حیاتے
 ۳۰) چو ہولِ روزِ رستاخیزِ خیزد
 ۳۱) کند با ایں ہمکہ گمراہیِ ما
 ۳۲) چو چوگاں سر فلکندہ آوریِ رفتے
 ۳۳) بمیدانِ شفاعتِ اُمّی گوتے

بحسنِ اہتمامتِ کارِ جامی

○ طفیلِ دیگران یا بد تمامی

ترجمہ: از حضرت مولانا آسعد اللہ صاحبِ ناظمِ مدرسہ مظاہر علوم



خلیفہ مجاز بیعت از حکیم الامت حضرت مولانا الحاج اشرف علی تھانوی
نور اللہ مرقدہ

① آپ کے فراق سے کائناتِ عالم کا ذرہ ذرہ جاں بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے۔ اے رسولِ خدا نگاہِ کرم فرمائیے، اے ختم المرسلین رحم فرمائیے۔

② آپ یقیناً رحمتِ للعالمین ہیں ہم حرامانِ نصیبیوں اور ناکامانِ قسمت سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں۔

③ اے لالہ خوش رنگ اپنی شادابی اور سیرابی سے عالم کو مستفید فرمائیے اور خوابِ نرگیس سے بیدار ہو کر ہم محتاجانِ ہدایت کے قلوب کو متور فرمائیے۔

اے بسراپردہ شربِ بخواب خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب

④ اپنے سر مبارک کو ہمینی چادروں کے کفن سے باہر نکالئے کیونکہ آپکا رُوءے انور صبحِ زندگانی ہے۔

⑤ ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے اور اپنے جمالِ جہاں آرا سے ہمارے دن کو فیر و زمندی و کامیابی عطا کر دیجئے۔

⑥ جسمِ اطہر پر حسبِ عادت عنبرِ بیز لباس آراستہ فرمائیے اور سفید کا فوری عمامہ زیبِ سر فرمائیے۔

⑦ اپنی عنبر بار و مشکیں زلفوں کو سر مبارک سے لٹکا دیجئے تاکہ اُن کا سایہ آپکے بابرکت قدموں پر پڑے (کیونکہ مشہور ہے کہ قامتِ اطہر و جسمِ انور کا سایہ نہ تھا لہذا گیسوئے شبگون کا سایہ ڈالئے)

⑧ حسبِ دستور طائف کے مشہور چہرے کی مبارک نعلین (پاپوش) پہنتے



اور اُن کے تسمے اور پٹیاں ہمارے رشتہ جاب سے بنائیتے۔

⑨ تمام عالم اپنے دیدہ و دل کو فرشِ راہ کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور

فرشِ زمین کی طرح آپ کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

⑩ حجرہ شریف یعنی گنبد خضراء سے باہر اگر صحنِ حرم میں تشریف رکھیے۔ راہِ مبارک

کے خاک بوسوں کے سر پر قدم رکھیے۔

⑪ عابروں کی دستگیری بے کسوں کی مدد فرمائیے اور مخلص عشاق کی

دلجوئی و دلداری کیجئے۔

⑫ اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں از سرتاپا غرق ہیں لیکن آپ کی راہِ مبارک

پر تشنہ و خشک لب پڑے ہیں۔

⑬ آپ ابرِ رحمت ہیں شایانِ شانِ گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر

ایک نگاہِ کرم بار ڈالی جائے۔

اب اگلے اشعار کے ترجمہ سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا

ہے کہ اکثر حضرات کا تو خیال ہے کہ حضرت جامعِ بیہاں سے زمانہ گزشتہ کی

زیارتِ مقدسہ کا حال بیان فرماتے ہیں اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا

ہے کہ آئندہ کے لئے تمنا فرما رہے ہیں۔ حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

مدظلہ کا رجحان اسی طرف ہے اسی لئے اب ترجمہ میں اس کی رعایت کی جائیگی۔

⑭ ہمارے لئے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گردِ راہ سے آپ کی خدمتِ گرامی

میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ کے کوچہ مبارک کی خاک کا سرمہ لگاتے۔

وہ دن خدا کے کہ مدینہ کو جائیں ہم خاکِ درِ رسول کا سرمہ لگائیں ہم



- ⑮ مسجد نبوی میں دو گانہ شکر ادا کرتے، سجدہ شکر بجالاتے، روضہ اقدس کی شمع روشن کا اپنی جان صریح کو پروانہ بناتے۔
- ⑯ آپ کے روضہ اطہر اور گنبدِ خضراء کے اس حال میں مستانہ اور بیتابانہ چکر لگاتے کہ دل صدمہ ہائے عشق اور دُورِ شوق سے پاش پاش اور پھلنی ہوتا۔
- ⑰ مریمِ قدس اور روضہ پُر نور کے آستانہ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چہرہ کاؤ کرتے۔
- ⑱ کبھی صحنِ حرم میں بھاڑوئے گرگرد و غبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس و خاشاک کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔
- ⑲ گو گرد و غبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے، مگر ہم اس سے مرد مکِ چشم کے لئے سامانِ روشنی مہیا کرتے اور گو خس و خاشاک زخموں کے لئے مُضر ہے مگر ہم اس کو براحتِ دل کے لئے مرہم بناتے۔
- ⑳ آپ کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرے سے مل کر زرین و طلائی بناتے۔
- ㉑ آپ کے مُصلّائے مبارک و محراب شریف میں نماز پڑھ کر تمنا تیں پوری کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مُصلّے میں جس جاتے مقدس پر آپ کے قدم مبارک ہوتے تھے اُس کو شوق کے اشکِ خونیں سے دھوتے۔
- ㉒ آپ کی مسجدِ اطہر کے ہر ستون کے پاس ادب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبہ کی درخواست و دُعا کرتے۔
- ㉓ آپ کی دل آویز تمناؤں کے زخموں اور دل نشین آرزوؤں کے داغوں سے



(جو ہمارے دل میں ہیں۔) انتہائی مسرت کے ساتھ ہر قندیل کو روشن کرتے۔

(۲۳) اب اگرچہ میرا جسم اس حریمِ انور و شبستانِ اطہر میں نہیں ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ رُوح وہیں ہے۔

(۲۵) میں اپنے خود بین و خود رائے نفسِ امارہ سے سخت عاجز آچکا ہوں ایسے عاجز و بیکس کی جانبِ التفات فرمائیے اور بخشش کی نظر ڈالتے۔

(۲۶) اگر آپ کے الطافِ کریمانہ کی مدد شاملِ حال نہ ہوگی تو ہم عضوِ معطل و مغلوب ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پاسکے گا۔

(۲۷) ہماری بدبختی ہمیں صراطِ مستقیم و راہِ خدا سے بھٹکا رہی ہے۔ خدا را بہارِ کمال دے خداوندِ قدوس سے دُعا فرمائیے۔

(۲۸) (یہ دُعا فرمائیے) کہ خداوندِ قدوس اَوَّلًا ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکامِ دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے۔

(۲۹) جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اُس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالکِ یومِ الدین، رحمن و رحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائے۔

(۳۰) اور ہماری غلط روی اور صغیرہ و کبیرہ گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کے لئے اجازت مرحمت فرمائے کیونکہ بغیر اس کی اجازت، شفاعت نہیں ہو سکتی ہے۔

(۳۱) ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سر خمیدہ چوگاں کی طرح میدانِ شفاعت میں سر جھکا کر (نفسی نفسی نہیں بلکہ) یَا رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی فرماتے ہوئے



تشریف لائیں۔

(۳۲) آپ کے حسنِ اہتمام اور سعیِ جمیل سے دوسرے مقبول بندگانِ خدا کے

صدقہ میں غریب جاتی کامی کام بن جائے گا۔

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

الحمد للہ حضرت شیخ کی توجہ و برکت سے اُناسیدہ ترجمہ ختم ہو گیا۔

صبح ۲۶ ذیقعد ۱۴۲۷ھ

(انتہی از مولانا سعد اللہ صاحب زاد مجذو)

اس کے بعد قصائدِ قاسمی میں سے حضرت اقدسِ حجۃ الاسلام مولانا

محمد قاسم صاحب بانی دارالعلوم دیوبند نور اللہ مرقدہ کے مشہور قصیدہ بہاریہ

میں سے چند اشعار پیش کرتا ہوں جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ یہ قصیدہ

بہت طویل ہے۔ ڈیڑھ سو سے زائد اشعار اس قصیدہ کے ہیں اس لئے

سب کا لکھنا تو موجبِ طول تھا۔ جو صاحب پورا دیکھنا چاہیں اصل قصیدہ

کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں سے ساٹھ اشعار سے کچھ زائد پر اکتفا کیا جا رہا

ہے جس سے حضرت قدس سرہ کی والہانہ محبت اور شوقِ نبوی کا اندازہ ہوتا ہے۔

نہوئے نغمہ سرا کس طرح سے بلبلِ نار کہ آئی ہے نئے سر سے چمن میں بہار

ہر اک کو حسبِ لیاقت بہار دیتی ہے کسی کو برگ کسی کو گل اور کسی کو بار

خوشی سے مرغِ چمن نالچ نالچ گاتے ہیں کفِ ورق سے بجاتے ہیں تالیاں شجا

بجھاتی ہے دلِ آتش کی بھی پیش یارب کرم میں آپ کو دشمن سے بھی نہیں انکار



یہ قدرِ خاک ہیں باغِ باغ وہ عاشق
یہ سبزہ زار کا رتبہ ہے شجرۂ موسیٰ ^{علیہ السلام}
اسی لئے چمنستان میں رنگِ ہندی نے
پہنچ سکے شجرِ طور کو کہیں طوبے
زینِ چرخ میں ہو کیوں فرقِ چرخِ دوزیں
کسے ہے ذرّہ کوئے محمدی سے تجھ بل
فلکِ علیسی وادریں ہیں تو خیرِ ہی
فلکِ پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد
شنا کر اس کی فقط قاسم اور سب چھوڑ
ابہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی
جو تو اسے نہ بناتا تو سائے عالم کو
کہاں وہ رتبہ کہاں عقلِ نارسا اپنی
چراغِ عقل ہے گلِ اس کے نور کے آگے
جہاں کہ جلتے ہوں عقلِ گل کے بھی پھر کیا
مگر کرے مری روح القدسِ مدکاری
جو جبریل مدد پر ہو فکر کی میرے
تو فخر کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں
تو بوجے گل ہے اگر مثلِ گل ہیں اور نبی
حیاتِ جان ہے تو نہیں اگر وہ جانِ جہاں

کبھی ہے تمہارا جن کے دل کے بیچ غبار
بنا ہے خاص تجھ لی کا مطلعِ انوار
کیا ظہور ورق ہائے سبزہ میں ناچا
مقامِ یار کو کب پہنچے مسکنِ اغیار
یہ سب کا بار اٹھائے وہ سب کے سر پر بار
فلک کے شمس و قمر کو زمین لیلِ نہار
زمین پہ جلوہ نما ہیں محمدِ مختار
زمین پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار
کہاں کا سبزہ کہاں کا چمن کہاں کی بہار
کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہویا
نصیب ہوتی نہ دولتِ وجود کی زہار
کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں دیدہ زار
زباں کا منہ نہیں جو ملح میں کسے گفتار
لگی ہے جان جو پہنچیں وہاں مرے افکار
تو اس کی ملح میں میں بھی کروں رقمِ اشعار
تو آگے بڑھے کے کہوں اے جہان کے نزار
امیرِ لشکرِ پیغمبرِ ابراہیم
تو نورِ شمس گر اور انبیاء میں شمس و نہار
تو نورِ دیدہ ہے گر نہیں وہ دیدہ بیدار



طفیل آپکے ہے کائنات کی ہستی
جلو میں تیرے سب آئے عدم سے باوجود
جہاں کے سائے کمالات ایک تجھ میں ہیں
پہنچ سکا تھے رتبہ ملک نہ کوئی نبی
جو انبیاء میں وہ آگے تری نبوت کے
لگاتا ہاتھ نہ پتیلے کو بوالبشر کے خدا
خدا کے طالب دیدار حضرت موسیٰ
کہاں بلندی طور اور کہاں تری حراج
جمال کو تھے کب پہنچے حسن یوسف کا
رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
سمائے تری خلوت میں کب نبی ملک
نہ بن پڑا وہ جمال آپکا سا اک شب بھی
خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب ہے
نہ پہنچیں گنتی میں ہرگز تھے کمالوں کی
عجب نہیں تری خاطر سے تیری اُمت کے
یکیں گے آپ کی اُمت کے جُرم ایسے گراں
تھے بھروسہ پر رکھتا ہے غرۃ طاعت
تہلے صرف شفاعت پہ فوہ عاشق
یہ سن کے آپ شفیع گناہ گاراں ہیں

بجا ہے کہنے اگر تم کو مبداء الآثار
قیامت آپ کی تھی دیکھتے تو اک رفتار
تھے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار
کریں بیلا متی ہونے کا یا نبی اقصر
اگر ظہور نہ ہوتا مہسار آخر کار
تمہارا لیجے، خدا آپ طالب دیدار
کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار
وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار
نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جُستار
خدا غیور تو اُس کا حبیب اور اغیار
قرنے گو کہ کروڑوں کے چڑھاؤ اتار
تو جس قدر ہے بھلا میں بُرا اسی مقدار
مے بھی عیب شرہ دوسرا شرہ ابرار
گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار
کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہوں گی شمار
گناہ قاسمِ برگشتہ بخت بد اطوار
اگر گناہ کو ہے خوفِ غصہ تہا
کتے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار



تسے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف
یہ ہے اجابتِ حق کو تری دعا کا لحاظ
بڑا ہوں، بد مہوں، گنہگار ہوں پتیرا ہوں
لگے ہے تیرے سب کو کو میرا نام ہے عیب
تو بہترینِ خلاق، میں بدترینِ جہاں
بہت دنوں سے تمنا ہے کیجے عرضِ حال
مگر جہاں ہو فلک آستان سے بھی نیچا
دیہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
لیا ہے سگِ نمطِ ایلیس نے مرا بیچھا
رجاؤ خوف کی موجوں میں، اُمید کی ناؤ
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھڑ
اڑا کے بادِ مری مُشتِ خاک کو پس مرگ
ولے یہ رتبہ کہاں مُشتِ خاکِ قائم کا
غرض نہیں مجھے اس سے بھی کچھ ہی لیکن
لگے وہ تیرے غمِ عشق کا مرے دل میں
لگے وہ آتشِ عشق اپنی جان میں جس کی
تمہارے عشق میں رو رو کے ہوں نحیف اتنا
ہے نہ منصبِ شیخ المشائخ کی طلب

بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار
قصائے مہر و مشروط کی سُنیں نہ پیکار
ترا کہیں ہیں مجھے گو کہ ہوں میں ناہنجار
پتیرے نام کا لگنا مجھے ہے عز و وقار
تو سرورِ دو جہاں، میں کینہہ خد متکار
اگر ہوا اپنا کسی طرح تیرے دُرنگ بار
وہاں ہو قاسمِ بے بال و پر کا کیونکہ گزار
کیا ہے سائے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار
بنے گا کون ہمارا ترے سوا غمِ خوار
ہوا ہے نفسِ مَوا سا نپ سا گلے کا بار
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
مروں تو کھاتیں مدینہ کے مجھ کو مور مار
کے حضور کے روضہ کے آس پاس نشا
کہ جائے کوچہ اطہر میں تیرے بن کے غبار
خدا کی اور تری الفت سے میرا سینہ فگار
ہزار پارہ ہو دل خونِ دل میں سرشار
جلانے چرخِ ستم گر کو ایک ہی چھونکا
کہ آنکھیں چشمہ آبی سے ہوں درونِ غبار
نہ جی کو بھائے یہ دنیا کا کچھ بناؤ سنگار



ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا ہنگ * کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار
تو تھام اپنے تئیں حد سے پانہ دھر باہر * سنبھال اپنے تئیں اور سنبھل کے کر گفتار
ادب کی جلے یہ چپ ہوٹو اور زبان نہ کر * وہ جانے چھوڑے پر نہ کر تو کچھ اصرار
بس اب درود پڑھا سچ اور اُس کی آیت تو * جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اُس کی عمر تیرا لہا
ابھی اس پر اور اس کی تمام آل پہ بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کو شمار

یہ رسالہ جیسا کہ شروع میں لکھا گیا ۲۵ رمضان المبارک کو شروع کیا گیا تھا۔ ماہ مبارک کے مشاغل کی وجہ سے اُس وقت تو بسم اللہ اور چند سطور کے علاوہ لکھوانے کا وقت ہی نہیں ملا۔ اس کے بعد بھی ہمانوں کے ہجوم اور مدرسہ کے ابتداء رسالہ کے مشاغل کی وجہ سے بہت ہی تھوڑا وقت ملتا رہا تاہم تھوڑا بہت سلسلہ چلتا ہی رہا کہ گزشتہ جمعہ کو عزیز محترم مولانا الحاج محمد یوسف صاحب کاندھلوی امیر جماعت تبلیغ کے حادثہ انتقال سے یختیل پیدا ہوا کہ اگر یہ ناکارہ بھی اسی طرح بیٹھے بیٹھے چل دیا تو یہ اوراق جواب تک لکھے ہیں یہ بھی ضائع ہو جائیں گے اس لئے جتنا ہو چکا ہے اسی پر اکتفا کروں اور آج ۶ ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ جمعہ کی صبح کو اس رسالہ کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ اپنے لطف و کرم سے اپنے پاک رسول کے طفیل جو لغزشیں اس میں ہوتی ہوں اُن کو معاف فرمائے۔

محمد زکریا عفی عنہ کاندھلوی
مقیم مدرسہ مظاہر علوم



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس مبارک رسالہ کی اہمیت اور اس خصوصی اشاعت کے وجوہ

رسالہ فضائلِ درود شریف کے مؤلف | یہاں حضرت مصنف کا تعارف نہیں کرنا بلکہ مدحوشی دُر کر کے کیلئے صرف چند امور کو جملانا ہے۔ جامع شریعت و طریقت امام وقت قطب الاقطاب شیخ الحدیث علامہ محمد زکریا قدس سرہ جنہوں نے جامعہ مظاہر علوم میں نصف صدی سے زائد عرصہ حدیث پاک کا درس دیا اور اسی عرصہ میں ”أوجز المسالك شرح موطا امام مالک“ ۱۵ جلدوں میں، ”لامع الدار“ شرح بخاری ۱۰ جلدوں میں، ”کوکب الدرر“ شرح ترمذی ۴ جلدوں میں اور ”ایوان تراجم بخاری“ جیسی عظیم کتب مرتب فرمائیں۔ علمائے فرماتے ہیں کہ ”اوجز“ اور ”لامع“ نے متقدمین کی یاد تازہ کر دی۔ حجاز مقدس اور دیگر عرب ممالک کے مالکی، حنبلی، شافعی علمائے اس حنفی عالم کی وسعتِ علم کا کھل کر اعتراف کیا۔ اردو میں تبلیغی نصاب کے رسائل عوام کے لئے اور علمی رسائل علمائے لئے تصنیف فرمائے جن کی محسوسی تعداد تسو کے قریب ہے۔

رسالہ فضائلِ درود شریف عمر کے کس دور میں لکھا گیا | تالیف کے وقت حضرت مؤلف کی عمر شریف ۶۹ (انہتر) برس کی تھی جبکہ حدیث پاک کی تدریس ابھی تک جاری تھی اور بذلِ الجہود شرح ابوداؤد پر حواشی بھی لکھے جا رہے تھے، رسالہ فضائلِ درود شریف کا مسودہ حضرت مولانا محمد عاقل صاحب صدر مدرس مظاہر علوم کے ہاتھ سے لکھواتے تھے کہ خود نزولِ آب کی وجہ سے لکھ نہیں سکتے تھے، اس سے پہلے حضرت کے اکابر، عمر میں بڑے اور ہم عصر علم و فضل سب ہی حضرات حضرت کے روض فی العلم والطریقت کی شہادتیں، نسبتیں اور محبتیں دیکر رخصت ہو گئے تھے اور حضرت کو ”اذا احب عبدنا نادی“ جبریل (حدیث کا سچا مصداق بنا گئے۔ اور پھر اس وقت حضرت ظاہری باطنی کمالات کی جامعیت میں ایسا منفرد مقام حاصل کر چکے تھے کہ حضرت کو حدیث ”كنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ“ (حدیث کا مصداق قرار دینے کیلئے کسی بھی نحو



و تا مل کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ اور جن نامور علماء مشائخ کا تعلق حضرت کے علمی اور سلوکی سلاسل سے نہ تھا۔ ان حضرات نے بطور برکت حضرت سے سندِ حدیث حاصل کی اور بیعت کی درخواست کی۔ اُس وقت حضرت ہی کے شاگردوں میں بڑے بڑے محدث، مفتی ایسے موجود تھے جن کو حضرت کی طرف سے حضرت کی ہر تحریر پر بے تکلف تنقید کرنے کی ہدایت تھی اور ان کی اس خدمت سے ان پر حضرت کی شفقت بڑھتی تھی۔ رسالہ فضائل درود شریف کی طباعت کے بعد ۱۸ برس تک حضرت حیات رہے اور رسالہ تبلیغی نصاب میں شامل ہو کر اطرافِ عالم میں پھیل گیا۔

رسالہ کا حجم اور تالیفی مواد | اس مبارک رسالہ کا حجم کتابی سائز کے صرف ستر اوراق ہیں جس میں حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ کی تصنیف شدہ فضائل درود شریف کی کتاب ”زاد السعید“ کی تین فصلیں تو تقریباً پوری شامل ہیں اور ان پر حضرت کی اپنی دیگر فضائل کی کتب کے طرز پر چند حدیثوں اور چند حکایات اور دو تین مشہور قصائد کے اشعار کا اضافہ ہے، اسی میں حیوۃ النبی ﷺ کو صحیح احادیث سے اور بعض دوسرے مسائل کو بہت حکمت سے موثر انداز میں بیان فرمایا اور مواہبہ شریفہ پر صلوة و سلام عرض کرنے کا طریقہ بھی تحریر فرمایا۔

مدتِ تالیف | مذکورہ بالا شخصیت کے لئے یہ کام چند گھنٹوں سے زیادہ کا نہ تھا اور بہت آسان تھا کہ جس نے رسالہ حکایات صحابہ، اُن دنوں میں لکھا تھا جبکہ ان کو کسی مرض کی وجہ سے چند روز کے لئے دماغی کام سے روک دیا گیا تھا۔ اسی طرح بعض اہم رسائل دہلی سہارنپور کے سفروں کے دوران مرتب کر لئے۔ اور رسالہ حجۃ الوداع (عربی) جس پر علامہ حضرت بنوری کا مقدمہ ہے اور یہ رسالہ حضرت کی وسعتِ نظر اور محققانہ انداز کا ایک نمونہ ہے یہ ایک دن ۱۶ رات میں لکھا گیا، مگر رسالہ فضائل درود شریف دو ماہ میں لکھا جس کے لکھنے کا ارادہ تالیف سے ۲۴ برس پہلے فرمایا تھا، پھر اتنے برس بزرگوں کے تقاضوں اور اپنی دلی خواہش کے باوجود رسالہ کو شروع کرنے کی جرات نہیں ہوئی۔

تالیف رسالہ کے متعلق حضرت مصنف کا بیان | رسالہ فضائل درود شریف میں بعد حمد و صلوة کے تحریر فرماتے ہیں کہ:

”اللہ جل جلالہ، عم نوالہ کے لطف و انعام اور محض اس کے فضل و احسان اور

اُس کے نیک بندوں کی شفقت اور توجہات سے اس ناکارہ و ناہکار سیاہ کاکے



قلم سے فضائل کے سلسلہ میں متعدد رسائل لکھے گئے جو نظام الدین کے تسبیحی سلسلہ کے نصاب میں داخل ہیں، اُجانب کے سیکڑوں خطوط سے ان کا بہت زیادہ نافع ہونا معلوم ہوتا رہا۔ اس ناکارہ کا اس میں کوئی دخل نہیں، اولاً محض اللہ جل شانہ کا انعام، ثانیاً اُس کے پاک رسول کے کلام کی برکت جس کے تراجم ان رسائل میں پیش کئے گئے۔ ثالثاً اُن اللہ والوں کی برکتیں جن کے ارشادات سے یہ رسائل لکھے گئے یہ اللہ کا محض لطفِ کرم ہے کہ ان ساری برکات میں اس ناپاک کی گندگی عائن ہوئی اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الشُّكْرُ كُلُّهُ اَللّٰهُمَّ لَا اَحْصِيْ شَاءَ عَلَيكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔

اس سلسلہ کا سب سے پہلا رسالہ فضائلِ قرآن کے نام سے حضرت اقدس شاہ محمد یسین صاحب گنیمتِ خلیفہ قطبِ عالم شیخ المشائخ حضرت گنگوہی قدس سرہ کی تعمیل حکم میں لکھا گیا، جیسا کہ اس رسالہ کے شروع میں تفصیل سے لکھا گیا ہے حضرت شاہ صاحب کا وصال ۲۰ شوال ۱۳۶۱ھ پنجشنبہ میں ہوا تھا، نور اللہ مرقدہ و اعلیٰ مراتبہ حضرت نے اپنے وصال کے وقت اپنے اجلِ خلیفہ مولانا الحاج عبدالعزیز دہلوی کے ذریعہ یہ پیام اور وصیت بھیجی کہ جس طرح فضائلِ قرآن لکھا گیا ہے میری خواہش ہے کہ اسی طرح فضائلِ درود بھی لکھ دے۔ حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے وصال کے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب بار بار اس وصیت کی یاد دہانی اور تکمیل پر اصرار کرتے رہے اور ناکارہ بھی اپنی نااہلیت کے باوجود دل سے خواہش کرتا رہا کہ یہ سعادت میسر ہو جائے۔ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے علاوہ اور بھی بہت سے حضرات کا اصرار ہوتا رہا مگر اس ناکارہ پر سید الکونین فخر الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالتِ شان کا کچھ ایسا رعب طاری تھا کہ جب بھی اس کا ارادہ کیا یہ خوف طاری ہوا کہ مبادا کوئی چیز شانِ عالی کے خلاف نہ لکھی جائے۔ اسی لیت و لعل میں گذشتہ سال عزیزی مولانا محمد یوسف صاحب کے اصرار پر تیسری مرتبہ حجاز کی حاضری میسر ہوئی اور اللہ کے فضل سے چوتھے حج کی سعادت حاصل ہوئی۔



حج سے فراغ پر جبکہ مدینہ منورہ حاضری ہوتی تو وہاں پہنچکر بار بار دل میں یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ فضائلِ درود نہ لکھنے کا کیا جواب ہے۔ ہر چند کہ اپنے اعذار سوچتا تھا لیکن بار بار اس قلبی سوال پر یہ ناکارہ پختہ ارادہ کر کے آیا تھا کہ سفر سے واپسی پر ان شاء اللہ اس مبارک رسالہ کی تکمیل کی کوشش کروں گا۔ مگر ”ختمے بدایہا نہ بسیار“ یہاں واپسی پر بھی امر و فرما ہوتا رہا۔ اس ماہ مبارک میں اس داعیہ نے پھر عود کیا تو آج ۲۵ رمضان المبارک آخری جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد اللہ کے نام سے ابتداء تو کر ہی دی، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اس رسالہ میں اور اس سے پہلے جتنے رسائل لکھے گئے یا عربی کی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں جو لغزشیں ہوئی ہوں محض اپنے لطف و کرم سے ان کو معاف فرمائے۔“

(فائدہ ۴) از احقر اقبال: اس خوف و احتیاط کی وجہ ظاہر ہے کہ خوف بقدر معرفت ہوا

کرتا ہے۔ اور حضرت کا اپنے وقت کا سید العارفین ہونا اظہر من الشمس ہے۔ تالیف میں دیر لگنے کی دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ درود شریف کا موضوع سرا عشرت و محبت سے تعلق رکھتا ہے، جب بھی لکھنے کا ارادہ فرماتے ہوں گے اُسی وقت عشق نبوی حضرت کے علم کے سمندر میں تلامطم پیدا کر دیتا ہوگا اور مضامین کا غیر معمولی ورود زبان و قلم کو روک دیتا ہوگا، شاید اسی لئے مجبور ہو کر لکھی لکھی زاد السعید کو سامنے رکھ کر کچھ اضافہ کر دیا۔

نتیجہ حضرت مصنف کے اخلاص عشق و محبت کی نسبت رسالہ کی سطر سطر حرف حرف میں جذب ہو گئی جس سے پڑھنے والوں کے عقائد و خیالات مختلف جہتوں سے درست تھے اور دینی جذبات بنے، باطنی ترقیات نصیب ہوئیں اور عمومی طور پر درود شریف کو کثرت سے پڑھنے کی ترغیب ہوئی اور عمل کی توفیق ہوئی، رسالہ اور مصنف کے بارے میں مشائخ و صلیحہ کو قبولیت کی بشارتیں ہوئیں نمونہ کے طور پر ان میں سے صرف ایک بشارت مولانا ڈاکٹر ماجد علی صاحب علیگرھی کی روایات صالحہ نقل کئے ہیں جسے خود حضرت شیخ قدس سرہ نے اپنی آپ بیتی میں ذکر فرمایا ہے۔

حضرت تحریر فرماتے ہیں:

”مخدومی و معظمی حضرت اقدس دامت برکاتکم و متعنا اللہ و المسلمین بطول



بقائک و برکات انفاک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ دیگر احوال یہ ہیں کہ رمضان المبارک میں اعتکاف کے درمیان حضور اکرم ﷺ نے ایک بشارت دی تھی جس کو وہاں بیان نہ کر سکا تھا۔ وہ بشارت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ”زکریا (یعنی حضرت والا) رسالہ فضائلِ درود کی وجہ سے اپنے معاصرین پر سبقت لے گیا۔“ اس ناکارہ کو اس پر تعجب بھی ہوا کہ حضرت والا کی احادیث کی اور دین کی محنت کی اور بھی خدمات ہیں جو بہت اُونچی ہیں، لیکن بعد کو اشکال رفع ہوا کہ دل میں یہ بات آئی کہ رسالہ فضائلِ درود حضرت والا کے عشقِ نبوی کی دلیل ہے۔ اور اس اعتبار سے بھی حضرت والا دوسروں پر سبقت لے گئے ہیں۔ نیز کافی عرصہ ہوا حضور ﷺ سے ہی اس ناکارہ کو یہ بشارت بھی ملی تھی کہ جمعہ کے روز آپ کوئی مخصوص درود یا قصیدہ پڑھتے ہیں جو حضور ﷺ کو بہت پسند ہے، اگر ایسا ہے تو وہ درود یا قصیدہ اس ناکارہ کو بھی بتا دیجئے ممنون ہوگا۔..... الخ۔

(موصولہ واجب عنہ ۲۸ شوال) اللہ تعالیٰ خواب کو میرے اور تمہارے لئے مبارک کرے پسند آنے کے واسطے اُونچی چیز ہونا ضروری نہیں۔ کسی رنڈی کا کُتے کو پانی پلانا بھی پسند آجاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خواب میں دیکھنا اور اس کا معتبر ہونا تو احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔..... بندہ کا معمول جمعہ کے دن بعد عصر ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالَّتِي أَلْزَمْتِي وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا“ اُٹھ کر تہہ پڑھنے کا ۲۵-۳۰ سال سے ہے۔ فضائلِ درود کی تالیف کے بعد سے اس کے اخیر کے دو قصیدے مُلا جامی اور حضرت نانوتوی کا کبھی کبھی سُنے کی نوبت آجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی اس محبت کے شایانِ شان جو اُن کو اپنے حبیبِ محبوب (ﷺ) سے ہے حضرت

مصنف کو جزائے خیر دے اور اُن کے مراتب کو ہمیشہ بلند سے بلند کرتا ہی ہے۔

گو نالہ نارسا ہو، نہ ہو آہ میں اثر

میں نے تو درگزر نہ کی جو مجھ سے ہو سکا



﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ" ﴾
﴿ وَقَالَ "أَلَا أَنَا حَبِيبُ اللَّهِ" ﴾

﴿ خوشن خبری ﴾

رسالہ مبارکہ "فضائلِ درود شریف" کے متعلق مندرجہ بالا وضاحت سے رسالہ کی اہمیت اور شان ظاہر ہوگئی۔ یہ رسالہ تبلیغی نصاب میں اور مستقل طور پر علیحدہ بھی بار بار طبع ہو چکا ہے اور اب تک ہمارے علم کے مطابق سات زبانوں میں اس کے ترجمے بھی شایع ہو چکے ہیں۔ لیکن اس انتہائی پیارے موضوع کی مقبول کتاب جس شان سے تالیف ہوئی اس کی شایانِ شان اس کی طباعت پہلے نہ ہو سکی تھی۔ اب ایک عاشقِ صادق بولف، کتاب "اطاعتِ رسول" (ﷺ) حضرت مولانا محمد یوسف متاللاہتمس دارالعلوم عربیہ اسلامیہ ہولکمب ہال بری انگلینڈ خلیفہٴ مجاز حضرت شیخ الحدیث ﷺ نے عاشقانہ انداز میں دل کھول کر سعیِ مبسغ کر کے مدینہ منورہ سے نہایت اعلیٰ درجہ کی کتابت کروا کر بیروت سے بہترین کاغذ پر مختلف رنگوں میں شایع کیلئے جس میں خوبصورتی، تزئین، تصحیح کا غیر معمولی اہتمام کیا گیا ہے۔

شائقینِ عاشقانِ نبوی مختار و مجتہد جیب پر درودگار (ﷺ) اپنے لئے، اپنے دوستوں کو تحفہ پیش کرنے کیلئے اور اشاعتِ درود شریف کی نیت سے تقسیم کر کے ثوابِ دارین حاصل کرنے کیلئے مندرجہ ذیل تپوں سے رابطہ کریں۔ صَلَّی اللہُ وَسَلَّمْ عَلَیْ حَبِیبِہِ بِقَدْرِ حُسْنِہِ وَجَمَالِہِ اھ
(از شفاء الاسقام)

انگلینڈ۔ حضرت الحاج مولانا محمد یوسف متالاصاحب زید مجدہ

DARUL- ULOOM AL- ARABIYA AL- ISLAMIYA
HOLCOMBE HALL HOLCOMBE NR BURY LANCBS BL- 8 4NG U.K.

- (۱) مکتبۃ الایمان۔ السمانیۃ۔ المدینۃ المنورۃ
(۲) المکتبۃ الإمدادیۃ۔ باب العسرة۔ مکۃ المکرمۃ
ہندوستان کتب خانہ یحیوی۔ متصل جامعہ مظاہر علوم۔ سہارنپور
پاکستان (۱) مکتبۃ الشیخ ۳/۳۶۷ بہار آباد۔ کراچی
(۲) مدینہ اسٹیشنری مارٹ ۱۷۸ انارکلی — لاہور۔ ۵۴۰۰